سفرنامۂ روم و شام

مرتبہ

مولانا شبلی نعمانی

المخاطب بہ شمس العلماء

پروفیسر عربی مدرسۃ العلوم علیگڈھ۔ وفیلو آف یونیورسٹی الہ آباد

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

طبع اول (۱۰۰۰ جلد)

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

درموسم گل - گر - بہ گلستان نرسیدیم		از دست ندادیم تماشاے خزان ۔

رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ ۱۸۹۲ء - مین - مین نے قسطنطنیہ وغیرہ کا جو سفر کیا وہ مختصر ایک طالب العلمانہ سفر تھا - اور چونکہ نہ یہ کوئی غیر معمولی امر تھا - نہ واقعات سفر مین چندان ندرت تھی - سفرنامہ کے لکھنے کا میرا بالکل ارادہ نہ تھا - لیکن وہان سے واپس اکر جن بزرگون اور دوستون سے ملنے کا اتفاق ہوا - سب سفرنامہ کے متقاضی تھے -

مین نے خیال کیا کہ چونکہ ایک مدت سے ہماری جماعت مین سیر و سیاحت کا طریقہ بند ہے اور اسوجہ سے اسلامی ممالک کے صحیح حالات سے بالکل اطلاع نہین حاصل ہوتی لوگون کا یہ تقاضا کچھہ بیجا نہین - مجھکو خود اپنی حالت یاد آئی کہ سفر سے پہلے قسطنطنیہ وغیرہ کا کوئی سیاح مل جاتا تو مین گھنٹون وہان کے حالات پوچھا کرتا -

تنبیہ۔ صفحہ ۲۲۳ سطر ۳ مین حوائج کے بجاے اداعی پڑھنا چاہیئے۔ اور اس لفظ کو حرف الف کے لغات مین محسوب کرنا چاہیئے۔

فہرست مضامین

نہایت ابتر ہے اور ہوتی جاتی ہے۔ نئی تعلیم کے متعلق جو شکایت یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پرانی تہذیب اور نئی تہذیب مین ابھی تک رقابت ہے اور دونون سے ملا کوئی مرکب مزاج پیدا نہین ہوا ہے۔ پرانے خیال والے ابھی تک زمانہ کی رفتار سے بیخبر ہین۔ نئے مذاق کے لوگ جسقدر کہتے ہین کرتے نہین۔ ہمت۔ غیرت۔ جوش۔ عزم۔ استقلال۔ کے بجاے کل قوم پر (من حیث الاغلب) افسردگی سی چھائی ہوئی۔ جو شخص جس حال مین ہے اُسی پر قانع ہے۔ موجودہ حالت تو یہ ہے۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔
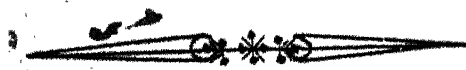
مجھکو ملنے کا اتفاق ہوا جب ترکی خاتونون کے متعلق واقعات کے طور پر کچھہ بیان کرتی تھین تو مجھکو گمان ہوتا تھا کہ یہ کسی اور قوم کا تذکرہ ہے۔ یا ناول کے طور کے قصے ہین۔

فاطمہ خانم نے اسپر رائے دی ہے کہ اُن بیچاریون کا کچھہ قصور نہین۔ گایڈ جو کچھہ سیاحون سے کہدیتے ہین انکو یقین کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے دوست جو جامع ازہر کی سیر سے محروم رہگیے تھے انکو بھی گایڈ ہی نے دہوکھا دیا تھا۔

غرض یورپ کی تحریرون۔ اور سفرنامون سے۔ میرے سفرنامہ کا مختلف ہونا لازمی بات تھی۔ اگرچہ اس اختلاف کے اسباب کے بیان کرنے مین اسقدر اطناب۔ کہ بجاے خود ایک مستقل مضمون بنجائے موزون نہ تھا۔

ٹرکی کے سفر سے جو اثر میرے دل پر ہوا اسکا بیان ظاہر کرنا چندان ضرور نہین۔ اس سفرنامہ کے پڑہنے سے خود اسکا پتہ لگ سکتا ہے۔ البتہ اسقدر کہنا ضرور ہے کہ **سلطنت** کی حیثیت سے اگر قطع نظر کی جاے تو مسلمانون کی حالت وہان بھی کچھہ زیادہ مسرت اور اطمینان کے قابل نہین ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ بہت سی باتون مین ہندوستان کے مسلمانون کی قریب قریب ہے۔ صنعت سے انکو کچھہ واسطہ نہین۔ تجارت مین انکا بہت کم حصہ ہے۔ معمولی دوکاندار تک یہودی یا عیسائی ہین۔ پُرانی تعلیم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸) انکی اصلاح کے لیے اُسنے ناول کے طور پر ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام نسار المسلمین ہے یہ کتاب عربی مین ترجمہ ہوگئی ہے۔ اور امریکا کی نمایش مین پیش ہوکر۔ وہان کے اہتمام سے انگریزی مین بھی اسکا ترجمہ ہوگیا ہے ۱۲

بے صبری ہے - اور کسی قوم کو نہین ہے - اِسی کا اثر ہے کہ یورپ کا ایک عام سیّاح
یا پولیٹیشن - اتفاق سے ہندوستان مین آنکلتا ہے تو صرف ہفتہ دو ہفتہ کے تجربہ کی
بِنا پر یورپ کے اخبارون اور میگزینون مین اِس دعوے کے ساتھ بڑے بڑے آرٹیکل شائع
کرتا ہے کہ گویا ہندوستان کی معاشرت و تمدن کے تمام راز اسپر کُھل گیے ہین -

ایک اور بڑا سبب یہ ہے کہ سیّاح کو چونکہ حالات کے دریافت کا نہایت شوق ہوتا ہے اسلیے وہ ہر شخص
سے جو اسکو مل جاتا ہے کچھہ نہ کچھہ معلومات کا سرمایہ حاصل کرنا چاہتا ہے - اِس تعمیم مین
اِن تحقیقات کی کہ وہ شخص ثقہ ہے یا غیر ثقہ - روشن ضمیر ہے - یا متعصب - دقیق النظر
یا ظاہر بین - کچھہ پروا نہین کرتا اور کرنا بھی چاہے تو کامیابی نہین ہوسکتی - یورپ والے
اسباب مین اور بھی بے احتیاط ہین - اکثر یورپین سیّاح جو قسطنطینہ کا سفر کرتے ہین عموماً
پیو غلی اور غلطہ کے ہوٹلون مین اُنکو ٹھہرنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ جہان کہین جانا چاہتے
ہین ایک **گائیڈ** (رہنما) انکے ساتھ ہوتا ہے جو نہ صرف اُنکو عمارات اور مقامات کی سیر کراتا ہے
بلکہ اِنکے تمام سوالات کا جو موقع بموقع وہ پوچھتے جاتے ہین جواب دیتا جاتا ہے یہ گائیڈ عموماً عیسائی
ہوتے ہین اور روپیہ - دو روپیہ روزانہ اُنکی اُجرت ہوتی ہے - اِن گائیڈون کی معلومات جس
قسم کی ہوسکتی ہے - ہر شخص خود اسکا اندازہ کرسکتا ہے -

فاطمہ خانم[1] نے اپنی کتاب کے دیباچہ مین لکھا ہے کہ یورپ کی معزز خاتونین جن سے

---

[1] یہ ایک نہایت معزز اور تعلیم یافتہ خاتون ہے - عربی و فارسی - و ترکی کے علاوہ (جو اسکی مادری زبان ہے)
فرنچ زبان نہایت عمدہ جانتی ہے - یورپ کو ترکی خاتونون کی نسبت جس قسم کی غلط معلومات حاصل ہین (دیکھو صفحہ

ٹرکی کے سفرنامون کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہیے - کیونکہ یورپ کی تاریخی تصنیفات کا سرمایہ بھی بہت کچھہ انھی سفرنامون سے لیا گیا ہے - سفرنامہ اگرچہ تاریخی سلسلہ کا ایک دلچسپ حصّہ ہے لیکن جسقدر دلچسپ ہے اسیقدر غلطیون کے احتمالات سے مملو ہے -

ایک بڑی غلطی جو عموماً سفرنامہ لکھنے والون کو واقع ہوتی ہے جزئیات سے کلیات کا قائم کرنا ہے - سفر مین انسان کو جن اشخاص سے سابقہ پڑتا ہے وہ اُنکے اخلاق - عادات - خیالات سے تمام قوم کی نسبت عام راے قائم کرلیتا ہے - حالانکہ ممکن ہے کہ وہ امور اُنھی چند اشخاص کے ساتھہ مخصوص ہون - اسیطرح ہر واقعہ سے وہ ایک عام نتیجہ نکالنا چاہتا ہے - اور واقعہ کے خاص اسباب کی جُستجو مین نہ وہ اپنا وقت صرف کرنا چاہتا ہے نہ اسکو اسقدر فرصت مل سکتی ہے -

غلطی کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ جو شخص کسی ملک کا سفر کرتا ہے - اُسکی نسبت پہلے سے اُسکے خیالات دوستانہ یا مخالفانہ ہوتے ہین - وہان پہنچکر اوّل اوّل جو کچھہ وہ دیکھتا اور سنتا ہے وہ محض سرسری ہوتا ہے - اور چونکہ ایسی اجمالی واقفیت - استنباط نتائج کے لیے کافی نہین ہوتی اور وہ نتیجہ کے قائم کرنے مین دیر تک انتظار نہین کرسکتا - اسلیے وہ ہر واقعہ کے ساتھہ قیاسات کو دخل دیتا جاتا ہے - اِن قیاسات کے وقت وہ حسن ظن یا سوءظن جو پہلے سے اُسکے دل مین موجود تھا چپکے چپکے اپنا کام کرتا ہے اور اُسکو خبر تک نہین ہوتی

اِس قسم کی غلطی کا احتمال اگرچہ دنیا کی تمام قومون سے متعلق ہے لیکن یورپ والون کو اسمین ایک خاص ترجیح حاصل ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ استنباط نتائج مین یورپ والون کو جو

مین - خود جامع ازہر مین ایک مہینہ سے زیادہ مقیم رہا اور میرے عیسائی احباب بے تکلف
مسجد ہی مین مجھ سے ملنے آتے تھے - لیکن چونکہ یورپ مین مسلمانون کا تعصب ا
تنگ خیالی - علوم متعارفہ کے قریب قریب ہے - اُن صاحب کو اپنے رہنما کی بات
یقین کرنے مین کیونکر تامل ہو سکتا تھا - ؟

طرہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے عام شاہراہ سے الگ ہوکر کچھ کہا - یا لکھا تو یورپ
نقارخانہ مین اُسکی آواز طوطی کی آواز سمجھی جاتی ہے - ایک انگلش شہزادی نے پندرہ
برس **قسطنطنیہ** مین رہکر " دوازدہ سالہ حکومت عبدالحمید ثانی " کے نام سے جو کتاب لکھی
اگرچہ اُسکے اعتبار کے لیے - مصنفہ کی علمی قابلیت - پندرہ سولہ برس کا تجربہ - دریافت
حالات کے صحیح وسایل - یہ تمام قرائن موجود تھے - لیکن چونکہ وہ ترکون کی عیب گوئی مین
یورپ کی ہمزبان نہ تھی اسکو استناد اور اعتماد کا درجہ نہ حاصل ہو سکا - ہم نے تعلیم یافتہ اشخاص
کو اسکی نسبت یہ کہتے سنا ہی کہ " عجب نہین یہ کتاب فرضی مصنف کے نام سے خود ترکون
نے لکھی ہو - یا اُس انگلش شہزادی کو سلطانی انعامات نے ایسی کتاب لکھنے پر مجبور کیا ہو " !!
لیکن یہی کتاب اگر ترکون کے معایب مین ہوتی تو (ان اشخاص کے نزدیک) اسکا حرف حرف
قطعی و یقینی ہوتا - پروفیسر **ومبری** نے اپنے محققانہ تجربہ سے ترکون کی تہذیب و شائستگی
پر جو مضامین لکھے وہ بھی اسی وجہ سے بے اثر رہے ہے کہ پروفیسر مذکور نے ترکون کی موجودہ
علمی ترقی کا اعتراف کیا تھا -

ترکون کی نسبت اگرچہ یورپ کے عام لٹریچر کی یہ حالت ہے - لیکن ہمکو موقع کے لحاظ

مدارس رشدیہ کی تعداد کا ۹۶ سے ۴۰۵ تک ترقی کر جانا۔ بڑے بڑے کالجون کا جاری ہونا۔ ریلوے کی وسعت۔ ادائے قرضہ کے انتظامات۔ فوجی قوت کی ترقی۔ ان[1] واقعات کو بھول کر نہین لکھتا۔

کسی قوم یا کسی شخص کے قابل مدح یا ذم ثابت کرنے کا یہ نہایت آسان طریقہ ہے کہ اُسکے حالات اور واقعات کی یکرخی تصویر کھینچی جائے اور انصاف یہ ہے کہ یورپ نے اس فریب آمیز طریقہ کو دنیا کی تمام قومون سے زیادہ برتا ہے۔

بے شبہہ یورپ مین ایسے فیاض دل بھی ہین جنکو تعصب سے کچھہ واسطہ نہین۔ لیکن بچپن سے جس قسم کے خیالات مین اُنھون نے پرورش پائی ہے۔ اُنکے گردوپیش معلومات کا جو سرمایہ ہے۔ جو آوازین ہر طرف سے اُنکے کانون مین آتی ہین۔ ان چیزون کے مقابلہ مین انکی بے تعصبی بھی کچھہ کام نہین دیتی۔ ایک صاحب جو نہایت بے تعصب اور عالم شخص ہین اور مجھکو انکی خدمت مین نیاز حاصل ہے۔ قسطنطنیہ و مصر وغیرہ کا سفر کر کے واپس آئے تو مین نے اُن سے بر سبیل تذکرہ پوچھا کہ آپ نے قاہرہ مین جامع ازہر کی سیر بھی کی؟ بولے کہ مجھکو اُسکی سیر کا بہت شوق تھا۔ لیکن میرے رہنما نے کہا کہ عیسائیون کو وہان جانے کی اجازت نہین ہے" اگرچہ یہ واقعہ محض غلط ہے۔

[1] سلطان حال کے عہد مین جو علمی اور عملی ترقیان ہوئی ہین۔ اُسکی تفصیل مین ایک مستقل کتاب لکھی گئی ہے جو قسطنطنیہ مین شائع ہوئی ہے۔ اور خاص بحری ترقیون کے ذکر مین راسم بک آفندی کا رسالہ ل مین شائع ہوا ہے جسکا نام دو ترقی ہے۔ ۱۲

لیکن قے کرنے سے طبیعت ہلکی ہوجاتی تھی اُنکے اصرار سے مین نے بھی دوا کیا رچا۔
پیکر قے کی اور فائدہ محسوس ہوا۔ تیسرے دن ہم سب اُٹھ بیٹھے۔ ہم سُنا کرتے تھے کہ سمندر کی
ہوا تندرستی کے لیے نہایت مفید ہے۔ درحقیقت۔ جہاز کا سفر۔ سو علاجون کا ایک علاج ہے
مین جہاز پر سوار ہونے کے وقت تک ضعیف اور مضمحل تھا۔ لیکن روز بروز چاق وچست ہوتا گیا
طبیعت کو ہر وقت نشاط رہتا تھا اور بھوک خوب لگتی تھی۔ ہم لوگون کو پانچ وقت کھانا ملتا تھا یعنی
صبح کے آٹھ بجے چاے۔ دودھ۔ بسکٹ۔ گیارہ بجے معمولی کھانا جسمین متعدد قسم کے سالن
ہوتے تھے۔ ایک بجے۔ ٹفن۔ پانچ بجے ڈنر جسمین معمولی گوشت کے علاوہ مرغ۔ بط۔
کبوتر۔ ہر قسم کی پڈنگ۔ تر اور خشک میوے ہوتے تھے۔ کبھی کبھی برف کی قفلیان بھی ہوتی
تھین۔ رات کو نو بجے چاے اور مکھن ہر وقت کا کھانا پیٹ بھر کر کھاتے تھے اور سب
ہضم ہوجاتا تھا۔

مین تمام دن دریا کے سیر وتماشے مین مشغول رہتا تھا مسٹر آرنلڈ نے عربی پڑھنی شروع
کردی تھی۔ ہمارے ساتھ جو اسپین کا عیسائی تھا مسٹر آرنلڈ کے عربی پڑھنے سے بہت جلتا
تھا۔ اکثر اُنکے پاس آتا اور تحقیر کے ساتھ عربی حرفون کو نہایت بُرے لہجہ سے ادا کرتا اور کہتا
کہ یہ زبان۔ اونٹون کی زبان ہے۔ اگرچہ مجھکو اُسکی ان حرکتون سے رنج ہوتا تھا لیکن جو
قوم ایک مدت تک ذلت کے ساتھ عرب کی زیردست رہ چکی تھی عرب۔ اور عربی زبان
کے ساتھ اسکا یہ سلوک بیجا نہ تھا۔

چونکہ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جہاز پر پرند جانور ذبح نہین کیے جاتے اور مولوی سمیع اللہ خانصاحب

چلیے - حاجی صاحب آپکا انتظار کر رہے ہین - حاجی صاحب نے مسٹر آرنلڈ کو بھی ہوٹل سے بلالیا اور ہم دونون انکے باغ مین ٹھہرے -

جس روز ہم بمبئی پہونچے اُسکے دوسرے دن ہمارا جہاز روانہ ہونے کو تھا - اسلیے ہمنے اپنا تمام وقت سفر کی ضروری کامون مین صرف کیا اور بمبئی مین جو اسلامی مدرسے اور انجمنین ہین اُنکی سیر نکر سکے - ٹک کمپنی کی معرفت جہاز کا ٹکٹ لیا - جس جہاز پر ہم جانیوالے تھے اُسکا کرایہ بمبئی سے پورٹ سعید تک سکنڈ کلاس کا ۲۱ پاؤنڈ تھا - مین نے یہ سخت غلطی کی کہ ریٹرن ٹکٹ نہین لیا - جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ واپسی کے وقت پورٹ سعید سے بمبئی تک کے لئے ۲۱ پونڈ یعنی ساڑھے ۳۲۵ دینے پڑے - پہلی مئی کی صبح کو نو بجے ہم جہاز پر سوار ہوے - قریباً بارہ بجے جہاز نے لنگر اُٹھایا اور ہم نے بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا - پڑھکر ہندوستان کو خدا حافظ کہا -

سیکنڈ کلاس مین صرف پانچ مسافر تھے اور یہ عجیب اتفاق کہ سب کے سب مختلف قوم اور مختلف نسل سے تھے - یعنی ایک مسلمان - ایک انگریز - ایک پارسی - ایک اسپینیر - ایک سیامی -

جہاز کی حرکت اوّل اوّل تو چندان ناگوار نہین معلوم ہوئی - لیکن شام کے قریب طبیعت متغیر ہونی شروع ہوئی - رات کا کھانا کھا کر سو رہے - صبح کو آنکھ کھلی تو عجیب کیفیت تھی - دوران سر اور متلی کی ایسی سخت تکلیف تھی جو کسی طرح بیان مین نہین آسکتی - دو دن تک غش کی سی حالت رہی - جہاز کا ملازم کبھی کبھی چاے - بسکٹ - نارنگیان - لاتا تھا کہ کچھہ کھالو لیکن ان چیزون کے دیکھنے سے اُبکائی آتی تھی - مسٹر آرنلڈ چاے پی لیا کرتے تھے - اگرچہ ہضم نہین ہوتی تھی -

چنانچہ اُسیوقت صاحب موصوف کے پاس گیا کہ مین بھی آپ کے ساتھ چلتا ہون - اُنہون نے
نہایت خوشی ظاہر کی اور فرمایا کہ جہانتک ممکن ہے سفر کے ضروری کامون مین تمکو کافی مدد دون گا
اُسوقت جہاز کی روانگی کو کل تین چار روز باقی تھے - احباب اور اعزہ نے سُنا تو سخت متعجب ہو
اور اکثرون نے سمجھایا کہ اس جلدی اور بے سروسامانی کے ساتھ - اتنا بڑا لمبا سفر کونسی دانشمندی
کی بات ہے - مین نے کہا ع

ہر چہ بادا باد من کشتی در آب انداختم

کالج مین گرمیون کی تعطیل معمولاً تین مہینے کی ہوا کرتی ہے - مدت ملازمت کے لحاظ سے
مجھکو تین مہینے کی پریولیج رخصت کا حق حاصل تھا - اسطرح دونون کو ملا کر چھہ مہینے کی رخصت
مل گئی - اور ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۹۲ع کو مین علیگڈہ سے چل کھڑا ہوا - مسٹر آرنلڈ - اپنے ایک دوست سے
ملنے کیلیے ایک دو دن پہلے جھانسی روانہ ہو گیے تھے - جھانسی کے اسٹیشن سے اُن کا ساتھ
ہوا اور تمام راہ بڑے لطف و مسرت سے کٹی - مسٹر آرنلڈ - نے حاجی رحمت اللہ بن داود کو جو
بمبئی کے ایک معزز اور روشنضمیر تاجر ہین خط کے ذریعہ سے اپنے آنے کی اطلاع دیدی تھی
جسمین میری معیت کا بھی ذکر تھا چونکہ اتفاقاً ہمارے پہلے انتظام مین کسیقدر تبدیلی ہو گئی ہم لوگ
تاریخ معینہ سے دو دن بعد بمبئی پہونچے - مسٹر آرنلڈ - میرا اور اپنا اسباب لے کروسٹن ہوٹل کو
گیے - مین بازار مین پھر رہا تھا کہ ایک لڑکے سے ملاقات ہوئی - مین نے اُس سے پوچھا کہ
تم حاجی رحمت اللہ کو جانتے ہو - بولا کہ آپ مولوی شبلی تو نہین ہین - مین اُسکے اس تفرس
پر جو کشف سے کم نہ تھا حیرت زدہ ہو گیا - اُسنے کہا کہ ہم دو دن سے آپ کیلیے حیران ہوتے ہین

سفر کا ارادہ اور آغاز

سفر کے ارادہ کا سبب۔

جس زمانہ مین مجھکو ہیروز آف اسلام کا خیال پیدا ہوا اُسیوقت یہ خیال بھی آیا کہ ہمارے ملک مین جس قدر تاریخی سرمایہ موجود ہے وہ اس مقصد کے لیئے کسی طرح کافی نہین ہو سکتا۔ یہی خیال تہا جس نے اوّل اوّل اس سفر کی تحریک دل مین پیدا کی۔ کیونکہ یہ یقین تھا کہ مصر و روم مین۔ اسلامی تصنیفات کا جو بقیہ رہگیا ہے اُن سے ایک ایسا سلسلۂ تالیف ضرور طیار ہو سکتا ہے۔

اگرچہ یہ عزم مستقل ہو چکا تھا لیکن چند در چند اسباب سے دیر ہو گئی۔ یہان تک کہ بظاہر اسباب نا امیدی سی پیدا ہو گئی۔ اور وہ عزم ایک ضعیف سا خیال رہگیا۔ گزشتہ سال عجیب اتفاقی طور پر اس ارادہ کو تحریک اور تحریک کے ساتھ تکمیل ہوئی۔ پچھلے سال مین اکثر بیمار رہا یہان تک کہ علاج سے تنگ آکر تبدیل آب و ہوا کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مکان وغیرہ کے بندوبست کیلیئے المورہ اور کشمیر مین دوستون کو متعدد خط لکھے۔ اسی اثنا مین معلوم ہوا کہ مسٹر آرنلڈ۔ جو مدرسۃ العلوم کے پروفیسر فلاسفی اور میرے اُستاد ہین (مین نے ان سے فرنچ زبان سیکھی ہے) آج ہی کل مین ولایت جانیوالے ہین۔ دفعۃً خیال آیا کہ مصر و روم کا سفر۔ آب و ہوا کی تبدیل۔ مسٹر آرنلڈ کا ساتھ۔ اتفاق سے یہ سامان جمع ہو گیے ہین۔ اس موقع کو نہایت غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

یہ اسباب تھے جنہون نے مجھکو ان اوراق پریشان کی ترتیب پر آمادہ کیا۔ ورنہ ایسے عاجلانہ اور معمولی سفر کے حالات قلمبند کرنے اور انکو سفرنامہ یا کتاب الرحلۃ کا لقب دینا۔ تنگ ظرفی سے خالی نہ تھا۔ سفرنامہ مین جس قسم کی اطلاعین لازمی اور ضروری ہین یعنی ملک کی اجمالی حالت۔ انتظام کا طریقہ۔ عدالت کے اصول۔ تجارت کی کیفیت۔ عمارتون کے نقشے۔ انمین سے ایک چیز بھی اس سفرنامہ مین نہین۔ البتہ معاشرت۔ اور علمی حالت کے متعلق معتدبہ واقعات ہین۔ اگرچہ وہ بھی اس تفصیل کے ساتھہ نہین ہین جسقدر ہونی چاہئین۔ غرض جو شخص سفرنامہ کو۔ سفرنامہ کی حیثیت سے دیکھنا چاہتا ہے وہ اس کتاب سے پورا لطف نہین اٹھا سکتا۔ البتہ جن لوگون کو اسلامی ممالک کے معمولی واقعات مین بھی مزہ آتا ہے۔ اُنکی دعوت مین یہ ماحضر پیش کیا جاسکتا ہے کہ ما لا یدرک کُلّہ لا یُترک کُلّہ۔

مین نے اگرچہ اس کتاب مین ترکون کی تمدنی یا ملکی حالت سے کچھہ بحث نہین کی ہے اور نہ اس قسم کی بحث۔ میرے منصب وحالت کے لحاظ سے مناسب تھی۔ تاہم اس کتاب کو پڑھ کر۔ ناظرین کے دل مین ترکون کی تہذیب وشائستگی کا جو درجہ قایم ہوگا وہ اُس سے مختلف ہوگا۔ جو یورپ کے عام لٹریچر سے ظاہر ہوتا ہے۔

یورپ نے کسی زمانہ مین مسلمانون کے خلاف جو خیالات قائم کر لیے تھے۔ ایک مدت تک وہ علانیہ اس طریقہ سے ظاہر کیے جاتے تھے کہ مذہبی تعصب کا رنگ صاف نظر آتا تھا۔ اور اُسوقت قبول عام کا یہی بڑا عمدہ ذریعہ تھا۔ لیکن جب یورپ مین مذہب کا

نے دوسرا پہلو یہ زور گھٹ گیا اور مذہبی ترانے بالکل ۔

اب یہ طریقہ چندان مفید نہین سمجھا جاتا کہ مسلمانون کی نسبت صاف صاف متعصبانہ الفاظ لکھے جائین ۔ بلکہ بجاے اسکے یہ دانشمندانہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اسلامی حکومتون اسلامی قومون ۔ اسلامی معاشرت کے عیوب ۔ تاریخی پیرایہ مین ظاہر کیے جاتے ہین عام تصنیفات ۔ قصون ۔ ناولون ۔ ضرب المثلون ۔ کے ذریعہ سے وہ لٹریچر مین اسطرح جذب ہوجاتے ہین کہ تحلیل کیمیاوی سے بھی جُدا نہین ہو سکتے ۔

اگرچہ یہ طریقہ کُل اسلامی قومون سے برتا جاتا ہے لیکن اسوقت ہمکو خاص ترکون ۔ بحث ہے ۔ یورپین لٹریچر پڑھکر ۔ ترکون کی نسبت ۔ تحقیر کے خیالات نہ پیدا ہونے ۔ بعینہٖ ایسا ہے جسطرح خواب آور دوا کھا کر نیند کا نہ آنا ۔

یورپ مین مصنفین کا دائرہ بہت وسیع ہے ۔ اور اسوجہ سے انمین ۔ متعصب ۔ نیکدل ۔ ظاہربین ۔ دقیق النظر ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگ ہین ۔ لیکن ترکون کے ذکر مین و اختلاف مذاق بالکل زائل ہوجاتا ہے ۔ اور ہر ساز سے وہی ایک صدا نکلتی ہے ۔

مثلاً ۔ آج کل کے سچے سے سچے یورپین مصنف کی راست بیانی یہ ہے کہ وہ ترکی حکومت کے ذکر مین ۔ قرضہ کی گرانباری ۔ صنائع و فنون کا بقدر کافی موجود نہونا ۔ اضلاع مین تعلیم کی عدم وسعت ۔ آلات و اسلحہ مین یورپ کی احتیاج ۔ ان تمام امور کو بالکل راست راست لکھتا ہے لیکن جو اصلاحین حال مین ہوئی ہین ؟ انکے ذکر سے اسطرح دامن بچاجاتا ہے کہ گویا اصلاح کا سرے سے وجود نہین ۔ خزانہ کا انتظام ۔ تمام اضلاع مین زراعتی بنکون کا قائم ہونا

نے اپنے سفرنامہ مین تجربہ سے اسکی تصدیق بھی کی ہے۔ مین نے دو تین روز تک پرند کے گوشت کہانے سے پرہیز کیا۔ مسٹر آرنلڈ نے مجہہ سے اسکا سبب دریافت کیا۔ مین نے کہا کہ ہمارے مذہب مین منخنقہ حرام ہے۔ بولے کہ اس جہاز پر پرند جانور ذبح کیے جاتے ہین گردن مڑور کر مارے نہین جاتے۔ چونکہ شرعاً انکی تنہا شہادت کافی نہ تھی۔ مین خود گیا اور اسکی تصدیق کی۔ ذبح کرنے والا عیسائی تہا وہ ذبح کرنے کے وقت کچہہ پڑہتا نہ تھا صرف گردن پر چھری پہیر دیتا تہا۔ اگرچہ حنفیون کے ہان یہ ذبیحہ حلال نہین۔ لیکن اس مسئلہ مین چند دنون کے لیے مین شافعی بن گیا تہا جنکے ہان ہرطرح کا ذبیحہ جائز ہے۔

پرند جانور ذبح کیسے جاتے تھے۔

جہاز پر مسٹر آرنلڈ وہ آرنلڈ نہین رہے تھے جو علیگڈہ مین تھے۔ نہ وہ متانت تھی نہ وہ کم آمیزی۔ اکثر ہنسی اور مذاق کیا کرتے۔ بچون سے کھیلتے اور جہاز کی چہت پر اُچھلتے کودتے چلتے۔ مین نے حالات سفر کے متعلق ایک قصیدہ لکھنا شروع کردیا تہا اور درحقیقت سمندر کی فضا کچہہ ایسی دلچسپ اور نشاط انگیز ہے کہ موزون طبع آدمی جہاز کے سفر مین خواہ مخواہ گنگنا اٹھتا ہے۔

ے مئی ۱۸۹۲ء کو جہاز عدن پہنچا اور کنارے سے کسیقدر فاصلہ پر لنگر انداز

ی دلچسپی یہ ہے کہ سمالی قوم کے بہت سے لڑکے ڈونگیون پر س

ن اور جہاز والون سے انعام لینے کیلیے عجیب عجیب مبتذل حرکتین

ن۔ کچھہ ایسین بلکہ چند بے معنی الفاظ کہتے ہین اور بغلین بجا

لوگ دوانی چوانی پیسے۔ جو کچہہ انکو انعام دینا چاہتے ہین س

ثر انگریز اس تماشے مین مصروف تھے اور آ

مالی توم کے
بتذل حرکات

حالت تھی۔ چونکہ غلطی سے میرا یہ خیال تہا کہ یہان عموماً عرب آباد ہین۔ اسیلیے یہ طبعی با
کہ مین انکو عزت و محبت کی نگاہ سے دیکہتا۔ لیکن وہ انعام لینے کے لیے ایسی مبتذل
اور حقیر حرکات کرتے تھے کہ کسی طرح طبیعت کو گوارا نہین ہوسکتا تھا۔ عبرت ہوتی تھی کہ
کی اب یہ حالت ہے کہ غیرون کے سامنے اس قسم کی حرکات سے انکو شرم نہین آتی۔
خیالات سے بے اختیار میرا دل بھر آتا تھا۔ یہان تک کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوگیے
بے اختیار زبان سے نکلا کہ قم یا عمر۔ آرنلڈ۔ پاس تھے۔ میری تغیر حالت پر انکو خیال
مین نے دل کی کیفیت اور اسکا سبب بیان کیا۔ ایکبار آنکھ اٹھاکر میری طرف دیکھا او
ہو رہے۔ شہر مین جاکر جب مین نے تحقیق کی اور تمام باتون سے ثابت ہوگیا کہ سمالی
عرب نہین ہے تو مجھکو کسیقدر تسکین ہوئی۔ یہی غصہ اور رنج تہا جسکی وجہ سے مین نے
سفرنامہ مین اس کمبخت قوم کی سخت ہجو کی ہے اور درحقیقت وہ اسکے مستحق ہین۔
چونکہ وقت کم تہا اسیلیے مین شہر کے اندرونی حصے کو نہ دیکہ سکا۔ ہندوستان کو خط
خط کے سرنامہ پر یہ اشعار لکھے جو اسیوقت موزون ہوئے تھے۔

دشمن وہم دوست را در پیچ و تاب انداخ	سفر از روے عزم
تا چرا خود را بدین سان در عذاب انداخ	مد کہ حاصل چیست ازین
زین سخن از عارض معنی نقاب انداخ	گفتی کہ من
ہر چہ باد اباد من کشتی در آب انداختہ	سید

سی۔ ہندو۔ بنگالی۔ جو تجارت یا نوکری کے ذر

یہان رہتے ہین بے تکلف عربی بولتے ہین - چونکہ مین نے کبھی کسی ہندو کی زبان سے
اس مقدس زبان کے الفاظ نہین سنے تھے - بنیون اور بقالون کو این تردح - ما تبغی
ولتے دیکھکر عجب مزہ آتا تہا -

عدن کی زبان -

یہان کی زبان گو عربی ہے - لیکن نہایت بیہودہ اور غیر فصیح ہے - اگرچہ آج کل تمام اُن
ملکون مین جہان عربی بولی جاتی ہے قدیم عربی نہین رہی لیکن عدن کی زبان سب سے نرالی ہے -
دو چار معمولی الفاظ کے سوا مین کچہہ نہین سمجہہ سکتا تہا - غالباً یہان کی زبان ایک مدت سے
حبشیون کے اختلاط کی وجہ سے خراب ہوتے ہوتے اس حالت کو پہونچی ہے علامہ
مقدسی جو عرب کا ایک نامور سیاح گزرا ہے اور جسنے چوتھی صدی کے آغاز مین دنیا کا سفر
کیا تہا اپنے جغرافیہ مین لکھتا ہے کہ "عدن مین جو قومین بستی ہین اُنمین زیادہ اہل فارس ہین" -
علامہ موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہان عموماً جیم کی بجاے کاف بولتے ہین اور رجلیہ کے
بجاے رجلینہ وعلی ہذا" - جب علامہ موصوف کے عہد مین یہ حال تہا تو مرہٹون اور گجراتیون
کے اختلاط کے بعد یہان کی زبان کی نسبت کیا شکایت ہو سکتی ہے -

عدن مین ایک جرمنی ہمارے جہاز پر سوار ہوا جو جرمن کے مشہور عجائب خانہ کا ملازم ہے -
مدت تک ان اطراف مین رہکر یورپ کو واپس جا رہا ہے - سیاحی و تجارت کی بدولت وہ
متعدد زبانون مین بے تکلف بات چیت کر سکتا ہے - جب وہ جہاز کے افسرون سے
اٹالین مین - آرنلڈ سے انگریزی مین - مجھہ سے عربی مین گفتگو کرتا تہا تو مجھکو سخت تعجب اور
رشک ہوتا تہا - کہانے کی میز پر جب ہم سب جمع ہوتے تھے تو یہی ایک شخص تہا جو سب کا

ترجمان بنتا تہا۔ اسنے عرب و افریقہ کے جنگلون سے بہت سے عجیب و غریب جانور بہم
پہنچائے ہین۔ ایک بڑے پنجرے مین افریقہ کے بندر تھے جنکی ہیئت معمولی بندرون سے
کچھہ الگ تھی۔ انمین زیادہ تر تعجب انگیز بات یہ تہی کہ جب وہ کسی کو اپنی طرف آتا دیکھکر غل مچاتے
تھے تو اُنکی آواز سے بعض حروف مفہوم ہوتے تھے۔ مین نے اوّلاً خیال کیا کہ ہم لوگ جسطرح
مثلاً بلّی کی آواز کو میاؤن سے تعبیر کرتے ہین یہ بھی اسی قسم کے فرضی الفاظ ہین لیکن چند بار
مین نے غور سے سُنا تو صاف صاف ل اور یا یا کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ یہانتک کہ اگر
کوئی شخص پردے سے سنتا تو ہرگز خیال نہ کرسکتا کہ بندر کی آواز ہے۔ مین نے مسٹر آرنلڈ
سے اسکا ذکر کیا تو انہون نے بھی تصدیق کی۔ غالباً اسی قسم کی مثالون سے یورپ مین بعض
لوگون کو خیال پیدا ہوا ہے کہ بندر بھی بول سکتے ہین۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ایک صاحب نے
مدت کے تجربے اور تحقیق کے بعد اس زبان کے چند حروف دریافت کیے ہین۔

عدن سے چونکہ دلچسپی کے نئے سامان پیدا ہوگئے تھے اسلیے ہم بڑے لطف سے سفر
کررہے تھے۔ لیکن دوسرے ہی دن ایک پُرخطر واقعہ پیش آیا جسنے تھوڑی دیر تک مجھکو
سخت پریشان رکھا۔ ۱۰ مئی کی صبح کو مین سوتے سے اُٹھا تو ایک ہم سفر نے کہا کہ جہاز کا
انجن ٹوٹ گیا۔ مین نے دیکھا تو واقعی کپتان اور جہاز کے ملازم گھبرائے پھرتے تھے اور اسکی
درستی کی تدبیرین کررہے تھے۔ انجن بالکل بیکار ہوگیا تھا اور جہاز نہایت آہستہ آہستہ ہوا کے
سہارے چل رہا تھا۔ مین سخت گھبرایا اور نہایت ناگوار خیالات دل مین آنے لگے۔ اُسپر
[illegible] کیا کر سکتا تہا دوڑا ہوا مسٹر آرنلڈ کے پاس گیا وہ اُسوقت نہایت اطمینان سے

مسٹر آرنلڈ کا استقلال

ساتھ۔ کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ مین نے اُن سے کہا کہ آپ کو کچھہ خبر بھی ہے! بولے کہ
ہان انجن ٹوٹ گیا ہے۔ مین نے کہا کہ آپکو کچھہ اضطراب نہین؟ بہلا یہ کتاب دیکھنے کا کیا موقع ہے؟
فرمایا کہ جہاز کو اگر برباد ہی ہونا ہے تو یہ تھوڑا سا وقت اور بھی قدر کے قابل ہے۔ اور ایسے قابل
وقت کو رایگان کرنا بالکل بیعقلی ہے۔ اُنکے استقلال اور جرأت سے مجھکو بھی اطمینان ہوا۔
آٹھہ گھنٹے کے بعد انجن درست ہوا اور بدستور چلنے لگا۔

۱۳ مئی کو جہاز سویز پہنچا اور تین چار گھنٹہ کے لیے ٹھہرا۔ مصری عرب پنیر۔ کھجور۔ روٹیان
بیچنے کے لیے لائے۔ انمین سے ایک نے مجھکو ہندوستانی خیال کرکے اُردو مین باتین کرنی شروع
کین۔ مجھکو تعجب ہوا اور جب دریافت سے معلوم ہوا کہ اسنے کبھی ہندوستان کی صورت نہین
دیکھی تو اُردو کی عالمگیری پر مجھکو اور بھی تعجب ہوا۔ ۱۴ مئی کو ہم پورٹ سعید پہنچے اور نہایت افسوس
کے ساتھ مجھکو مسٹر آرنلڈ سے جدا ہونا پڑا۔ بمبئی سے مین نے برنڈزی تک کا ٹکٹ لیا تھا۔
پورٹ سعید پہنچکر یہ خیال ہوا کہ برنڈزی تک تو آرنلڈ کا ساتھ ہے لیکن وہان سے قسطنطنیہ تک
ایک ہفتہ کا سفر ہے۔ اتنی مدت تک محض اجنبیون سے سابقہ اور زبان و ملک کی اجنبیت کی
وجہ سے۔ ہر کام مین وقت ہوگی۔ اس خیال کی بنا پر مین نے پہلی اسکیم بالکل بدلدی اور ارادہ کرلیا
کہ شام کے راستے سے قسطنطنیہ جاؤن گا۔

جہاز نے جسوقت لنگر کیا۔ کک کمپنی کا ایک ملازم اپنے مسافرونکی خبرگیری کے لیے جہاز پر
آیا۔ جہاز کنارے سے ذرا فاصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اسلیے مسافرون کے اُتارنے کے
لیے کک کمپنی کی طرف سے ایک چھوٹی سی کشتی ہمیشہ طیار رہتی ہے۔ ان بندرگاہون مین جہاز آتا

اُترنے کے وقت - ناتجربہ کار آدمی کو سخت مصیبت پیش آتی ہے - جہاز کے لنگر کرنے کے ساتھہ قلی و ملاح ہر طرف سی ٹوٹ پڑتے ہین اور مسافرون کو سخت پریشان کرتے ہین - انکے ہجوم شور غل - اور اسباب کی چھینا چھینی مین - مسافر بالکل بدحواس ہوجاتا ہے - ہزار وقت کنارے پر پہنچا تو گھنٹون کرایہ کی بحث اور تکرار رہتی ہے - ان بلاؤن سے محفوظ رہنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ کک کمپنی کے ملازمون کے سوا - اور کسی سے کچھہ واسطہ نرکہے

ہم کنارے پر پہنچے تو شیمویل نے جو پہلے سے ہمارے انتظار مین کھڑا تھا بڑہکر ہم سے شیک ہینڈ کی - یہ شخص قوم کا یہودی ہے اور کک کمپنی کی طرف سے مسافرون کی خبرگیری اور ہر قسم کی مدد دینے کے لیے متعین ہے - وہ متعدد زبانین جانتا ہے اور بالخصوص - عربی - انگریزی - فرنچ نہایت بے تکلفی سے بول سکتا ہے - لطف یہ ہے کہ اُردو مین بھی نہایت آسانی سی بات چیت کرسکتا ہے - جسکی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت تک ہندوستان مین رہچکا ہی - ہم اُسکے ساتھہ اُسکے دفتر مین گیے - دفتر کا مکان لب دریا ہے اور میز کرسیون سے اچھی طرح آراستہ ہی - میز پر بہت سے اخبارات موجود رہتے ہین - جنمین زیادہ تر جہازون کے متعلق خبرین اور اشتہار ہوتے ہین - سب سے پہلے ہمنے اِس سے ٹکٹ بدلوانے کی بابت گفتگو کی - یعنی یہ کہ اگر ہم یہان اُترجائین اور قسطنطینہ کا نیا ٹکٹ لین تو جو زاید کرایہ ہم برنڈزی تک کا دیچکے ہین وہ مجرا ملسکتا ہے یا نہین ہ؟ چونکہ وہ خود اسکا جواب نہین دے سکتا تھا کمپنی کے بڑے دفتر مین گیا اور وہان سے واپس آکر کہا کہ تم اُسی ٹکٹ سے قسطنطینہ تک جا سکتے ہو - صرف دو پونڈ یعنی ۳۲ رُپے زاید دینے ہونگے - مین بہت خوش ہوا اور اس کارگزاری کے صلے مین آٹھہ رُپے اسکے نذر کئے

یہ بھی حسنِ اتفاق کہ قسطنطینیہ جانیوالا جہاز اُسوقت طیار تھا ورنہ پندرہ دن تک اور پورٹ سعید مین ٹھہرنا پڑتا۔

پورٹ سعید

پورٹ سعید ایک چھوٹا سا خوبصورت بندرگاہ ہے۔ آبادی کے دو حصّے ہین۔ جو حصّہ دریا سے متصل ہے اُسمین عموماً یورپین سوداگر رہتے ہین اور بہت بڑے بڑے ہوٹل۔ قہوہ خانے اور تھیئٹر وغیرہ ہین۔ ایک قہوہ خانہ عین دریا کے کنارے پر ہے اور بہت ہی پُرفضا ہے۔ نہایت ترتیب کے ساتھہ سنگ مرمر کی تختہ کی چھوٹی چھوٹی میزین ہین اور اُنکے گرد کرسیان لگی ہوئی ہین قہوہ۔ چاے۔ توس۔ مکھن۔ ہر وقت طیار رہتا ہے۔ اِس حصّے مین کثرت سے دُکانین ہین اور نہایت شاندار اور آراستہ ہین۔ دوسرے حصّے مین زیادہ تر یہان کے اصلی باشندے سکونت رکھتے ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ تمام چیزین نہایت پست حالت مین ہین۔ ہوٹل کے بجاے باورچیون کی کثیف دکانین ہین۔

اوّل اوّل جب مین اِس شہر کی سیر کو نکلا تو ہر چیز کو بڑے شوق اور استغراب کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ کیونکہ یہ پہلا موقع تھا کہ مین نے سلطنت اسلام کی آبادی دیکھی (حرمین شریفین کی زیارت سے گو اس سے پہلے مشرف ہو چکا تھا لیکن وہ خدا کا ملک ہے اور مین دنیوی سلطنت و حکومت کا ذکر کر رہا ہون) جب کوئی بلند اور شاندار عمارت دیکھتا تو اس خیال سے خوش ہوتا کہ الحمد للہ ان ملکون مین مسلمان خوشحال اور دولتمند ہین۔ لیکن دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوتا کہ کسی یورپین سوداگر کا مکان ہے۔ سارے شہر مین ایک بھی عمدہ دکان یا بلند عمارت کسی مسلمان کی نہ تھی۔ افسوس ع

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

البتہ یورپین آبادی کے خاتمے پر ایک شاہی مسجد ہے اور وہ بہت پُر رفعت اور شاندار ہے۔

تھوڑی دیر بازار مین پھر پھر اکر قسطنطینیہ جانے والے جہاز پر سوار ہوا۔ شیمویل اور مسٹر آرنلڈ ساتھ تھے۔ چونکہ یہ **بیت المقدس** کے حج کا زمانہ تھا اسلیے فرسٹ اور سیکنڈ دونون درجے عیسائی حاجیون سے بھرے ہوے تھے۔ مسٹر آرنلڈ نے کہا "مجھکو ڈر ہے کہ تمکو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ لوگ مذہب کے سخت پابند ہین اور اسلیے ضرور ہے کہ ان مین تعصب ہو۔ تم غیر مذہب غیر قوم۔ تمہاری معیّت اِن کو کیونکر گوارا ہوگی۔ لیکن مجھکو تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ مسٹر آرنلڈ کا خیال صحیح نہ تھا۔ وہ لوگ پابند مذہب تھے لیکن فریچ اور اٹالین تھے۔ انگریز نہ تھے۔ اسلیے کم آمیزی اور فاتح و مفتوح کا امتیاز جو فاتح قوم کی مخصوص صفتین ہین اُنمین بالکل نہ تھین۔ مسٹر آرنلڈ تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہوئے۔ مین نے اُنکو خدا حافظ کہا اور ساتھ ہی یہ فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے تنہائی مین۔ اَب کیونکر گزرتی ہے۔

۱۵ مئی کو جہاز یافہ پہنچا۔ ہمارے اکثر یورپین ہمسفر یہان اُتر گیے۔ بیت المقدس یہان سے صرف رات بھر کا راستہ ہے۔ چونکہ وقت کم تھا اسلیے مین یہان اُتر نہ سکا۔

۱۶ مئی کو بیروت پہنچے۔ یہان جہاز عموماً دوپہر سے کم نہین ٹھہرتا۔ چونکہ یہ ایک تاریخی مقام اور نہایت قدیم شہر ہے اسلیے مین اُسکے دیکھنے کا بہت شائق تھا۔ کنارے پر پہنچکر بڑی دقت پیش آئی کہ وہان تذکرہ یعنی پروانۂ راہداری۔ کے بغیر کسی کو اُترنے نہین دیتے تھے۔ مین ہندوستان سے اس عجلت مین چلا تھا کہ پاسپورٹ لینے کا موقع نہین مل سکا تھا۔ اوّل تو مین بہت گھبرایا کہ افسوس یہ سیر مفت مین رہی جاتی ہے لیکن پھر خیال آیا اور مین نے اِن لوگون سے کہا کہ مین یہان ٹھہرنا

نہین چاہتا صرف سیر کرنی مقصود ہے۔ اِن لوگون مین سے ایک نے خدا جانے کس طرح پہچانا کہ مین ہندوستان کا رہنے والا ہون۔ غریب الوطن سمجھکر مہربانی کی اور ایک آدمی ساتھہ کر دیا کہ یہ تم کو شہر کی سیر کرا دے گا۔

بیروت کی سیر

چونکہ پہلے سے ارادہ تہا کہ قسطنطنیہ سے واپس آتے ہوے یہان دو ایک روز قیام کرونگا۔ اسلیے اِس دفعہ صرف سرسری طور پر بازار وغیرہ کی سیر کی۔ کتابون کی دُکانین دیکھین۔ گزرگاہ عام پر ایک قہوہ خانہ تہا۔ تھوڑی دیر وہان ٹھہرا۔ اور راہ چلتون کا تماشا دیکھتا رہا۔ جب کوئی شخص شان و شوکت کے ساتھہ گاڑی یا گھوڑے پر سوار سامنے سے گزرتا تو مین اپنے رہنما سے پوچھتا کہ کون ہے؟ اور اکثر وہ یہ جواب دیتا کہ "عیسائی"۔

یہان سب سے زیادہ مجھکو یہ بات پسند آئی کہ تمام دُکاندار اور پیشے والے۔ حتیٰ کہ قُلی اور مزدور بھی نہایت خوش وضع اور پاکیزہ لباس تھے۔ تین چار گھنٹے اِدہر اُدہر پھیر کر واپس آیا۔ ایک اٹھنّی رہنما صاحب کی نذر کی اور اُن سے رخصت ہو کر جہاز پر پہنچا۔

پورٹ سعید سے حالت سفر مین ایک تغیر

پورٹ سعید سے۔ سفر کی حالت مین جو تجدد ہوا وہ یہ تہا کہ بمبئی سے پورٹ سعید تک جہاز پر کوئی مسلمان نہ تہا۔ یہان پہنچکر دو ایک مسلمان نظر آئے اور بیروت مین تو سارا جہاز شامی عربون سے بہر گیا۔ بد قسمتی سے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کو تو یہ عزت نصیب نہین ہوئی لیکن تیسرے درجے مین ہر طرف مسلمان ہی مسلمان تھے۔ مین شروع سفر سے مسلمانون کی صورت کو ترس گیا تہا۔ یہ مجمع دیکھکر حد سے زیادہ خوشی ہوئی۔ فرسٹ کلاس کی چھت نہایت صاف اور پر فضا جگہہ تہی اور مین اکثر وہین بیٹھکر دریا کی سیر کیا کرتا تہا۔ لیکن جب یہ صحبت نصیب ہوئی تو مین نے بہولکر بہی اُدہر قدم نہین رکہا

اوّل اوّل مجھکو ان لوگون سے میل جول پیدا کرنے مین سخت دقّت پیش آئی - یہ لوگ جہت پر جابجا پھیلے ہوئے تھے اور دو دو چار چار آدمیون کی الگ الگ جماعتین تھین - مین بڑے شوق سے اُنکے پاس گیا لیکن وہ مطلقاً متوجہ نہوئے جس شخص کے پاس کھڑا ہوا اُسنے ایکبار آنکھہ اُٹھاکر میری طرف دیکھا اور گردن نیچی کرلی - مجھکو اس بداخلاقی پر سخت تعجب ہوا - دل مین کہتا تہا کہ عربون کی مہمان نوازی کی یہ کچھہ تعریفین سنی تہین! انکو تو بات چیت مین بھی مضایقہ ہے - انمین مدرسہ حربیہ کے چند طلبا تھے جو رخصت لیکر وطن مین آئے تھے اور اب قسطنطنیہ جارہے تھے وہ کبھی دل بہلانے کے لیے عربی دیوان وغیرہ پڑہا کرتے تھے - مین نے خیال کیا کہ ہمفنی کے ذریعہ سے تعارف پیدا کرون - چنانچہ اُنکے پاس گیا اور دخل در معقولات کے طور پر اپنی مولویّت اور علمیّت جتانی شروع کی - وہ اسپر بھی متوجہ نہوئے - مین اپنا سا مُنھہ لیکر چلا آیا - لیکن مجھکو یقین تہا کہ اس واقعہ کا ضرور کوئی خاص سبب ہے - اتفاقاً ایک موقع پر ایک شخص نے میرا مذہب پوچھا مین نے کہا "اسلام" بولا لا واللہ اھذا طربوش المسلم - یعنی "ہرگز نہین - کہین مسلمان بھی ایسی ٹوپی اوڑھتے ہین" بدقسمتی سے میرے سر پر ایرانی ٹوپی تھی اور اسوجہ سے تمام عرب مجھکو مجوسی سمجھتے تھے - یہ معمّا جب حل ہوا تو مین نے اُن لوگون کے دل سے اس بدگمانی کو رفع کردیا اور پھر وہ ایسے شیر و شکر ہوئے کہ ایک دم کو مجھہ سے جدا ہونا نہین چاہتے تھے - مدرسہ حربیہ کے طلبا سے زیادہ صحبت رہتی تھی قسطنطنیہ کے متعلق مین نے بہت سی ضروری باتین اُن سے دریافت کین اور درحقیقت اِن معلومات سے مجھکو بہت فائدہ ہوا -

اس بات کا اثر کہ اب ہم اسلامی دنیا مین ہین - جہاز پر بھی محسوس ہوتا تھا بمبئی سے سویز

اسلامی حکومت کا اثر -

تک تھرڈ کلاس کے مسافرون کے ساتھہ قلیون کی طرح برتاؤ کیا جاتا تھا لیکن اِن ممالک مین یہ حالت بالکل بدل گئی - جہاز کے افسر اور ملازم جو عموماً یورپین ہین اِن مسافرون کو دل مین جو کچھہ سمجھتے ہون لیکن ظاہر مین اِن سے کوئی بُرا برتاؤ نہین کر سکتے تھے - متعدد موقعے پیش آئے جنمین مین نے دیکھا کہ زیادتی مسلمانون ہی کی طرف سے ہوتی تھی لیکن افسران جہاز کو اغماض کرنا پڑتا تھا -

سایپرس

۷ مئی کو جہاز سایپرس[۱] پہنچا - یہ ایک مختصر سا جزیرہ ہے جو بحر روم مین واقع ہے اور جسکو عربی مین قبرس کہتے ہین یہ جزیرہ اسلام کی قدیم فتوحات کی یادگار ہے - حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین ۲۷ھ ہجری مین امیر معاویہ نے اسپر حملہ کیا - شہر والون نے اسپر صلح کی کہ جسطرح ہم سلطنت روم کو خراج دیتے ہین تمکو بھی سات ہزار دو سو دینار سالانہ دیا کرینگے اور تم مین اور رومیون مین کبھی جنگ ہوگی تو ہمکو کسی سے واسطہ نہوگا - امیر معاویہ نے یہ شرط قبول کرلی - لیکن ۳۲ھ ہجری مین ان لوگون نے خلاف عہد مسلمانون کے مقابلے مین رومیون کو مدد دی - امیر موصوف نے پانسو کشتیون کے بیڑے کے ساتھہ دوبارہ چڑہائی کی اور نہایت آسانی سے فتح کرلیا - تاہم تعداد خراج اور صلح کی شرطین وہی رہنے دین - اِنکے حکم سے بارہ ہزار عرب وہان جاکر آباد ہوے اور مکانات اور مسجدین تعمیر کین - ایک مدت کے بعد یہ جزیرہ مسلمانون کے ہاتھہ سے جاتا رہا اور کئی بار فتح ہو ہوکر پھر نکل گیا - سب سے اخیر ترکون نے ۱۵۷۰ء مین عیسائیون سے واپس لیا اور اب تک اُنھی کے قبضے مین تھا - روم و روس کی اخیر جنگ مین انگریزون نے اِس شرط پر لیا کہ سالانہ

۱؎ جغرافیہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ زمانۂ قدیم مین اس جزیرے مین نو صوبے بارہ شہر آٹھ سو پانچ گانون - اور دس لاکھ باشندے تھے - ترکون نے ۱۵۷۰ء مین اسپر قبضہ کیا - اب باشندے ستر ہزار ہین - یہانکی شراب نہایت مشہور ہی اور حریر بھی عمدہ ہوتا ہے

خراج جو سلطان کو ملتا تھا اب بھی ملتا رہے گا - چنانچہ اب وہان انگریزی حکومت اور انگریزی انتظام ہے -

اس جزیرے مین لرنکہ اور لماموں دو بڑے شہر ہین اور دونون جگہہ جہاز تھوڑی دیر کے لیے لنگر کرتا ہے - مین نے لماموں کی سیر کی - چونکہ یہان انگریزی حکومت ہے اسلیے راہداری کی پروانہ کی پرسش وجونہ تھی - شہر مین مین داخل ہوا تو میرے سر پر ایرانی ٹوپی اور بدن مین شروانی اچکن تھی - غالباً وہان کے لوگون نے یہ وضع کبھی دیکھی نہ تھی مین جدھر سے گزرتا لوگ تعجب سے دیکھتے اور کہین کھڑا ہو جاتا تو تماشائیون کی بھیڑ لگ جاتی - سب سے پہلے مین جامع مسجد مین گیا - مسجد کے متصل ایک مکتب ہے - وہان ایک مولوی صاحب جو نہایت باوقار اور خوش لباس تھے ابتدائی صفون کو درس دے رہے تھے - مین نے سلام علیک کی - وہ کھڑے ہو گیے اور نہایت مہربانی سے سلام کا جواب دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا - لڑکے تپائیون پر بیٹھے ہوئے تھے - مین بھی اُنکی برابر بیٹھہ گیا - مولوی صاحب کی اشارہ سے ایک لڑکے نے قرآن مجید کی چند آیتین پڑھین - میرے دل پر عجیب اثر ہوا - خیال آتا تھا کہ کہان وہ حجاز کا ریگستان اور کہان بحر روم کے دور و دراز جزیرے ! - اس مقدس کلام (قرآن) مین کیا تاثیر تھی کہ مشرق سے مغرب تک برقی قوت بنکر دوڑ گئی اور آج تک باقی ہے - وہ معصوم لڑکا خوش لحن بھی تھا اور اصول قرات کے مطابق پڑھتا تھا - اتفاق سے آیتین بھی موثر تھین - ان باتون نے مجھکو بالکل مدہوش کر دیا اور دیر تک ایک عجیب حالت طاری رہی -

اگرچہ پندرہ سولہ برس سے انگریز یہان حکومت کر رہے ہین لیکن حکمت عملی کے لحاظ سے طرز

انتظام مین بہت سی قدیم باتین قائم رکھی ہین - محکمۂ قضا بالکل الگ ہی اور شرعی مقدمات
سے حکومت انگریزی کو کچھ واسطہ نہین - اتفاق سے مجھکو قاضی صاحب سے بھی نیاز
حاصل ہوا بہت خلیق اور باوقار آدمی ہین - تعلیم کا طریقہ بھی بالکل ترکی انتظام کے مطابق
ہے - تمام مکتبون اور مدرسون مین ترکی سلسلۂ تعلیم کی کتابین پڑھائی جاتی ہین جس
مکتب کا مین نے ابھی ذکر کیا اوسمین قرآن مجید - فقہ کا ابتدائی رسالہ - تاریخ - جغرافیہ -
درس مین داخل ہے اور تعلیم نہایت خوبی سے ہوتی ہے - **قسطنطنیہ** سے واپسی
کے وقت بھی مین اس مکتب مین گیا تھا - صبح کا وقت تھا اور مدرس صاحب اُس
وقت تک تشریف نہین لا چکے تھے - دو تین لڑکے موجود تھے وہ نہایت ادب و خوش اخلاقی
سے پیش آئے - ایک نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا وطن کہان ہے - مین نے کہا
ہندوستان - بولا "ہندوستان ایک وسیع ملک ہے - خاص شہر کا نام بتائی"
مین نے **علی گڈھ** کا نام لیا - کہنے لگا "مین نقشہ مین دیکھتا ہون کہان واقع ہے" ہندوستان
کا نقشہ سامنے آویزان تھا - اُسنے ایک سرسری نگاہ ڈالی اور فوراً علی گڈھ پر اونگلی رکھکر
کہا - "ہان یہ ہے"! اِسکی عمر نو دس برس سے زیادہ نہ تھی - اسیلیے مجھکو اسکی اس تیزی
اور واقفیت پر تعجب ہوا - مین نے پوچھا تمہارا بادشاہ کون ہے - بولا "آفندم" آفندی
ترکی زبان مین جناب و مخدوم کے ہم معنی ہے اور جب میم متکلم کے ساتھ استعمال کیا جاے
تو عموماً اس سے سلطان مراد ہوتے ہین - مین نے کہا یہان تو انگریز حکومت کرتے ہین"
بولا کہ یہان مستاجری کے طور پر لیا ہے اور سالانہ خراج ادا کرتے ہین" - انگریزونکی حکمت عملی

نہایت دانشمندانہ ہے کہ کسی ملک پر قبضہ کرتے ہین تو اس تدریج اور آہستگی سے کہ ملک
والون کو انقلاب حکومت کی خبر بھی نہین ہوتی۔

یہان کی زبان ترکی ہے اور یہان سے قسطنطنیہ تک۔ ہر شہر اور قصبہ کی بھی زبان ہے
اس سے ترکون کی حکومت کی سطوت کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہون نے ممالک مفتوحہ
کی زبان تک بدلدی۔ ایشیاے کوچک۔ اتنا بڑا وسیع ملک ہے اور کثرت سے عیسائی
آباد ہین جنکی زبان کسی زمانے مین یونانی یا لیٹن تھی۔ لیکن اب تمام ملک مین ترکی بولی جاتی
ہے۔ سپیرس کے مولوی صاحب اور قاضی صاحب جنکا مین نے ذکر کیا اگرچہ عربی بخوبی
جانتے تھے لیکن بول نہین سکتے تھے۔ البتہ معمولی جملے سمجھ لیتے تھے اور اسی سہارے
پر مین نے اُن سے بات چیت کی تھی۔

مجھکو اسقدر قلیل زمانے مین یہان کے مسلمانونکی حالت کا صحیح اندازہ تو کیا ہوسکتا تھا
لیکن ظاہر طور سے قیاس ہوتا تھا کہ اچھی نہین۔ جسقدر بلند مکانات یا عمدہ دکانین نظر
آئین دریافت سے معلوم ہوا کہ کل عیسائیونکی ہین۔

۱۰ مئی کو جہاز رودس پہنچا اور تین چار گھنٹے ٹھہرا۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے جسکی
وسعت ہمارے قدیم مورخون نے ساٹھ میل بیان کی ہے۔ اور جغرافیہ مترجمہ سوسائٹی علیگڈہ
مین طول چالیس میل اور عرض پندرہ میل لکھا ہے۔ یہ بھی قدیم فتوحات مین سے ہے
امیر معا[illegible]ہ کے عہد مین ۵۲ھ مین فتح ہوا اور اُسیوقت بہت [illegible]ن وہان جاکر آباد ہوے
قدامت [illegible] لحاظ سے مین اوسکی سیر کا مشتاق تھا

اور جہاز والون مین سے اور کسی نے میرا ساتھہ ندیا۔ زیادہ بدقسمتی یہ کہ واپسی کے وقت
بھی اتفاق سے یہی اسباب پیش آئے اور مین اوسکی سیر سے بالکل محروم رہگیا۔

۲۰۔ مئی صبح کے وقت ازمیر پہنچے۔ چونکہ یہ ایک بہت بڑا بندرگاہ ہے۔ جہاز دو روز تک
یہان مقیم رہا۔ مین اپنے شامی دوستون کے ساتھہ جہاز سے اُترا۔ کنارے پر وہی تذکرہ
(پروانہ راہداری) کی بازپرس تھی۔ لیکن ساتھیون کی بدولت مجھکو چندان زحمت نہین ہوی۔
یہ شہر جسکو انگریزی مین سمرنا کہتے ہین۔ ایشیاے کوچک کا صدر مقام ہے اور اس صوبے
مین اس سے زیادہ وسیع اور آباد کوئی شہر نہین ہے۔ قدامت اور تاریخی واقعات کے لحاظ
سے بھی ایک یادگار مقام ہے۔ ہومر جو یونان کا مشہور شاعر گزرا ہے اور جسکی نسبت یورپ کا
خیال ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا شاعر تھا اُسکی قبر یہین ہے۔ سات مقدس گرجے جنکا ذکر
انجیل کے سفر رویا مین ہے انہین سے ایک اسی شہر مین تھا۔ زمانے کے انقلابات نے
اسکو دس دفعہ تباہ و برباد کیا تاہم اُسکی موجودہ آبادی ایک لاکھ سے زاید ہے۔ اطراف کی
زمین نہایت سیر حاصل ہے اور خود شہر تجارت کا بہت بڑا مرکز ہے ہمیشہ بیسیون دخانی اور
بادبانی جہاز بندرگاہ مین موجود رہتے ہین۔ ریل بھی یہان جاری ہے اور ہر وقت یہان سے
ٹرین روانہ ہوتی ہے۔

اسلامی آثارات بکثرت ہین۔ لوگون نے مجھہ سے بیان کیا کہ مسجدون کی تعداد تین سو سے
کم نہین جنمین بعض بڑی شوکت و شان کی ہین۔

جہاز سے ہم اُترے تو نہایت بلند اور شاندار عمارتون کا سلسلہ نظر آیا جو دور تک بحط

مستقیم دریا کے کنارے چلا گیا ہے۔ یہ عمارتین۔ ہوٹل۔ قہوہ خانے تھیٹر
ناچ گھر اور عیسائی تاجرون کی دکانین ہین اور نہایت خوش منظر اور پُرفضا ہین۔ رات کیوقت
ہمیشہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی میلہ یا شادی کی تقریب ہے۔ قہوہ خانون اور ناچ گھرون
کے علاوہ سڑک پر کثرت سے مجمع رہتا ہے اور جدہر جاؤ نغمہ و سرود کی آواز آتی ہے۔
اس سلسلۂ عمارات کے عقب مین عیسائیون کا محلّہ ہے اور اسقدر بلند اور عالیشان عمارتین
ہین کہ مین نے ابتک کہین نہین دیکھین۔ اِس محلّے کے تمام گلی کوچے نہایت صاف اور ہموار ہین
اِس محلّے کی سیر سے فارغ ہوکر مین نے شہر کا رُخ کیا۔ شہر اگرچہ نہایت پُر رونق ہے
اور آدمیون کی کثرت سے ہر وقت ایک میلہ سا معلوم ہوتا ہے لیکن تمام سڑکین ناہموار و ناصاف
ہین اور گلی کوچون مین تو نجاست اور کیچڑ کی وجہ سے رستہ چلنا مشکل ہے حقیقت یہ ہے
کہ اِن تمام ممالک مین میونسپلٹی کا انتظام نہایت خراب ہے۔ اور حکومت ترک کے لیے یہ ایک
نہایت قابل لحاظ امر ہے۔ چلتے چلتے ہمارے شامی دوستون کو بھوک لگی اور ایک نان بائی
کی دکان پر جا بیٹھے۔ مجھکو اگرچہ اشتہا نہ تھی لیکن اُنکے اصرار سے شریک ہوا۔ نان بائی کے
لفظ سے ہمارے ناظرین کو ہندوستان کے نان بائیون اور اُنکی ذلیل دکانون کا خیال آیا ہوگا
لیکن یہ قیاس صحیح نہین۔ یہان معمولی سے معمولی دکان کی آراستگی کی یہ صورت ہے کہ
متعدد چھوٹی چھوٹی میزین اور اُنکے گرد کرسیان لگی ہین۔ میزون پر نہایت صاف چادر بچھی ہوئی ہے
دیوار کے ایک کونے مین ٹونٹی لگی ہے اور اوسکے نیچے طشت اور دائین طرف صابون اور
تولیہ رکھا ہے یہ نہایت معمولی دکانون کی کیفیت ہے اور بڑی بڑی دکانین جنکو ہوٹل

کہا جاسکتا ہے نہایت پرتکلف اور پرُشان ہین - لیکن اس قسم کے جسقدر ہوٹل ہین عموماً عیسائیون کے ہین -

مین نے مدرسون کی سیر کرنی چاہی لیکن چونکہ جمعہ کا دن تھا تمام مدرسے بند تھے - نماز جمعہ - جامع حصار مین پڑہی - یہ مسجد پرُتکلف اور آراستہ ہے - چھت پر طلائی نقش و نگار ہین - بڑی خوبی یہ ہے کہ صحن کے دونون طرف دو بڑے بڑے ستونون پر گھنٹے لگے ہین جنسے اوقات نماز معلوم ہونیکے ساتھ مسجد کی زیبایش بھی ہے - ہمارے ہندوستان مین اسکی تقلید کی جاتی تو اچھا ہوتا - خطبہ و نماز مین یہان بعض جدتین ہین - مگر نہ شریعت مین انکی کچھہ اصل ہے نہ بجاے خود وہ موزون ہین - خطیب - جب خطبہ پڑہتا ہے تو بیچ بیچ مین رُکتا جاتا ہے - اُسوقت چند اشخاص آواز ملا کر کچھہ پڑہتے ہین - یہ چپ ہوتے ہین تو خطیب پھر شروع کرتا ہے اور اسطرح کئی بار اتفاق ہوتا ہے - نماز مین عموماً چھوٹی سورتین پڑہتے ہین جو تین چار آیت سے زیادہ نہین ہوتین - حالانکہ تمام دنیا مین جمعہ کی نماز مین - بڑی سورتون کے پڑہنے کا دستور ہے -

نماز سے فارغ ہونے کے بعد مین کتب خانے مین گیا - یہ کوئی بڑا کتب خانہ نہین ہے مسجد کے کونے مین ایک چھوٹا سا حجرہ ہے اور کتابونکی تین چار چھوٹی چھوٹی الماریان ہین - نماز کے بعد اکثر علما اور ارباب تصانیف یہان آبیٹھتے ہین - جسوقت مین پہنچا اصحاب ذیل تشریف فرما تھے - مولانا مصطفی افندی امام جامع مسجد و مدرس مدرسہ - صبری آفندی مدرس مکتب اعدادی - مولانا سعید - شکری بک - حسنی افندی - سابق مہتمم تعلیمات -

سلام علیک اور مزاج پرسی کے بعد ایک صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ ابھی ایک مسئلہ کے متعلق گفتگو کرتے تھے اگر آپ پسند کرین تو وہ مسئلہ پھر چھیڑا جائے۔ مین نے خوشی سے منظور کیا۔ متعہ کے متعلق بحث تھی اور وہی مشہور شبہہ پیش تھا کہ خود حضرت عمرؓ کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ متعہ کا طریقہ آنحضرتؐ کے زمان حیات تک جاری تھا۔ مین نے کسیقدر تفصیل سے گفتگو کی اور تمام حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا۔ یہ لوگ عربی نہین سمجھتے تھے اسلیے مین فارسی زبان مین گفتگو کرتا تھا۔ اِن ملکون مین بحث و مذاکرہ کا یہ طریقہ عموماً رائج ہے اور نہایت شائستہ طریقہ پر ہے۔ اجنبی شخص کو علما کے گروہ سے ملنے اور اُن سے ربط و اختلاط پیدا کرنے کا اس سے زیادہ آسان اور مفید کوئی ذریعہ نہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ مناظرہ نفسانیت اور ترفع کے لحاظ سے نہین ہوتا بلکہ اثنائے تقریر مین اگر انکو انداز سے معلوم ہوجاتا ہے کہ مخاطب اعتراض سے عہدہ برا نہین ہوسکتا تو قصداً دوسرا تذکرہ چھیڑ دیتے ہین۔ اِس قسم کی علمی مجلسین اِس سفر مین میری کامیابی کا بڑا ذریعہ تھین اور بعض جگہہ تو انہی کی بدولت مجھ کو ایسی دشواریون سے نجات ملی جن سے رہائی کی اور کوئی تدبیر نہ تھی۔

۲۱- مئی کو شام کے قریب جہاز نے لنگر اُٹھایا۔ یہان سے قسطنطنیہ تک کوئی بڑا اسٹیشن نہین ہے۔ بعض بعض مقامات پر جہاز تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرا لیکن ہم اُتر نہ سکے۔ یہ مقامات زیادہ تر جنگ کی ضرورتون کے لیے ہین اور ہر جگہہ کثرت سے جنگی آلات فراہم ہین۔ چناق قلعہ ایک مقام ہے جہان نہایت مضبوط قلعہ ہے۔ لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ محمد فاتح نے جب قسطنطنیہ کے فتح کرنے کا عزم کیا تو اُسوقت

توپ اور گولہ کا عام رواج نہ تھا- محمدؒ نے خود توپین ڈہالین اور مٹی کا گولہ بنوایا- جنمین سے چند یادگار کے طور پر اب بھی محفوظ ہین- یہ گولے پختہ اور نہایت مضبوط ہین اور بیان کیا جاتا ہے کہ لوہے کے گولون سے کم نہین- ازمیر سے قسطنطینہ تک دریا کے دونون طرف ایسے محفوظ قلعے اور دمدمے طیار کیے گیے ہین اور اس کثرت سے سامان جنگ موجود ہے کہ قوی سے قوی سلطنت بھی اس راستہ سے دارالسلطنت پر حملہ کرنے کا قصد نہین کرسکتی- یہ تمام قلعے اور دمدمے- محمد فاتح کے عہد کے ہین- یہ نامور شہنشاہ جب قسطنطینہ کی تسخیر کے ارادے سے بڑہا تو راہ مین جابجا جنگی چہاونیان بنوائین اور قلعے اور دمدمے طیّار کرائے- (لیکن یہ تمام تفصیل- لوگون کی زبانی روایت ہے- مین نے تاریخ سے اسکی تصدیق نہین کی ہے)

چناق قلعہ سے آگے بڑہکر ہمنے ایک عجیب تماشا دیکھا- جہاز تیزی سے جارہا تھا کہ دور سے پانی مین ایک فوارہ سا چہوٹتا نظر آیا- تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ سامنے سے چار پانچ مچھلیان جہاز کی طرف دوڑی آرہی ہین- قریب آگئین تو جہاز کے ساتھ ہولین- انکا جسم پانی کی سطح سے صاف نظر آتا تھا- جہاز اگرچہ نہایت تیزی سے جارہا تھا لیکن وہ برابر ساتھہ ساتھہ آتی تہین- کبھی کبھی جب سانس چڑہ جاتا تھا تو بڑے زور سے پھنکارمارتی تہین اور اُسوقت پانی مین فوارہ سا چہوٹتا نظر آتا تھا- قریباً دو تین میل تک جہاز کے ساتھہ ساتھہ دوڑین- تمام لوگ حیرت سے تماشا دیکھتے تھے- بعضون کو خیال ہوا کہ "ان مچھلیون نے کبھی جہاز کی صورت نہین دیکھی تھی اسلیے اُسکو کوئی جانور سمجھین اور مقابلے کے جوش مین

چاہتی تھین کہ جہاز اُن سے بڑہنے نہ پائے"۔ واپسی کے وقت بھی ایسا ہی اتفاق ہوا اور اُسوقت دریافت سے معلوم ہوا کہ اس مقام پر۔ ایک دفعہ اتفاق سے یہ مچھلیان آگئی تہین اور جہاز کے ملازمون نے انکے لیے کہانے کی کوئی چیز دریا مین ڈال دی تھی۔ اسکی طمع پر جب کوئی جہاز ادہر سے گزرتا ہے تو اکثر یہ مچھلیان آجاتی ہین اور دور تک جہاز کے ساتہہ ساتہہ دوڑتی ہین۔

۲۳ مئی صبح کے وقت **قسطنطنیہ** پہنچے۔ جہاز نے لنگر کیا یہ ایسا وقت تھا کہ مجھکو منزلِ مقصود پر پہنچنے کی نہایت خوشی ہونی چاہیے تھی۔ لیکن قلیون اور ملاحون کے ہنگامے اور شور وغل مین میرے حواس جاتے رہے۔ اور ملاحون نے تمام جہاز گھیر لیا۔ اِنکے شور وغل اور کشاکش سے ایک عجیب ہنگامہ برپا تھا۔ مین نے پہلے سے کچھہ طے نہین کیا تھا اور نہ کرسکتا تھا کہ جہاز سے اُتر کر کہان جاؤن۔ ہوٹل میرے مناسب حال نہ تھا (اِسکی وجہ آگے چلکر معلوم ہوگی) اور سرا اُن پر ناواقفیت کی وجہ سے اطمینان نہین ہوسکتا تھا۔ سخت مصیبت یہ ہوئی کہ شامی احباب جنسے ہر قسم کی مدد کی توقع ہوسکتی تھی اُنکو کالج مین پہنچنے کی جلدی تھی اسلیے وہ میرا انتظار نکر سکے۔ مجھکو اکیلا پاکر ملاحون اور قلیون نے اور بھی دق کرنا شروع کیا۔ میرا اضطراب اِس خیال سے اور بڑہتا جاتا تھا کہ جہاز پر زبان کی اجنبیت کی وجہ سے یہ دقت ہے تو شہر مین کیا حال ہوگا؟۔ اِس لیت ولعل مین زیادہ دیر ہوتی جاتی تھی اکثر مسافر جہاز سے اُتر گیے اور اُترتے جاتے تھے۔ آخر خانسامان کو اسباب سپرد کیا اور اُس سے کہا کہ مین شہر کی سیر کرکے واپس آتا ہون۔ مقصد یہ تھا کہ پہلے شہر مین جاکر قیام کا کچھہ انتظام

کرائون تب اسباب جہاز سے اُتارون- شام کے چند عربون نے ایک کشتی کرایہ کی تھی مین بھی اُنکے ساتھ ہو لیا- کنارے پر تذکرہ کی پرسش ہوجوتھی- مین نے انگریزی چٹھیان دکھائین لیکن وہ پاسپورٹ مانگتے تھے- غرض بہزاردقت رہائی ہوئی- اب حیران تھا کہ کہان جاؤن- ایک شامی عرب سے جنکا نام عبد الفتاح تھا- کشتی مین تعارف ہوگیا تھا مین نے اُن سے اپنی پریشانی بیان کی اور کہا کہ "آپ مجھکو کوئی معقول طریقہ بتائین"- اُنہون نے کہا کہ "میری حالت بھی تمھارے قریب قریب ہے- اسلیے بہتر یہ ہے کہ ہم دونون ساتھ رہین"- یہ طریقہ اگرچہ احتیاط کے خلاف تھا- لیکن ناواقفیت اور اجنبیت زبان کی وجہ سے مجبوراً اختیار کرنا پڑا اور سچ پوچھیے تو یہی اتفاقی معیت میری تمام آئندہ کامیابیون کا دیباچہ تھی-

ہوٹل- سرائین کرایہ کے مکانات

یہان مسافرون کے ٹھہرنے کے چند طریقے ہین- سب سے زیادہ اطمینان اور آرام تو ہوٹلون مین ہے- لیکن اوّلاً تو اُن کا کرایہ ایک پونڈ یعنی ع۱۵ رُپے روزانہ سے کم نہین دوسرے اکثر بلکہ قریباً تمام عمدہ ہوٹل یورپین آبادی مین ہین جو استنبول سے دور ہے- اور جامع مسجدین- کتب خانے- مدرسے- مکاتب- جسقدر ہین سب استنبول مین ہین-

ہوٹل کے بعد خانات یعنی سرائین ہین- لیکن یہ سرائین ہندوستان سے کچھ نسبت نہین رکھتین- یہان بڑی بڑی سراؤن مین جسقدر کمرے ہوتے ہین عموماً وسیع اور پُرفضا ہوتے ہین اور انمین ہر وقت نواڑ کا پلنگ- توشک- چادر- لحاف- اور اور ضروری

چیزین مہیا رہتی ہین۔ ایک ایک کمرے مین کئی کئی پلنگ ہوتے ہین اور فی پلنگ آٹھ دس آنہ کرایہ ہوتا ہے۔

تیسرا طریقہ کرایہ کے مکانات ہین۔ یہ مکانات اکثر دومنزلے سہ منزلے ہوتے ہین۔ ہر درجے مین متعدد کمرے اور ہر کمرے مین میز۔ کرسی۔ کوچ۔ لمپ۔ فرش۔ پلنگ۔ توشک لحاف۔ تکیہ۔ مہیا رہتا ہے۔ کرایہ فی کمرہ دس روپیہ ماہوار سے بیس ۲۰ تیس ۳۰ تک ہوتا ہے۔ ان مکانون کے مالک یا اجارہ دار عموماً عیسائی ہین۔ وہ خود بھی انہین مکانون مین رہتے ہین اور انکی وجہ سے مسافرونکو بہت کچھ آرام ملتا ہے۔

اگرچہ جیساکہ مین نے ابھی بیان کیا کرایہ کا مکان لینا زیادہ آرام کا طریقہ تھا لیکن مین اور میرے شامی دوست دونون اس طریقے سے ناواقف تھے۔ اسلیے ایک خان یعنی سراے مین جاکر ٹھہرے۔ اس انتظام کی طرف سے اطمینان ہوا تو مین جہاز پر جاکر اپنا اسباب اٹھوا لایا چھہ سات دن تک ہم اس خان مین رہے پھر باب عالی کے پاس ایک عمدہ مکان کرایہ پر لے لیا۔

شیخ عبدالفتاح کا حال۔

خوش قسمتی سے شیخ عبدالفتاح جنکے ساتھہ مین نے زبردستی دوستی پیدا کی تھی بڑے معزز خاندان کے آدمی نکلے۔ دمشق مین حضرت خالد نقشبندی ایک بزرگ گزرے ہین جنکے ساتھہ یہان کے لوگون کو اس قدر ارادت ہے کہ انکا نام نہین لیتے بلکہ حضرت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہین۔ یہ بزرگ ہمارے خاک پاک ہندوستان کے تربیت یافتہ یعنی حضرت میرزا جان جانان دہلوی کے مرید تھے۔ شیخ عبدالفتاح انہین کے بھتیجے ہین اور

اِس تعلق سے ۔ لوگ اِنکی قدر و منزلت کرتے ہین ۔ چونکہ قسطنطنیہ مین شامیون کا ایک بڑا گروہ ہے دو ہی چار دن مین شیخ عبد الفتاح کی اکثر لوگون سے شناسائی ہو گئی اور اُنکے ذریعے سے مجھکو بھی اُن لوگون سے تعارف ہوتا گیا ۔

شیخ علی ظبیان کی ملاقات ۔

ایک دن شیخ علی ظبیان جنکے والد ایک مشہور صوفی ہین ۔ شیخ عبد الفتاح سے ملنے آئے مین بھی اُسوقت موجود تھا اور اتفاق سے رسالہ اسکات المعتدی جو میری قدیم تصنیف ہے اور عربی زبان مین ہے سامنے رکھا ہوا تھا اُنہون نے اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ " آہا یہ رسالہ مدت ہوئی مین نے دمشق مین اپنے شیخ کے پاس دیکھا تھا اور اُنہون نے اسکے مصنف کی نسبت کہا تھا کہ " شکر اللہ مساعیہ " شیخ علی ظبیان کو جب معلوم ہوا کہ وہ رسالہ میری ہی تصنیف سے ہے تو اُٹھکر بڑی گرمجوشی سے ملے اور نہایت لطف و مہربانی سے پیش آئے ۔ مجھکو اس بات سے کہ میری ناچیز تصنیف یہانتک پہنچی ۔ اور لوگون نے اسکو نگاہ قبول سے دیکھا نہایت مسرت ہوئی اور سفر کی کس مپرسی مین اتنا ذریعۂ تعارف بہت غنیمت معلوم ہوا ۔ شیخ علی ظبیان نوجوان آدمی ہین ۔ فقہ کی تحصیل شیخ عبد الرحمن سے کی ہے جو مصنف رد المختار (مشہور بہ شامی) کے نواسے اور شاگرد تھے ۔ اگرچہ انکو اکثر علوم متداولہ مین دخل ہے لیکن ادب مین زیادہ مہارت ہے ۔ ایک غیر منقوط قصیدہ سلطان کی مدح مین پیش کیا تھا جسپر اُنکو صلہ و انعام بھی عطا ہوا ۔ مدت سے درویش پاشا کے مہمان ہین اور پاشاے موصوف اُنکے ساتھ عزیزانہ برتاؤ رکھتے ہین ۔ مجھ سے اُن کا تعلق روز بروز بڑھتا گیا یہانتک کہ باوجود بُعد مسافت قریباً ہر روز میرے مکان پر تشریف لاتے اور کبھی کبھی تمام دن میرے پاس رہتے

شیخ عبد الفتاح چندروز کے بعد دمشق کو واپس چلے گیے - اسوقت تنہائی مین شاید مجھکو تکلیف پہونچتی - لیکن شیخ ظبیان کی غمگساریون نے تمام تردوات دل سے دور کر دیے -

مکان جو ہمنے کرایہ پر لیا تھا اگرچہ نہایت خوش فضا اور موزون تھا - لیکن چونکہ مکان کا مالک (عارضی) نہایت بدمعاملہ اور آوارہ مزاج تھا - چندروز کے بعد مین نے دوسرا مکان کرایہ پر لیا اور اخیر تک وہین رہا - یہان - مکان کی خوبی کے ساتھہ بڑا آرام یہ تھا کہ مالک مکان ایک نیک مزاج عورت تھی - اگرچہ اوسکا مذہب عیسائی تھا اور قوم کی اٹالین تھی تاہم بقدر ضرورت عربی بول لیتی تھی - اور مسلمانون سے ایک خاص انس رکھتی تھی -

کھانے پینے کے انتظام کی ہمکو کچھہ ضرورت نہ تھی - ہوٹل اور دکانین کثرت سے ہین اور نہایت مرتب اور پرتکلف ہین - بازار مین کھانا یہان مطلق عیب نہین - مین نے اکثر معزز عہدہ دارون کو ہوٹلون مین کھاتے دیکھا - یہ ہوٹل عموماً عیسائیون کے ہین - مسلمانون کی دکانین بجز اسکے کہ میز اور کرسی وہان بھی ہوتی ہے - باقی اور باتون مین ہندوستان کی دکانون سے مشابہ ہین -

جہاز پر مین نے جو قصیدہ لکھنا شروع کیا تھا - قسطنطنیہ پہنچکر - تمام ہوا - اسمین سفر کے حالات کا اجمالی خاکہ ہے - اور چونکہ ناظرین تمام حالات کی تفصیل سے واقف ہوکر قصیدہ کے قصہ طلب حوالے بخوبی سمجھہ سکین گے اور اُنکو زیادہ لطف و مزہ آئیگا - مین اس قصیدہ کو بتمامہ یہان نقل کرتا ہون -

قصیده

بهر تکمیل فن و هم پی تحصیل عبر
روزگاریست که می داشتم آهنگ سفر

فارغ از حج و زیارت چو مرا کرد خدای
خواستم تا بسوی روم شوم راه سپر

گرچه من گرم طلب بودم و بس مستعجل
لیک تاخیر همی رفت بفرمان قدر

دیر آن مایه شد آخر که حسودان گفتند
که فلان جز هوس خام ندارد در سر

روم گویی دو سه گامست که این خام طمع
بی تکلف بسفر چست ببستست کمر

ره چنین دور و دراز و سفر این مایه خطیر
چون میسر شود آنرا که نه زورست و نه زر

من درین غصه و غم خون جگر می خوردم
ناگهان شاهد مقصود در آمد از در

اتفاقی عجبی گشت مرا عقده کشاے
که از و وهم و گمان نیز نمیداشت خبر

یکدو مه بیشترک زانکه زنم کوس رحیل
بودم از زحمت تپ خسته دل و تفته جگر

چون ستوه آمدم از تپ بدل آمد که مرا
چاره جز نقل مکان هیچ نباشد ایدر

عزم دیرینه بیاد آمد و گفتم چه خوشست
که بیک حیله دو تا کار برآرد داور

آرنلد آنکه رفیق ست و هم اُستاد مرا
هم درین عرصه بانگلند همیخواست سفر

گفتم این صحبت و این واقعه نادر افتد
پس بعزم سفر از جای بجستم مضطر

چون ازین داعیه مردم همه آگه گشتند
هم بیاران و عزیزان وطن رفت خبر

همه را مهر بجنبید و بدرد آمد دل
جمله گفتند که این زحمت بیصرفه مبر

دل بهجران منه و رسم وفا را مگذار ورنخواهی که کشتی پای ازین ره بگذر

روزکی چند بیاسای و سپس سازیده ساز و برگ سفر آن گونه که باشد درخور

با خود از نقد و هم از امتعه ان مایه گیر که اگر دیر بمانی نبود هیچ خطر

مصلحت نیست که این مرحله تنها سپری لاجرم خادمکی نیز بهمراه ببر

گفتم این حیله که گفتید بود عین صلاح لیک طالب نبود در گرو نفع و ضرر

مرد این مرحله گامی که فرا پیشش نهاد باز پس می نه کشد گر همه مرگ آرد بر

الغرض از رمضان بست و ششم بود که من گرم برخاستم از جای و شدم راه سپر

اوفتادم بره کوه و بیابان یکچند پس بکشتی بنشستم من و یاران دگر

زحمتی صعب کشیدیم بکشتی دو سه روز لیک از موج بهر لحظه شدی زیر و زبر

کس نیارست سرش باز گرفت از بالین کس نیارست جدا کرد تنش از بستر

بنود مایهٔ آزار بکشتی چیزی غیر ازین محنت سه روزه کزو نیست مفر

نان خورش بود ز هر گونه مهیا مارا از کباب بره و مرغ و می و نقل و شکر

گرچه من زان نخی یالوده نیالودم لب دیگران لیک علی الرغم زدندی ساغر

هفتم ماه مئی چون برسیدیم عدن کشتی آسود و بینداخت زمانی لنگر

من فرود آمدم و روی بشهر آوردم تا خبر جویم ازین مملکت از بدو و حضر

کوهسارست که هر چند بلندست و فراخ لیک از سبزه و گل نیست درو هیچ اثر

هر کجا میگذری ریگ روانست و خزف هر طرف می نگری خاک سیاهست و حجر

جهد تر ساکه نزیل اند درین بقعه همه
مردم شهر که خود را به سمالی نامند
خوار و بدبخت و تبه کار و سیه چرده و زشت
خویشتن را به عرب بسته و خانا که عرب
چون زبان همه تازی بود و هم چو عرب
عامیان در غلط افتند و گمان باز برند
تخم و هم ریشه این نخل ز خاک حبش ست
شاتکه گشتی ما باز برفتار آمد
به سویز آمد و استاد و چنان زود گذشت
این همان نهر عجیبیست که زینسان کاهی
بست و رسنگ در از ست و به پهنا چندان
مردی از اهل فرنسا که لسپس نامست
آن خرد و رچو در آغاز به دعوی برخاست
مردمان سخره گرفتندش و گفتند که این
از منی چار و هم بود که در پورت سعید
در میان من و ارنلد بیفتاد فراق
پورت جائیست که تا چشم ونگه کار کنند

بزبان عربی حرف زدندی یکسر
حیوان اند نه بل از حیوان هم بدتر
سفله و ممتهن و کج روش و بدگوهر
این چنین خوار و زبون شان بپسندد داور
نام شان بسته بود بالقب جد و پدر
که مگر در نسب و نسل ز معد اند و مضر
که درین جای بیار آمده و افشاند ثمر
تا به یک هفته گذر کرد ز بحر الاحمر
که ز کیفیت و حالش نشدم هیچ خبر
جز در افسانه پارین نه شنیدیم دگر
که دو وابور تواند از و کرد گذر
زده این نقش و در اقصای جهان گشت سمر
که توان آمدن از عهدهٔ این کار بدر
هرزه هست که فرزانه ندارد باور
برسیدیم و نشستیم به وابور دگر
زانکه راه من و او گشت جدا زین معبر
زورق و کشتی و وابور بود سرتاسر

صد به بینی که برافراشته اینجا رایت
شامگه کشتی ما باز روان گشت و گذشت
من بساحل شدم و مردی از ابنای حلب
خوب جائیست که ناخواسته در بازد دل
موضعی خرّم و سیری خوش و جای دلکش
گبر و مسلم همه خوش جامهٔ و موزون اندام
جامها شان بعبر ماند و درزی و لباس
چون برون رفتم ازین جای و ازان چاره نبود
از مِنی شانزدهم بود که گشتیم روان
این همان جای قدیمیست که در عهد امیر
حالیا دولتِ انگلند گرفتش از ترک (یعنی امیر معاویه)
مسجد جامع و ایوانگه قبرس دیدم
رودس و سکز بره آمد و زان پس از سیر
من سوی شهر روان گشتم و یک یک دیدم
فرض آدینه ادا کردم و از بعد نماز
مجلسی از فقها بود در آن جا و بهم
زان یکی رد من آورد که چون نیست کسی

صد به بینی که در انداخته آنجا لنگر
از ره یافه دلیس کرد به بیروت مقر
هم بهم گشت و بهر ناحیه ام شد رهبر
هر که سوزی بدلش دارد و دردی بجگر
راه هموار و زمین پاک و مکان خوش منظر
خاص و عامی همه گلگون تن و زیبا پیکر
هیچ فرقی ز مسلمان نبود تا کافر
پیش میر رفتم و بازم لقفا بود نظر
پس به قبرس برسیدیم بهنگام سحر
سپهی رفت بتسخیرش و زد فال ظفر
لیک با صلح نه از یاوری تیغ و تبر
سیر این بقعه مرا بس عجب افزود عبر
کشتی استاده از میر و شبی بر دو بسر
مسجد و مکتب و بازار و ره و کوچه و در
در کتب خانهٔ سلطانیم افتاد گذر
بحث از متعه همی رفت و هم از قول عمرؓ
تا چه ابرزده دامن محنت بکمر

گفتم از ہمدم واز خوان ادب زلہ رُبا ے	طرفے مے برم از ہر جہت و ہر کشور
گفت حالا سخن از متعہ ہمیرفت و توہم	گر توانی۔ سخنی گوے و مثالی آور
من بپاسخ درِ معنے زدم و مستمعان	لب بتحسین بکشادند پس از بحث و نظر
پس زاز میر روان گشتم و در عرض دو روز	طی شد این راہ و بپایان برسید این دفتر
مختصر گفتہ ام این حرف و توہم میدانی	کہ درین بادیہ بس تنگ بود راھگزر

ھر کہ جویا بود از حال من و رحلہ من
بایدش گفت کہ این نظم بخواند یکسر

قسطنطینیہ کی اجمالی تاریخ اور مختصر حالات

قبل اسکے کہ مین بیان کے تفصیلی حالات جدا جدا عنوان سے بیان کرون۔ ضرور ہے کہ نہایت مختصر طور پر اسکی قدیم تاریخ اور اسکے ساتھ اسکی عام موجودہ حالت اجمال کے ساتھ بیان کرون۔ اس شہر کی ابتدائی تاریخ (یعنی جب وہ **بزنطاین** کے نام سے پکارا جاتا تھا) نہایت قدیم ہے۔ لیکن جس زمانہ سے اس کا نام قسطنطینیہ ہے اسکو بھی کچھ کم عرصہ نہین گزرا۔ ۳۲۶ء مین قسطنطین اعظم نے اسکی بنیاد ڈالی اور اسوقت سے **محمد فاتح** کے زمانہ تک وہ قیصران روم کا پایۂ تخت رہا۔ انگریزی اور حال کے اسلامی جغرافیون مین اس کے حالات نہایت تفصیل سے ملتے ہین۔ قدیم اسلامی جغرافیون مین بھی اسکا ذکر ہے لیکن ابن بطوطہ کے سوا مجھکو کوئی اسلامی مصنف معلوم نہین۔ جسنے اس زمانہ کے واقعات

قسطنطینیہ کی اجمالی تاریخ۔

چشم دید لکھے ہون ابن بطوطہ نے ٧٢٥ھ ہجری مین اس شہر کو دیکھا تھا۔ اُسوقت یہان عیسائی حکومت تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ "یہ نہایت عظیم الشان شہر ہے اور ایک نہر کے حائل ہونیکی وجہ سے دو حصون مین منقسم ہوگیا ہے۔ ایک حصّہ جو نہر کے شرقی کنارے پر ہے استنبول کہلاتا ہے اور قیصر روم اور ارکان دولت و امرا۔ اسی حصّہ مین رہتے ہین۔ دوسرا حصّہ **غلطہ** کے نام سے موسوم ہے۔ اسمین عموماً یورپ کے بڑے بڑے تاجر رہتے ہین جنکو **قیصر** بزور اپنی اطاعت مین رکھتا ہے" ابن بطوطہ نے ان سوداگرون کی وسعت تجارت کی تعریف اور اُنکے سنچلے پن کی ہجو کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "جب مین اس شہر مین داخل ہوا تو چھوٹی چھوٹی کشتیون کے علاوہ قریباً سو بڑے بڑے جہاز موجود تھے۔ لیکن تمام بازار نہایت نجس اور کثیف ہے اور گرجے تک اس سے مستثنیٰ نہین[1]"

مسلمانون نے قرن اوّل ہی مین اسکو تسخیر کی نگاہ سے دیکھا تھا۔ چنانچہ سب سے اوّل جسنے اسکے شہر پناہ کے آہنی دروازے پر تلوار ماری وہ عبداللہ بن المطلب۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کا سپہ سالار تھا۔ اسکے بعد اور خلفا و سلاطین نے بھی اسپر حملے کیے لیکن قیصران روم کا خاتمہ محمد فاتح کے ہاتھ سے ہونیوالا تھا جسنے ٨٥٧ھ ہجری مین اس عظیم الشان دار السلطنت پر صلیب کے بجاے علم اسلام بلند کیا۔ اس حیرت انگیز معرکہ کی یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چونکہ عیسائیون نے بندرگاہ کا راستہ دریا کی طرف سے روک رکھا تھا۔ ترکون نے باسفورس اور گولڈن ہارن کے درمیان جو سنگلاخ زمین ہے اسپر

---

[1] ابن بطوطہ کے بیان کو ہمنے اس لحاظ سے نقل کیا ہے کہ موجودہ ... سے موازنہ کر سکین۔

پانچ میل تک لکڑی کے تختے بچھا دیے اور جہازون کو جنمین پہیے لگائے تھے اسپر چلاکر تمام فوجین گولڈن ہارن مین اُتارین - اسوقت اِس نامور فاتح کی عمر کل ۲۳ برس کی تھی اس فتح کا مادۂ تاریخ "بلدۃ طیبۃ" ہے -

موجودہ حالت

موجودہ حالت یہ ہے کہ آبنائے باسفورس کی شاخ جو دور تک چلی گئی ہے شہر اِسکے دو کنارون پر آباد ہے اور اسوجہ سے اِسکے دو حصے بن گئے ہین ایک حصّہ استنبول کہلاتا ہے اور تمام بڑی بڑی مسجدین - کتب خانے سلاطین کے مقبرے - اِسی حصّہ مین ہین مسلمانون کی آبادی بھی کثرت سے یہین ہے - دوسرا حصّہ پیرہ سے شروع ہوتا ہے اور اِسکے انتہائی جانب پر بشکطاش وغیرہ واقع ہین جہان سلطان کا ایوان شاہی اور قصر عدالت ہے پیرہ کی دوسری طرف غلطہ ہے اور چونکہ تمام بڑے بڑے یورپین سوداگر اور سفراے سلطنت یہین سکونت رکھتے ہین اُسکو یورپین آبادی کہنا زیادہ مناسب ہے -

کہتے ہین کہ دنیا کا کوئی شہر قسطنطینہ کی برابر خوش منظر نہین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ منظر کے لحاظ سے اِس سے زیادہ خوشنما ہونا خیال مین بھی نہین آتا - اِسی لحاظ سے اسکی بندرگاہ کو انگریزی مین گولڈن ہارن یعنی سُنہری سینگ کہتے ہین - کہین کہین عین دریا کے کنارے پر عمارتون کا سلسلہ ہے اور دور تک چلا گیا ہے - عمارتون کے آگے جو زمین ہے اور نہایت ہموار اور صاف ہے اسکی سطح سمندر کی سطح کے بالکل برابر ہے اور وہان عجیب خوشنما منظر پیدا ہوگیا ہے -

شہر کی وسعت اور تمدن کا اِس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خاص استنبول مین ۵۰۰

جامع مسجدین ۱۷۱ - حمام ۳۲۴ - سرائین ۱۶۴ - مدارس قدیم ۵۰۰ - مدارس جدید -
۱۲ کالج - ۴۵ کتب خانے ۳۰۵ خانقاہین - ۴۰ چھاپے خانے - ہین - کاروبار اور کثرت
آمد و رفت کی کیفیت یہ ہے کہ متعدد ٹراموے عام گاڑیان - بارہ دخانی جہاز - زمین کے اندر کی
ریل یعنی معمولی ریلین (جو ہر آدہ گھنٹے کے بعد چھوٹتی ہین) ہر وقت چلتی رہتی ہین اور باوجود اسکے
سڑکون پر پیادہ پا چلنے والون کا اسقدر ہجوم رہتا ہے کہ ہر وقت میلہ سا معلوم ہوتا ہے
غلطہ اور استنبول کے درمیان مین جو پُل ہے اُسپر سے گزرنے کا محصول فی شخص ایک
پیسہ ہے اسکی روزانہ آمدنی پانچ چھہ ہزار رُپے سے کم نہین ہے -

قہوہ خانے

قہوہ خانے نہایت کثرت سے ہین میرے تخمینہ مین چار پانچ ہزار سے کم نہونگے -
بعض بعض نہایت عظیم الشان ہین جنکی عمارتین شاہی محل معلوم ہوتی ہین - قہوہ خانون مین
ہمیشہ ہر قسم کے شربت اور چاے و قہوہ وغیرہ مہیا رہتا ہے - اکثر قہوہ خانے دریا کی
ساحل پر اور بعض عین دریا مین ہین جنکے لیے لکڑی کا پل بنا ہوا ہے - قہوہ خانون مین
روزانہ اخبارات بھی موجود رہتے ہین - لوگ قہوہ پیتے جاتے ہین اور اخبارات دیکھتے جاتے
ہین - قسطنطنیہ بلکہ ان تمام ممالک مین قہوہ خانے ضروریات زندگی مین محسوب ہین -
میرے عرب احباب جب مجھہ سے سنتے تھے کہ ہندوستان مین اسکا رواج نہین تو تعجب
سے کہتے تھے بایش یتسلون یعنی "وہان لوگ جی کیونکر بہلاتے ہین" ان ملکون مین
دوستون کے ملنے چلنے اور گرمی صحبت کے موقعے یہی قہوہ خا[illegible] ہین -
افسوس ہے کہ ہندوستانیون کو ان باتون کا ذوق [illegible] تے بھی نہین کہ اس

قسم کی عام صحبتین زندگی کی دلچسپی کے لیے کسقدر ضروری ہین - اور طبیعت کی شگفتگی پر اِن کا کیا اثر پڑتا ہے - دوستانہ مجلسین ہمارے ہان بھی ہین - جسکا طریقہ یہ ہے کہ کسی دوست کے مکان پر دو چار احباب کبھی کبھی مل بیٹھتے ہین - لیکن اِس طریقے مین دو بڑے نقص ہین - اوّلاً تو تفریح کے جلسے پُر فضا مقامات مین ہونے چاہئین کہ تازہ اور لطیف ہوا کی وجہ سے صحت بدنی کو فائدہ پہنچے - دوسرے سخت خرابی یہ ہے کہ چونکہ یہہ جلسے پرایوٹ جلسے ہوتے ہین اسلیے اونمین غیبت شکایت اور اِس قسم کے لغویات کے سوا اور کوئی تذکرہ نہین ہوتا - بخلاف قہوہ خانون کے جہان مجمع عام کی وجہ سے اِس قسم کی باتون کا موقع نہین ملسکتا - قسطنطنیہ اور مصر مین مین ہمیشہ شام کے وقت دوستون کے ساتھہ قہوہ خانون مین بیٹھا کرتا تھا لیکن مین نے کبھی اِس قسم کے تذکرے نہین سنے - تفریح اور بذلہ سنجی کے سوا وہان کوئی ذکر نہین ہوتا تھا اور نہ ہو سکتا تھا -

یورپین اور ایشیائی تمدن کے نمونے

قسطنطنیہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے - کہ اگر کسیکو یورپین اور ایشیائی تمدن کی تصویر - ایک مرقع مین دیکھنی ہو تو یہان دیکھہ سکتا ہے - کتب فروشون کی دکانون کی سیر کرو تو ایک طرف ایک نہایت وسیع دکان ہے - سنگ رخام کا فرش ہے - شیشہ کی نہایت خوبصورت الماریان ہین - کتابین جسقدر ہین مجلّد - اور جلدین بھی معمولی نہین بلکہ عموماً مطلا و مذہب - مالک دوکان میز کرسی لگائے بیٹھا ہے - دو تین کم سن خوش لباس لڑکے اودہر اودہر کام مین لگے ہین - تم نے دکان مین قدم رکھا ایک لڑکے نے کرسی لاکر سامنے رکھدی اور کتابون کی فہرست حوالہ کی - قیمت فہرست مین مذکور ہے اور اوسمین کمی بیشی کا

احتمال نہین -

دوسری طرف - سڑک کے کنارے چبوترون پر کتابون کا بیقاعدہ ڈھیر لگا ہے زمین کا فرش اور وہ بھی اسقدر مختصر کہ تین چار آدمی سے زیادہ کی گنجایش نہین قیمت چکانے مین گھنٹون کا عرصہ درکار ہے -

اسیطرح ہر پیشہ و صنعت کی دکانین - دونون نمونہ کی موجود ہین - عام صفائی اور زیب و زینت کا بھی یہی حال ہے - غلطہ کو دیکھو تو یورپ کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے - دکانین بلند اور آراستہ سڑکین وسیع اور ہموار - کیچڑ اور نجاست کا کہین نام نہین - بخلاف اِسکے استنبول مین جہان زیادہ تر مسلمانون کی آبادی ہے اکثر سڑکین ناصاف اور بعض بعض جگہہ اسقدر ناہموار کہ چلنا مشکل -

اِس شہر مین آکر ایک سیاح کے دل مین غالباً جو خیال سب سے پہلے آتا ہوگا وہ یہ ہوگا کہ اِس عظیم الشان دار السلطنت کے دو حصون مین اسقدر اختلاف حالت کیون ہے؟ چنانچہ میرے دل مین سب سے پہلے یہی خیال آیا - مین نے اِسکے متعلق بہت کچھہ بحث و تفتیش کی -

اختلاف حالت
وجہہ -

باشندون کی اختلاف حالت کا سبب تو مین نے آسانی سے معلوم کر لیا یعنی مسلمانون کا افلاس اور دوسری قومون کا تمول - لیکن سڑکون اور گزرگاہون کی ناہمواری و غلاظت کا بظاہر یہ سبب قرار نہین پاسکتا تھا اسلیے مین نے ایک معزز ترکی افسر یعنی حسین حسیب آفندی پولیس کمشنر سے دریافت کیا - اُنھون نے کہا کہ ہماری میونسپلٹی کے ٹیکس بہت کم ہین - بہت سی چیزین محصول سے معاف ہین - لیکن غلطہ مین یورپین سوداگر خود اپنی خواہش سے بڑے بڑے

ٹیکس ادا کرتے ہین اسلیے میونسپلٹی اُن رقمون کو فیاضی سے صرف کرسکتی ہی۔ مجھے خیال ہوا کہ یہ وہی غلط ہے جسکی نسبت ابن بطوطہ نے نجاست اور میلے پن کی سخت شکایت کی ہے۔ یا اب انکو صفائی و پاکیزگی کا یہ اہتمام ہے کہ اسکے لیے بڑے بڑے ٹیکس ادا کرتے ہین حقیقت یہ ہو کہ صفائی اور خوش سلیقگی آج کل یورپ کا خمیر بنگیا ہے۔

عمارتونکی وضع

یہان کی عمارتین ہندوستان کی عمارتون سے بالکل جدا وضع کی ہین۔ مکانات عموماً سہ منزلہ چو منزلہ ہین۔ صحن مطلق نہین ہوتا۔ عمارتین تمام لکڑی کی ہین۔ بڑے بڑے اُمرا اور بادشاہون کے محل بھی لکڑی ہی کے ہین اور یہی سبب ہے کہ یہان اکثر آگ لگتی ہے۔ کوئی مہینہ بلکہ ہفتہ خالی نہین جاتا کہ دو چار گھر آگ سے جلکر تباہ نہون اور کبھی کبھی تو محلے کے محلے جلکر خاک سیاہ ہوجاتے ہین۔

آتش زدگی

آگ بجھانے کے لیے سلطنت کی طرف سے نہایت اہتمام ہے۔ کئی سو آدمی خاص اس کام پر مقرر ہین۔ ایک نہایت بلند منارہ بنا ہوا ہی جسپر چند ملازم ہر وقت موجود رہتے ہین کہ جسوقت کہین آگ لگتی دیکھین فوراً خبر کرین۔ اس قسم کے اور بھی چھوٹے چھوٹے منارے جابجا بنے ہوئے ہین جسوقت کہین آگ لگتی ہے فوراً توپین سر ہوتی ہین۔ اور شہر کے ہر حصے سے آگ بجھانے والے ملازم تمام آلات کے ساتھ موقع پر پہنچ جاتے ہین۔ انکو حکم ہے کہ بے تحاشا دوڑتے جائین یہانتک کہ اگر کوئی راہ چلتا انکی جھپٹ مین آکر پس جائے تو کچھ الزام نہین۔ مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ پتھر کی عمارتین کیون نہین بنتین۔ معلوم ہوا کہ سردی کے موسم مین سخت تکلیف ہوتی ہے اور تندرستی کو نقصان پہنچتا ہے۔

‍…وہوا۔ آب وہوا یہان کی نہایت عمدہ ہے۔ جاڑون مین سخت سردی پڑتی ہے اور کبھی کبھی برف بھی گرتی ہے۔ گرمیون کا موسم جسکا مجھکو خود تجربہ ہوا اسقدر خوشگوار ہے کہ بیان نہین ہوسکتا تعجب ہے کہ ہمارے ہان کے امرا شملہ اور نینی تال کے بجاے قسطنطنیہ کا سفر کیون نہین کرتے۔ پانی پہاڑ سے آتا ہے اور نہایت ہاضم اور خوشگوار ہے۔

…جات۔ ہر قسم کے میوے کثرت سے ہین اور خصوصاً انگور اور خربزہ بے مثل ہوتا ہے۔ لکھنؤ کے خربزے لطافت مین توشاید بڑھکر ہون لیکن شیرینی مین یہان کے خربزون کی برابری نہین کرسکتے۔ امرود جسکو اہل عرب انجاس کہتے ہین عجیب مخروطی شکل کے ہوتے ہین۔ رنگ مین تو نہین لیکن صورت مین گاجرون سے مشابہ۔ مگر نہایت شیرین اور لذیذ۔ سیب کابل کے سیب سے بڑے اور زیادہ شیرین۔ ایک میوہ یہان ہوتا ہے جسکو مشمش کہتے ہین۔ وہ ہمارے ہان کی جامن سے کچھ مشابہ ہے۔ ہر قسم کے میوے نہایت ارزان ہین۔ انگور ۲ ؍سیر تک آتے ہین۔ سیب عمدہ سے عمدہ پیسے کے دو۔ وعلیٰ ھذا۔

…و وضع۔ لباس اور وضع بالکل یورپین ہے ظاہری ہیئت سے کسی شخص کا مسلمان یا عیسائی ہونا معلوم نہین ہوسکتا۔ لال ٹوپی جو ترکون کا امتیازی لباس ہوسکتا تھا عیسائی اور یہودی سبھی استعمال کرتے ہین اور اسوجہ سے دونون قومون مین امتیاز کا کوئی ذریعہ نہین۔ یہ طریقہ ایک اعتبار سے تو اچھا ہے کیونکہ دنیا کی مختلف قومون مین اختلاف کے آثار جسقدر مٹتے جائین تمدن کے لیے مفید ہے۔ لیکن سوشیل ضرورتون مین اس سے سخت ہرج ہوتا ہے

مجھکو اسکی وجہ سے اکثر دشواریان پیش آئین - اور ہمیشہ خیال آتا تھا کہ حضرت عمرؓ نے اگر عیسائیون کو قومی لباس کی پابندی کا حکم دیا تو بہت بجا کیا - تعجب یہ ہے کہ یہان مذہبی گروہ یعنی علما اور مدرسین بھی یورپ کے اثر سے نہین بچ سکے - انکے پاجامون مین پتلون کی طرح بٹن ہوتے ہین صرف یہ فرق ہے کہ اوپر گھیر ہوتا ہے اور خوبصورتی کے ساتھ چنٹین ہوتی ہین - کرتہ یا اچکن کے بجاے صرف والسکوٹ ہوتی ہے - والسکوٹ کے اوپر عبا پہنتے ہین اور یہی امتیازی علامت ہے جو انکو اور گروہ کے آدمیون سے الگ کرتی ہے - اسمین بھی یورپ کا یہ اثر ہے کہ عبا کے تکمے نہین لگاتے - اور سامنے سے والسکوٹ کھلی رہتی ہے - ٹرکی ٹوپی عموماً یہ لوگ بھی استعمال کرتے ہین لیکن اسپر سپید کپڑے کی ایک دھجی لپٹی ہوتی ہے جسکو عربی مین **لفہ** کہتے ہین اور وہ اہل علم کی خاص علامت خیال کیجاتی ہے - عورتون کے لباس کی تفصیل مین عورتون کی تہذیب و معاشرت کے ذکر مین لکھونگا

جوامع اور شاہی ایوانات -

یہان کی عمدہ اور یادگار عمارتین - جامع مسجدین - اور شاہی ایوانات ہین - جامع مسجدون کا ذکر کسیقدر تفصیل کے ساتھ جداگانہ عنوان سے آگے آئیگا شاہی ایوانات کو یہان سراے کہتے ہین - انکی تعداد بیس یا اکیس ہے اور سب دور دور فاصلے پر واقع ہین یہ عمارتین مختلف سلاطین کے عہد کی ہین اور نہایت عظمت و شان کی عمارتین ہین - ایک ایوان عین لب دریا ہی جو سرتاپا سنگ رخام کا ہے اور نہایت وسیع - بلند - خوشنما ہی - حال مین شہنشاہ جرمن - سلطان کا مہمان ہوا تھا تو اسی ایوان مین ٹھہرا تھا -

کوئی ٹاون ہال نہین -

یہ بات نہایت تعجب کی ہے کہ تمام شہر مین کوئی ٹاون ہال نہین - پبلک گارڈن یعنی

باغ عامّہ بھی ایسا مختصر ہے کہ اس عظیم الشان دار السلطنت کے لیے کسیطرح موزون نہین
عدالتین۔ عدالتین (بجز دو تین کے) سب یکجا واقع ہین اور اس مجموعی عمارت کو باب عالی کہتے ہین
وزیر اعظم کا محکمہ بھی یہین ہے۔ یہ عمارتین چندان شاندار نہین ہین۔ ہائیکورٹ جسکو یہان محکمۃ التمیز
کہتے ہین باب عالی سے فاصلے پر ہے۔ مین اسکے اندر تو نہین گیا لیکن باہر سے بڑی شاندار
عمارت معلوم ہوتی ہے۔ پولس کمشنر کی عدالت غلطہ مین ہے۔ مین نے اسکی اچھی طرح سیر کی۔
عمارت چندان قابل ذکر نہین ہے۔ لیکن نہایت مرتب اور آراستہ ہے۔ اجلاس کے کمرے مین
بیش قیمت ترکی قالین بچھا ہوا ہے کرسیان بھی نہایت خوبصورت اور موزون ہین۔
معارف یعنی سررشتہ تعلیم کا محکمہ بھی مین نے دیکھا معمولی عمارت ہے لیکن صفائی اور
خوش سلیقگی کی وجہ سے خوشنما معلوم ہوتی ہے۔

ترقی تعلیم کالج اور اسکول

تعلیم۔ اس دور و دراز سفر سے کتب خانون کی سیر کے علاوہ اگر میرا کچھ اور مقصد ہو سکتا تھا
تو یہان کی طرز تعلیم اور ترقی تعلیم کا اندازہ کرنا تھا چنانچہ مین نے اسپر بہ نسبت اور تمام باتون
کے زیادہ توجہ کی اور جہانتک ہو سکا کوشش اور محنت کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ لیکن ناظرین
کو یہ امید نکرنی چاہیے کہ مین اپنے مقاصد مین پورا کامیاب بھی ہوا اور یہ کہ میری تعلیمی رپورٹ
کوئی مکمل رپورٹ ہوگی۔ تحقیقات کے لیے مین جو کوششین کر سکتا تھا وہ یہ تھین کہ چند بار سررشتہ
تعلیم کے دفتر مین گیا۔ افسران تعلیم سے تحقیق طلب باتین دریافت کین۔ بڑے بڑے کالج

اور اسکول خود جا کر دیکھے - ٹیچرون و پروفیسرون سے ملا - کالجون کی سالانہ رپورٹین حاصل کین -
لیکن یہان ان تمام کوششون پر بھی پوری کامیابی حاصل نہین ہو سکتی - ترکون مین یہ عجیب
دستور ہے کہ وہ ہر ایک بات کو پالیٹکس کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور اسوجہ سے کسی معاملہ کا
منظر عام مین آنا پسند نہین کرتے - سررشتہ تعلیم کی رپورٹ جو سالنامہ کے ساتھہ شایع ہوتی ہے
نہایت مختصر اور محض مجمل ہوتی ہے - یہان تک کہ مصارف تعلیم اور پروفیسرون اور ٹیچرون کی تنخواہون
کا ذکر تک نہین ہوتا - بعض بعض کالجون مثلاً مکتب حربیہ و مکتب سلطانی کی جداگانہ رپورٹین
شائع ہوتی ہین - لیکن انمین نتایج امتحان اور نصاب تعلیم کے سوا اور کچھہ نہین ہوتا -

اوّل اوّل مجھکو خیال ہوا کہ چونکہ میری رسائی کے وسیلے کم تھے اسلیے یہ حالات کم معلوم
ہو سکے لیکن جب مین نے خیر الدین پاشا وزیر ٹونس کی کتاب پڑہی تو تسکین ہو گئی - اس نے
جہان ٹرکی کا ذکر کیا ہے اور اسکی تمدنی و تعلیمی ترقیون کا حال لکھا ہے - نہایت اجمال سے کام
لیا ہے - اور یہ معذرت کی ہے کہ "مین نے ٹرکی کے جو حالات لکھے وہ انگریزی کتابون کے
ذریعے سے لکھے اور اسوجہ سے مفصل نہ لکھہ سکا - لیکن مسلمانون کی تحریرات مین اِس قدر
بھی نہین مل سکتا" اس تمہید اور معذرت کے بعد مین اصل مطلب شروع کرتا ہون -

تعلیم کے مختلف طریقے

قسطنطنیہ بلکہ تمام ممالک اسلامیہ مین تعلیم کے دو طریقے ہین **قدیم و جدید** - قدیم تعلیم

تعلیم قدیم

ترکی حکومت کے ساتھہ ساتھہ شروع ہوئی - چنانچہ ارخان المتوفی ۷۶۱ھ نے جو اس سلسلہ کا
دوسرا بادشاہ تھا ازنیق مین ایک مدرسہ قایم کیا اور یہ پہلا مدرسہ تہا جو ممالک عثمانیہ مین قایم ہوا
ارخان کے بعد اور سلاطین نے حوصلۂ شاہانہ سے تعلیم پر توجہ کی اور سیکڑون دار العلوم اور مدرسے

قایم کیے - چنانچہ ہمارے رسالہ - مسلمانونکی گزشتہ تعلیم مین اسکی پوری تفصیل موجود ہے
نئی تعلیم کی تاریخ اسوقت سے شروع ہوتی ہے - جب ترکی حکومت ایشیای قالب چھوڑ کر یورپین
قالب مین آئی - اِس انقلاب کا بانی سلطان محمود تھا جسنے اوّل اوّل یورپین وضع اختیار کی اور
فوج کو یورپ کے طرز پر آراستہ کیا - اسی مجدّد نے سنہ ۱۲۵۰ھ مین مکتب حربیہ کی بنیاد ڈالی جو
تعلیم جدید کا پہلا کالج تھا - یہ کالج اب بھی موجود ہے اور تمام حربی مدارس کا مرکز ہے - سلطان
محمود کے بعد سلطان عبد المجید نے سنہ ۱۲۶۱ھ مین جدید تعلیم کو زیادہ وسعت دی اور مکاتب رشدیہ
قائم کیے - اِس عہد سے اب تک یہ تعلیم نہایت وسعت کے ساتھ جاری ہے اور روز افزون ترقی
کر رہی ہے - تعلیم جدید کے چار درجے قرار دیے گئے ہین -

ابتدائیہ - اِسکی مدت تعلیم زیادہ سے زیادہ پانچ برس ہے - لیکن ذہین اور ہوشیار طالبعلم
دو تین برس بلکہ برس دو برس مین ہی اسکو ختم کر کے اوپر ترقی کر سکتا ہے اِسمین قرآن مجید -
ترکی زبان - عربی کا املا - خط - حساب تقسیم تک سکھایا جاتا ہے -

رشدیہ - مدت تعلیم تین برس - اِسمین ترکی املا - مفردات زبان ترکی - نحو ترکی - عقاید اسلام
بزبان ترکی - حساب چارون حصے - فرنچ زبان - عربی زبان - جغرافیہ - اقلیدس -
کاغذات تجارت کے اصول - نقشہ کشی کی تعلیم - ہوتی ہے - یہ درجہ تقریباً ہمارے ہان کے
مڈل کی برابر یا اس سے کچھ بڑھ کر ہے -

رشدیہ کے بعد **اعدادیہ** ہے جسکو انٹرنس کہا جا سکتا ہے - اِس کلاس کے طالب العلمون
کی مجموعی تعداد سنہ ۱۸۹۲ء مین ۲۱۵ تھی - اسمین تمام اضلاع اور خود پایہ تخت کے مدارس شامل ہین

اعدادیہ کے بعد خاص خاص کالج ہین مثلاً مکتب ملکیہ - مکتب الحقوق وغیرہ جنکا مفصل بیان آگے آئیگا - ہر قسم کے عام و خاص مدرسے جو قسطنطینیہ مین ہین انکی تعداد پانسو[1] ہے جنمین ۱۳ بڑے بڑے کالج ہین -

سلطان حال کے زمانہ مین تعلیم کی ترقی -

یہ امر عموماً تسلیم کیا جاتا ہے کہ سلطان حال کے عہد مین تعلیم نے نہایت ترقی کی ہے اور روز بروز کرتی جاتی ہے - سلطان کی تخت نشینی کے وقت مدارس رشدیہ کی تعداد ۹۶ تھی لیکن اب ۵۰۴ ہے - ہر قسم کے نئے مدارس جو سلطان کی شانزدہ سالہ حکومت مین قائم ہوے انکی تعداد دو ہزار ہے اسکے ساتھ اسکولون اور کالجون مین طالبعلمون کی تعداد اس کثرت سے بڑھتی جاتی ہے کہ ترقی تعلیم کی سال ماقبل کی رپورٹ سال مابعد سے کچھہ نسبت نہین رکھتی پروفیسر ویمبری نے اب سے چند برس پہلے ترکون کی عام ترقی پر جو لکچر دیا اسمین مکتب الحقوق (قانونی کالج) کے طالب علمون کی تعداد تین سو بیان کی ہے - لیکن مین جب قسطنطینیہ مین تھا تو اس کالج مین بارہ سو طالب علم موجود تھے - مین نے زمانۂ قیام مصر مین **قاہرہ** کے مشہور اخبار المویّد مین پڑھا تھا کہ سلطان حال نے جب عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی تو مصارف تعلیم تین لاکھہ پونڈ سالانہ تھے - لیکن اب آٹھہ لاکھہ پونڈ سالانہ ہین" - یہ رقم ہمارے ہان کے ایک کرور بیس لاکھہ کے مساوی ہے -

تعلیم کے سالانہ مصارف -

حقیقت مین **سلطان** کو تعلیم کے ساتھہ عجیب دلچسپی ہے - **مکتب ملکیہ** اور مکتب الحقوق جو قسطنطینیہ کے نامور کالج ہین خاص سلطان کے قائم کردہ ہین حضرت ممدوح

---

[1] از قاموس الاعلام ۱۲

کو ان کالجون کی طرف یہ التفات ہے کہ چند بار بنفس نفیس اُنکے معائنہ کو تشریف لا چکے ہین -
جس زمانہ مین مین قسطنطنیہ مین تھا حضرت ممدوح نے تمام بڑے بڑے کالجون کی طالب العلمون
کی شاہانہ دعوت کی قسطنطنیہ مین کاغذخانہ ایک مشہور سیرگاہ ہے - جہان ہفتہ مین ایک بار
تماشائیون کا مجمع ہوتا ہے یہ مقام دعوت کے لیے تجویز کیا گیا - اور حکم ہوا کہ ہر کالج کے لڑکے
باری باری وہان بلائے جائین سب سے پہلے مکتب حربیہ - پھر مکتب ملکی (سول سروس کالج)
اور دوسرے کالجون کے طلبا مدعو ہوے - طالب العلم جب کالج سے چلتے تھے تو سلطان کی
حکم کے موافق شاہی بینڈ اُنکے آگے آگے بجتا جاتا تھا - چونکہ مصالح ملکی کی وجہ سے سلطان خود
اِن جلسون مین شریک نہین ہو سکتے تھے - ہمیشہ انکی طرف سے - ایک وزیر - شریک دعوت
ہوتا تھا - اور طالب العلمون کو سلطان کا سلام پہنچایا جاتا تھا - اسوقت تمام طالب العلم بڑے جوش اور
اخلاص سے **بادشاہم چوق یشا** کا نعرہ بلند کرتے تھے - (یعنی ہمارا بادشاہ بہت زندہ رہے)

تعلیم کے صیغہ مین ایک نہایت مفید ایجاد جو حال مین **سلطان** کی خاص تجویز سے ہوئی وہ
مکتب العشایر کا قایم ہونا ہے - اگرچہ اسوقت تمام ممالک عثمانیہ مین تعلیم کو ترقی ہے لیکن
آج تک **عرب** کے قبائل اِس فیض سے قریباً بالکل محروم تھے جسکی وجہ خود اُن کی
بے پروائی اور بدویت تھی - اِس ضرورت سے سلطان نے خاص قبائل عرب کی تعلیم کے لیے
ایک کالج - اور اُسکے ساتھ ایک وسیع اور مرتب بورڈنگ قائم کرنے کا حکم دیا - میرے زمانہ قیام ہی
مین حُکام اور عمال کے نام فرامین صادر ہوئے تھے کہ حجاز - یمن - دیار بکر - بصرہ - بغداد -
طرابلس الغرب - حلب - موصل - شام - مین عرب کے جو معزز قبائل ہین انکے لڑکے انتخاب کرکے

بھیجے جائین - سلطان نے انکے ہر قسم کے مصارف - حکومت کی طرف سے دینے منظور کیے - ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۱۰ کو یہ کالج بڑی شوکت وشان کے ساتھ کہولا گیا اور افتتاحی رسمین ادا کی گیئن - عربون کی تہذیب وتربیت کے لیے ایسی عمدہ کوشش کی نظیر - تمام اسلامی تاریخ مین نہین مل سکتی -

مدرسہ دار الشفقہ

اِس سے بھی زیادہ شاہانہ فیاضی کا ثبوت **دار الشفقہ** سے ملتا ہے جو خاص یتیمون کے لیے قائم ہوا ہے اس مدرسہ مین ایک ہزار یتیم تعلیم پاتے ہین - اور سب کے سب بورڈر ہین اس گروہ کثیر کے - خوراک - لباس - اور تمام دوسرے ضروری مصارف کا بار سر رشتہ تعلیم پر نہین بلکہ سلطان المعظم کی ذات خاص پر ہے -

بڑے بڑے کالج اور اسکول -

کالجون اور اسکولون مین سے جو زیادہ تر قابلِ ذکر ہین وہ یہ ہین -

مکتب حربیہ شاہانہ -
مکتب سلطانیہ -
مکتب ملکیہ -

چونکہ مین نے اِن کالجون کو خود دیکھا ہے اور انکے طریقہ تعلیم وغیرہ کے متعلق تفصیلی حالات دریافت کیے ہین اسلیے آگے چلکر انکو جداگانہ عنوان سے لکھونگا -

مکتب الحقوق یعنی قانون کا کالج

اس کالج مین مضامین ذیل پڑہائے جاتے ہین -

فقہ - اصول فقہ - رومن لا - قانون تجارت - اصول محاکمہ تعزیرات - قانون بحری - پولٹکل اکانومی یعنی سیاست مدن - قوانین سلطنتہائے یورپ - مختصر طور پر قانون کی ایجاد کی تاریخ اور اُسکے عہد بعہد کی ترقیان - طالبعلمون کی

کُل تعداد بارہ سو ہے جنمین چھ سو بورڈر ہین۔ یہان کے

تعلیم یافتہ منصف اور صدر الصدور وغیرہ ہو سکتے ہین۔

مدت تعلیم چار برس ہے۔

مکتب الہندسہ مدت تعلیم ۴ برس۔ یہ رڑکی کالج کے مشابہ ہے۔

مکتب اللسان ۔ اسمین جرمن ۔ فرنچ ۔ یونانی ۔ ارمنی ۔ لاٹین ۔ اٹالین ۔ روسی

زبانین سکھائی جاتی ہین ۔

مکتب الصناعۃ یعنی ٹکنیکل اسکول۔ اسکا سالانہ خرچ ۲۵۰۰ پونڈ یعنی ۲۲۷۵۰ رُپے ہین

طالبعلمونکی تعداد ۲۴۰ ہے اور یہ کُل یتیم لڑکے ہین۔ انکے

مصارف خود مدرسے کے فنڈ سے ادا ہوتے ہین۔ اسمین

ابتک حدادی۔ نجاری وغیرہ سکھلائی جاتی تھی لیکن سال گذشتہ

مین مہتمم مدرسہ توفیق بک آفندی نے درخواست کی کہ

کلون کا کام سکھلایا جائے۔

مکتب نواب یہ کالج نہایت عمدہ اصول پر قائم کیا گیا ہے زمانہ ماقبل

مین قاضی و مفتی جو مقرر ہوا کرتے تھے اُنکے لیے کسی

قسم کی خاص تعلیم مین امتحان دینا مشروط نہ تھا۔ اب یہ

قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ جو شخص اس کالج کا تعلیم یافتہ نہو

وہ شرعی مناصب پر مقرر نہین ہو سکتا۔ اس طریقہ نے

سعی وسفارش کی تقریرون کا راستہ بالکل مسدود کردیا ہے۔ اِس کالج مین فقہ کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہوتی ہے تعلیم جدید کی بعض چیزین بھی اضافہ کی گئی ہین۔ تاکہ موجودہ زمانہ کی ضروریات پر واقفیت ہو۔

مکتب بحریہ اِسمین فن جہازرانی کی تعلیم ہوتی ہے۔

مکتب الزراعۃ . . . .

طریقۂ تعلیم کے متعلق قابل لحاظ امور

طریقۂ تعلیم کے متعلق چند باتین زیادہ قابل لحاظ ہین۔

فرنچ زبان کا لازمی ہونا۔

(۱) یہ کہ قریباً تمام کالجون اور اسکولون مین فرنچ زبان لازمی ہے جسکا یہ نتیجہ ہے کہ تعلیم جدید کا معمولی تعلیم یافتہ بھی فرنچ زبان سے ناآشنا نہین ملسکتا۔

سائنس و فنون کی تعلیم

(۲) تمام بڑے بڑے کالجون مین۔ فزیکس۔ کمسٹری۔ جیالوجی وغیرہ کی تعلیم لازمی ہے اور ان علوم کی عملی مشق کرائی جاتی ہے۔ اِس غرض سے ہر کالج مین کثرت سے اِن فنون کے آلات مہیا رہتے ہین۔

تاریخ کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم

(۳) تاریخ کی تعلیم نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ مکتب ملکیہ کا کورس مین نے دیکھا تھا چھہ ضخیم جلدون مین ہے جسمین علاوہ اور ملکون کے یورپ کی مفصل تاریخ ہے۔ اِسکے ساتھ بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کے متعلق یورپ کے اکثر مصنفین نے جو غلطیان کی ہین اُن سے بحث اور اُسپر رد وقدح ہوتی ہے۔

(۴) بجز مکتب سلطانیہ کے جسمین عیسائی طالب علم کثرت سے ہین باقی اور تمام مدارس مین

ہر قسم کے علوم و فنون ملکی زبان یعنی ترکی مین پڑہائے جاتے ہین - تمام علوم جدیدہ کا ترکی زبان مین ترجمہ ہوگیا ہے اور وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے - اگرچہ یہ امر بحث طلب ہے کہ ترجمہ تعلیم کا عمدہ ذریعہ ہے یا نہین اور ہندوستان کے بڑے بڑے نامور ارباب الرائے نے اِس بحث مین نفی کا پہلو اختیار کیا ہے لیکن غالباً وہ بحث ہندوستان کے ساتھ مخصوص ہے جہان کی ملکی زبان گورنمنٹ کی زبان نہین ہے - ٹرکی زبان - سلطنت کی زبان ہے اور اسکی مثال تمام دنیا مین نہین مل سکتی کہ کسی سلطنت نے غیر قوم کی زبان مین علوم و فنون حاصل کر کے ترقی کی ہو - انگلستان کی نشو و نما اُسوقت شروع ہوئی جب علوم و فنون - لیٹن سے انگریزی زبان مین منتقل ہو کر آئے - اور کچھہ شبہہ نہین کہ ٹرکی کی ترقی بھی اگر ہوسکتی ہے تو ملکی ہی زبان کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے -

تمام علوم جدیدہ کی تعلیم ترکی زبان کے ذریعہ سے ہوتی ہے -

(۵) تعلیم و تربیت کے معاملہ مین جو چیز سب سے زیادہ قابل قدر اور قابل عزت ہے وہ **بورڈنگ سسٹم** ہے - حقیقت یہ ہے کہ ٹرکی نہایت فخر سے اِس بات کا دعویٰ کرسکتی ہے کہ اُسنے بورڈنگ کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اِس سے بہتر نہین ہوسکتا - تمام بڑے بڑے کالجون کے ساتھ بورڈنگ ہین اور انمین نہایت کثرت سے طلبا رہتے ہین - لیکن یہ التزام ہے کہ خوراک لباس - وضع - مکان - فرنیچر تمام چیزین ایک سی ہون اور طالب علمون کی حالتون مین فرق مراتب کا کوئی شایبہ نہو - بورڈنگ - کا کرایہ اور خوراک کی جو فیس لیجاتی ہے اِسکے ساتھ کپڑون کے دام بھی لیے جاتے ہین اور طالب علمون کے کپڑے خود کالج کے اہتمام سے طیار ہوتے ہین - تمام لڑکے میز اور کرسیون پر کھاتے ہین اور ہر چیز مین تکلف - صفائی - خوش سلیقگی کا نہایت اہتمام کیا جاتا ہے - فیس کی تعداد کسی کالج مین ۵ پونڈ سالانہ سے کم نہین ہے - اور مکتب سلطانیہ

بورڈنگ کا طریقہ

مین ۴۰ پونڈ یعنی چھہ سو روپیہ سالانہ ہے۔

ترکون کی یہ عجیب قابل قدر فیاضی ہے کہ باوجود زیادتی فیس۔ کے غربا اِن کالجون کے فیض سے محروم نہین ہین۔ ہر کالج مین غریب طالبعلمون کی معتدبہ تعداد ہے اور دولتمند ترکون کی طرف سے اُنکو اِسقدر امداد دیجاتی ہے کہ وہ کالج کے تمام مصارف ادا کر سکتے ہین۔ مکتب سلطانی جسکی فیس ۴۰ پونڈ سالانہ ہے اُسمین ۲۰۰ طالب علم غریب اور کم مقدور ہین۔ انمین سے ڈیڑہ سو طالب علمونکی فیس اُمراء اور ارکین حکومت ادا کرتے ہین۔ اور پچاس کی سلطان اپنی جیب خاص سے عطا فرماتے ہین۔ اسکا یہ اثر ہے کہ کالج کے احاطہ مین جاکر کوئی شخص کسیطرح تمیز نہین کرسکتا کہ فلان طالب علم غریب اور کم مقدور ہے۔ طالبعلمون کی یکسان حالت۔ انمین اتحاد اور قومیت کا نہایت قوی خیال پیدا کرتی ہے۔ اور غربا کو اعلیٰ درجہ کی معاشرت کا حاصل ہونا۔ انمین حوصلہ مندی اور بلند نظری کا مادّہ پیدا کرتا ہے۔ **یورپ** کے بڑے بڑے کالجون مین یہ بڑی کمی ہے کہ کم مقدور لوگون کو انکی فیاضی سے چندان فائدہ نہین پہنچتا۔ ترکون نے اِسی نقصان کا تدارک کیا ہے اور نہایت خوبی سے کیا ہے۔

بورڈنگ کا یہ طریقہ دیکھکر مجھکو اپنا **مدرسۃ العلوم** یاد آتا تھا اور مین اُسکے بورڈنگ کے اختلاف مراتب پر افسوس کرتا تھا لیکن میرا افسوس درحقیقت مدرسۃ العلوم کی حالت پر نہ تھا۔ بلکہ قوم کے اُن بزرگون پر تھا جنکو خدا نے دولت اور مقدور دیا ہے لیکن یہ توفیق نہین دی کہ اپنی فیاضی سے اسبات کی کوشش کرین کہ ہماری تعلیم گاہ مین غربا اور اہل مقدرت ایک ہی بلند سطح پر نظر آئین۔ مین علانیہ کہتا ہون کہ ہمارے قومی کالج مین جو چیز سب سے زیادہ ضروری

اور نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ تمام طالب علمون کا لباس - وضع - خوراک - مکان - فرنیچر - کلیۃً ایک کر دیا جاے - اور جو مختلف سطحین آج کالج مین قائم ہین بالکل مٹا دی جائین - اگر یہ نہین تو کالج مین قومیت کی روح نہین -

طالب العلمون کا لباس -

یہان کالجون اور اسکولون مین ایک اور جابست ہے اور نہایت مفید اور موثر ہے - وہ یہ کہ ہر طالب علم کے کوٹ کے گریبان پر سنہری کلابتون مین اُس کالج یا اسکول کا نام کڑھا ہوا ہوتا ہے جسمین وہ تعلیم پاتا ہے - کلابتون کے حرف اُبھرے ہوے اور اعلی درجہ کے خط نسخ کے مطابق ہوتے ہین - چار بجے کے قریب کالجون اور اسکولون کے گزرگاہون پر جاؤ تو عجیب دلفریب سیر نظر آتی ہے - غول کے غول لڑکے مدرسون سے نکلکر متعدد صفون مین تقسیم ہوجاتے ہین اور اس ترتیب اور انتظام سے چلتے ہین کہ گویا باقاعدہ فوج جارہی ہے - لڑکون کا سرخ و سپید رنگ اُسپر سیاہ کوٹ اور کوٹون کے گریبان پر کالجون کا زرین طغرا اسقدر خوشنما معلوم ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے -

اس طریقہ سے علاوہ زیب و زینت اور شان و شوکت کے ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ طالب العلم سیر و تماشہ کی غرض سے بازار مین نکلتے ہین تو کوئی نامناسب حرکت نہین کر سکتے - کالج کا لباس جسکا ہر وقت پہننا لازمی ہے یہ جتوا دیتا ہے کہ وہ طالب العلم ہین اسلیے خواہ مخواہ انکو کالج کے ناموس کا لحاظ کرنا پڑتا ہے - اسپر بھی اگر کوئی لڑکا کسی ناروا صحبت مین شریک یا کسی بیہودگی کا مرتکب ہو تو پولیسمین پکڑکر اسکو اسی کالج یا اسکول مین پہنچا آئیگا جہان وہ تعلیم پاتا ہے -

ایک ایک کمرہ مین بہت سے طالب العلمون کا رہنا -

یہان کے بورڈنگ سسٹم مین بظاہر ایک نقصان معلوم ہوتا ہے - وہ یہ کہ الگ الگ

کمرے نہین ہوتے بلکہ پچاس پچاس ساٹھہ ساٹھہ لڑکون کے لیے ایک بڑا ہال ہوتا ہے
جسمین اُنکی تعداد کے موافق پلنگ بچھے ہوتے ہین - ہر پلنگ کے سرہانے ایک چھوٹی سی
الماری ہوتی ہے جسمین معمولی کپڑے اور کتابین آجاتی ہین - مین نے اوّل اوّل یہان کے
بورڈنگ دیکھے تو فی الجملہ انکی حقارت کا خیال پیدا ہوا خصوصاً اسوجہ سے کہ مدرسۃ العلوم کے
پُرتکلف اور آراستہ کمرے میرے آنکھون کے سامنے تھے - لیکن زیادہ تحقیق سے معلوم ہوا
کہ یہ طریقہ فائدہ سے خالی نہین - اگرچہ اسمین شبہہ نہین کہ اِس کمی کی اصلی وجہ کثرت آبادی اور کافی
زمین کا نہ میسر آنا ہے - لیکن اُن فوائد کے لحاظ سے جو بغیر اِس خاص طریقہ کے حاصل نہین ہوسکتے
اگر یہ دعوی کیا جاے کہ قصداً ایسا کیا گیا ہے اور ایسا ہی مناسب تھا تو کچھہ بیجا نہوگا

تمام بورڈروان کی یکسان معاشرت۔

اِس طریقہ سے جو نہایت مفید کام لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام بورڈرون کی روزانہ زندگی یکسان اصول
پر قائم کی گئی ہے - مثلاً صبح ہوئی اور چوکیدارون نے (جو تمام رات سونے کے کمرہ مین ٹہلا
کرتے ہین) تمام بورڈرون کو جگا دیا - دیوار مین لڑکون کی تعداد کے موافق ٹونٹیان لگی ہین اور
اُنکے نیچے پکّی نالی بنی ہے - تمام لڑکے وہان جاکر ایک ساتھہ بیٹھہ گیے - لڑکون کے ایک ساتھہ
آجانے کا اسقدر التزام ہے کہ بعض بعض کالجون مین ایک کل ہے جسکے پھرانے سے تمام ٹونٹیون
کا منھہ ایک ساتھہ کھلجاتا ہے - جب تمام لڑکے آجاتے ہین تو نوکر اِس کل کو پھراتا ہے اور وقت
مقررہ کے گزرنے پر بند کردیتا ہے اگر کوئی لڑکا دیر کرکے آئے تو اُسکو واپس جانا ہوگا - کیونکہ
صرف ایک شخص کے لیے بہت سا پانی رایگان نہین کیا جا سکتا - ہاتھہ منھہ دہو کر تمام لڑکے
ریڈنگ روم مین (جو کتب بینی کے لیے مخصوص ہے اور جہان ایک نگران معلم موجود رہتا ہے

جاکر بنچون پر بیٹھہ گیے اور سبق کے یاد کرنے ۔ یا مطالعہ کے دیکھنے مین مصروف ہوے ۔ تمام طالب العلم ایک ساتھہ اُٹھکر کھانے کے کمرہ مین گیے ۔ کھانے کے بعد کالج کی گھنٹی ہوئی اور سب کالج کے کمرون مین جا بیٹھے ۔ رات کو بھی تمام طالب علم ایک ہی کمرہ (ریڈنگ روم) مین پڑہتے ہین اور جب سونے کا وقت آتا ہے تو سب ساتھہ اُٹھکر سونے کے کمرہ مین چلے جاتے ہین ۔ غرض سوکر اُٹھنا ۔ ہاتھ منھہ دہونا سبق مطالعہ کرنا کھانا کھانا کھیلنا ۔ نماز پڑہنا ۔ اور رات کے دس بجے اپنے اپنی پلنگ پر جاکر پڑ رہنا یہ سارے کام تمام طالب العلمون کو ایک ساتھہ کرنے پڑتے ہین ۔ اس طریقہ سے حفظ اوقات کی عادت ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ طبیعت ثانیہ بنجاتی ہے ۔ اس طریقہ کے لیے ضرور ہے کہ ایک ایک کمرہ مین پچاس پچاس ساٹھہ ساٹھہ ۔ طالب العلم کے رہنے کا انتظام کیا جاے ورنہ الگ الگ کمرون مین تمام کامون کے ایک ساتھہ انجام پانے کا کسیطرح انتظام نہین ہوسکتا ۔ ہمارے کالج مین **ظہور حسین وارڈ** جو ابھی قائم ہوا ہے اسی اصول پر قائم ہوا ہے ۔

تعلیم کی وسعت اور ترقی کے متعلق اگرچہ یہ کچھہ اہتمام ہے تاہم چونکہ نئے طریقہ تعلیم نے حال مین رواج پایا ہے اسیلیے ابھی بہت سی باتون کی کمی ہے جسکی نسبت امید ہے کہ رفتہ رفتہ پوری ہو جائیگی ۔ انمین سے ایک یہ ہے کہ کسی کالج بلکہ تمام شہر مین کوئی ڈبیٹنگ کلب اور علمی انجمن نہین ہے ۔ اسیلیے طالب علمون کو تقریر کے ملکہ بہم پہنچانے کا کوئی موقع نہین ملتا ۔ اسکا یہ نتیجہ ہے کہ ان کالجون کے ڈگری یافتہ مجمع عام مین کسی مضمون پر لکچر یا اسپیچ نہین دیسکتے ۔ اسی کا یہ بھی اثر ہے کہ تعلیم یافتہ گروہ مین ابھی تک وہ زندہ دلی ۔ آزاد خیالی ۔ حوصلہ مندی ۔ بلند نظری ۔ نہین پیدا ہوئی ہے جو نئی تعلیم کا لازمہ ہے ۔

ہم مین ابھی
ض باتونکی
ہے ۔

ایک بہت بڑا نقص یہ ہے کہ کالجون اور بڑے بڑے اسکولون کا وجود دار الخلافتہ کی شہر پناہ
تک محدود ہے بڑے بڑے شہرون مین اگرچہ کثرت سے مدرسے قائم ہو گیے ہین لیکن
وہ عموماً ابتدائیہ اور رشدیہ یعنی اوسط درجے کے مدارس ہین - جہان تک میری واقفیت ہے -
بیروت - دمشق - حلب - بیت المقدس - مین ایک بھی ایسا علمی مدرسہ نہین جسپر کالج کا
لفظ صادق آسکے -

اس سے بڑھکر یہ افسوس ہے کہ قسطنطنیہ کے تمام کالج اور دار العلوم جنکا مین نے ذکر کیا حکومت
کی طرف سے ہین - قوم نے ابھی تک اسطرف کچھہ توجہ نہین کی ہے - یعنی اتنی بڑی دار السلطنت
مین ایک بھی قومی کالج نہین - کوئی گورنمنٹ گو کتنی ہی مقتدر اور دولتمند ہو لیکن تمام ملک کی
علمی ضرورتون کی کفیل نہین ہو سکتی - اور ہو بھی تو چندان مفید نہین - جس قوم کی تمام ضرورتین
گورنمنٹ انجام دیا کرتی ہے اسکی دماغی اور روحانی قوتین مردہ اور بیکار ہو جاتی ہین - یورپ
مین جو عظیم الشان علمی کارخانے پھیلے ہوئے ہین انمین زیادہ تر قوم کا حصہ ہے انگلستان
کی مشہور یونیورسٹیان کیمبرج اور اکسفورڈ - قومی ہی کوششون سے قائم ہوئی ہین - اور
اسوقت تک انھون نے گورنمنٹ کا زیر بار احسان ہونا منظور نہین کیا ہے -

اس اجمالی رپورٹ کے بعد ہم بعض بعض کالجون کا تفصیلی حال لکھتے ہین -

مکتب حربیہ

یہ بہت بڑا کالج بلکہ بہت بڑی یونیورسٹی ہے جسپر ترکون کو فخر ہے اور در حقیقت وہ اس
فخر کا مستحق ہے - اگرچہ حربی تعلیم اصطلاحی تعلیم کے مفہوم سے کسیقدر الگ ہے اور اس لحاظ سے

ترقی تعلیم کے ذیل مین مکتب حربیہ کا ذکر کرنا بظاہر موزون نہ تھا لیکن اس کالج مین حربی علوم کے علاوہ۔ طبیعات۔ کیمیا۔ ریاضی اور بالخصوص طب کی تمام شاخون کی تعلیم اس حد تک ہوتی ہے کہ ہم اُسکو اصطلاحی تعلیم کے دایرہ سے باہر نہین کہہ سکتے۔ یہ کالج ۱۲۵۰ھ مین سلطان محمود نے قائم کیا تھا۔ اس زمانہ کی بہ نسبت عمارت مین بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے اور نصاب تعلیم تو اسقدر وسیع اور اعلیٰ ہو گیا ہے کہ گویا وہ کالج ہی نہین رہا۔

اس کالج کے ماتحت جسقدر حربی مدارس ہین انکی تعداد (۳۷) ہے جنمین (۱۰) اعدادیہ ہین اور (۲۷) رشدیہ جنمین کل ۹۲۲۴ طالب علم تعلیم پاتے ہین۔ تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

قسم مدرسہ	مدارس پایۂ تخت		مدارس اضلاع	
	بورڈر	غیر بوڈر	بوڈر	غیر بوڈر
اعدادی	۱۰۶۹	۰	۷۴۵	۰
رشدیہ	۱۵۵	۲۴۲۵	۱۲۸	۲۲۲۵

یہ کالج (مکتب حربیہ) بڑی عظمت وشان کا کالج ہے۔ اگرچہ قسطنطنیہ مین عام دستور ہے کہ سکرٹری مدرسہ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی مدرسہ کے احاطہ مین داخل نہین ہو سکتا۔ لیکن اس کالج مین اور بھی زیادہ اہتمام اور روک ٹوک ہے۔ مین نے جب اسکی سیر کا قصد کیا تو لوگون نے کہا کہ اسکے لیے ارادہ سنیہ یعنی خود سلطان کی اجازت درکار ہے۔ اگرچہ

ممکن تھا کہ عثمان پاشا جنسے اس زمانہ مین مجھکو شرف ملازمت حاصل ہوچکا تھا مجھکو
باسانی اجازت دلادیتے لیکن مین نے اس کام کے لیے اُنکو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا
حسین حسیب آفندی پولس کمشنر سے بے تکلفانہ ملاقات تھی ان سے تذکرہ کیا بولے
کہ "درحربیہ ماذون نیستم" مجبوراً مجھکو ذاتی کوشش پر بھروسہ کرنا پڑا - اتنا معلوم ہوچکا تھا کہ
مکتب حربیہ کے سکرٹری ذکی پاشا ہین جو نہایت لائق اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہین -
مین نے خیال کیا کہ بغیر کسی واسطہ کے خود اُن سے ملنا چاہیئے - شیخ علی ظبیان نے
بھی یہی راے دی - چنانچہ ہم دونون پاشاے موصوف کے مکان پر گیے -

اتفاق سے وہ باہر جاچکے تھے - آدمی نے کہا ذرا ٹھہر جایئے شاید جلد آجائین -
اسی اثناء مین وہ آپہنچے - گاڑی سے اُترنے کے ساتھ اُنھون نے ہماری طرف رخ کیا -
شیخ علی ظبیان اور مین دونون عربی لباس مین تھے - اگرچہ میرے سر پر ریشمی عمامہ اور کمر مین
سنہری پیٹی تھی لیکن قفطان اور عبا کی وجہ سے مجموعی صورت سے عرب معلوم ہوتا تھا
پاشاے موصوف کو اسوقت نہایت جلدی تھی - سلام علیک کے ساتھ ہی جیب مین ہاتھ
ڈالا اور کچھہ مجیدیان (ترکی سکہ) نکالین - پہلے تو مجھکو سخت تعجب ہوا - پھر یہ خیال آیا کہ نعوذ باللہ
اُنھون نے ہمکو عام عربون کی طرح گدا گر سمجھا - اِس خیال کے ساتھ مجھکو نہایت رنج اور
رنج کے ساتھ غصہ آیا - مین نے چلا کر کہا - شو ھذا - ماجئنا لھذا - لسنا من الفقراء -
یعنی یہ کیا ہے ؟ ہم اسلیے نہین آئے - ہم محتاج نہین ہین " پاشاے موصوف اگرچہ
عربی نہین سمجھتے تھے لیکن چہرہ کی ہیئت اور لہجہ کلام سے سمجھے کہ یا مر اس کو ناگوار گزرا -

مکتب حربیہ کی سیر کے لیے ذکی پاشا کی ملاقات -

شیخ علی ظلیبان کی طرف متوجہ ہوے کہ یہ غیظ مین کیون ہین ؟ اور چاہتے کیا ہین ؟ -
شیخ علی ٹوٹی پھوٹی ترکی بول لیتے تھے - میرے آنے کی غرض و غایت بیان کی -
پاشاے موصوف نہایت شرمندہ ہوے - معذرت کے ساتھہ کہا کہ آپ بالاخانہ پر
چلیئے مین تھوڑی دیر مین آتا ہون - بالاخانہ پر چند معزز عہدہ دار جمع تھے - انہون نے نہایت
احترام کے ساتھہ ہمارا استقبال کیا - معمول کے موافق قہوہ آیا - ایک ایک سے مزاج پرسی
ہوئی - اُن لوگون کو جب معلوم ہوا کہ مین ہندوستان کا باشندہ ہون اور تحقیقات علمی کی غرض
سے یہان آیا ہون تو اسقدر گرویدہ ہوے کہ انکے ہر لفظ اور ہر ادا سے شوق اور محبت کا اظہار
ہوتا تھا - نہایت افسوس تہا کہ مین نہ ترکی سمجھتا تھا نہ فرنچ - اور وہ ان زبانون کے سوا اور کسی
زبان مین گفتگو نہ کرسکتے تھے - اُٹھہ اُٹھہ کر میرے پاس آ بیٹھتے تھے اور اظہار محبت کے
ساتھہ افسوس ظاہر کرتے تھے کہ ہم آپکی زبان نہین سمجھتے - تھوڑی دیر کے بعد ذکی پاشا نے
معذرت کے ساتھہ کہلا بھیجا کہ مجھکو ضروری کام درپیش ہے اسلیے مین خود نہین آسکتا - لیکن
مین نے ایک افسر کو حکم دیدیا ہے وہ آپکو اچھی طرح کالج کی سیر کرا دے گا - ان صاحب کا
نام رضا بک تھا اور میر الای کا رتبہ رکھتے تھے - پاشاے موصوف کی معذرت اگرچہ بہانہ
پر محمول نہین ہوسکتی تھی - واقعی انکو بہت سے محکمے سپرد ہین اور تمام تمام دن انکو دورہ مین گزرجاتا
ہے لیکن اسمین شبہہ نہین کہ انکو اپنی حرکت پر سخت ندامت ہوئی تھی اور یہ بھی اُنکے نہ آنے کا
ایک سبب تہا -

مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے کہ یہان علما اور متصوفین جب کسی امیر یا عہدہ دار

سے ملتے ہین تواسی غرض سے ملتے ہین کہ ابیض نورانی ہاتھ آئے - ذکی پاشا کی
بدگمانی کا رنج توجاتا رہا لیکن اس فرقہ کے حال پر بہت افسوس ہوا - نذر ونیاز کے طریقہ کو مین
ہندوستان کے ساتھ مخصوص سمجھتا تھا لیکن افسوس یہان بھی اس سے نجات نہین -
قصّہ مختصر - رضا بک کے ساتھ ہم مکتب حربیہ کو گئے - دروازہ پر پہرہ تھا - سپاہیون نے
فوجی قاعدہ سے سلام کیا - اندر داخل ہوئے تو کالج کیا ایک مستقل آبادی تھی - رضا بک پہلے
اپنے خاص کمرہ مین لے گئے - وہان کالج کے اور چند عہدہ دار موجود تھے اُن سے تعارف
ہوا - معمول کے موافق قہوہ آیا - تھوڑی دیر کے بعد رضا بک نے کہا کہ کہانے کی گھنٹی ہوچکی
ہے - آئے - سب سے پہلے آپکو کہانے کے کمرہ کی سیر کرائین چونکہ اسوقت ڈائننگ روم
(کہانے کا کمرہ) اور اُسکے متعلق جو عمارتین ہین ڈہاکر نئے سرے سے تعمیر ہورہی تہین - اسلیے

لڑکون کا کہانیکی کمرے کو جانا

کالج کے سلسلہ عمارات سے کسیقدر فاصلہ پر ایک مکان عارضی طور پر بنالیا گیا تہا اور کالج سے
اس عمارت تک صاف اور ہموار سڑک طیّار کی گئی تھی - لڑکے اپنے اپنے کمرون سے نکلکر
ڈائننگ ہال کو چلے تو عجیب دلفریب سمان نظر آیا - پانچ پانچ چھہ چھہ لڑکون کی تیس چالیس
صفین تہین اور اس ترتیب وانتظام کے ساتھہ جارہی تھین کہ گویا باقاعدہ فوج مارچ کررہی ہے
وضع اور لباس بالکل ایک ساتھا اور چونکہ تمام لڑکے ترک یا شامی عرب تھے رنگ وروپ مین
بھی چندان فرق نہ تہا - تعجب یہ ہے کہ اس گروہ کے ساتھہ کوئی افسر تہا نہ انکو ہمارا آنا معلوم تہا تاہم انکی کوئی حرکت
ترتیب وانتظام کے خلاف نہ تھی اور شور وغل کا مطلق نام نہ تہا - جب ہم کمرے کے اندر داخل
ہوئے تو تمام لڑکے میز پر بیٹھہ چکے تھے ہال نہایت وسیع اور خوبصورت اور چھت پر طلائی کام

تھا - دو تین قسم کے کہانے تھے اور ترکی طریقہ کے موافق چار چار لڑکون کے بیچ مین ایک ایک قاب تھی - چہری کانٹے نہ تھے صف پر چمچے تھے - لیکن لڑکے کہاتے اس خوش سلیقگی سے تھے کہ نہ کسی کا ہاتھ بھرتا تھا نہ میز کی چادر پر کہین دہبہ پڑ سکتا تھا - غالباً لڑکون پر صفائی و پاکیزگی کی سخت تاکید ہے چار پانسو لڑکے جو ہال مین موجود تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کپڑے بدلکر آئے ہین - ہم جدہر گزرتے بعض بعض لڑکے کھڑے ہو جاتے اور کہتے تفضّل یا مولانا انکے اصرار سے ہم نے دو ایک لقمہ کہایا - کہانا بُرا نہ تھا - لیکن ہم ہندوستانی قورمہ ڈہونڈتے تھے وہ یہان کہان ؟ -

نے مین
ی پر
ت کی صفا
سلیقگی

کہانے کے کمرہ سے نکلکر تھوڑی دیر تک ہم اِدہر اُدہر پھرتے رہے یہان تک کہ کالج کی گھنٹی ہوئی اور لڑکے لکچر روم کو چلے -

لکچر روم -

لکچر روم (تعلیم کے کمرے) ہمارے ہندوستان کی قطع کے نہین ہین - دور تک سیدہی قطار مین بہت سے کمرے ہین جنکی قطع عام مکانات کی سی ہے - پروفیسر ایک بلند چبوترہ پر بیٹھتا ہے - بعض بعض چبوترون کے گرد لکڑی کا کٹہرا بھی تھا رضا بک اور اُنکے ساتھ ہم جب کمرہ مین جاتے ایک لڑکا "اُٹھکر بق" کا لفظ بلند آواز سے کہتا - اس آواز کے ساتھ تمام لڑکے کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے - معلوم ہوا کہ کالج کا جب کوئی افسر آتا ہے تو لڑکے اسیطرح اسکی تعظیم بجا لاتے ہین - رضا بک ہمکو تمام پروفیسرون سے انٹروڈوس کراتے تھے - لیکن افسوس یہ تہا کہ ہم کسی کی زبان نہین سمجھہ سکتے تھے -

حمام - چھاپہ خانہ - نقاش خانہ - اور اس قسم کی بہت سی عمارتین جو کالج کے احاطہ مین ہین ہم نے سب کی سیر کی - یہ عمارتین اس کثرت سے ہین کہ قریباً دو گھنٹہ تک ہم برابر پھرے تب جا کر کہین ختم ہوئین - تشریح کی تعلیم کا کمرہ نہایت وسیع ہے اور اعمال تشریحی کے سامان کثرت سے جمع ہین - نقشہ کشی اور مصوری کے جو نمونے مین نے یہان دیکھے کبھی نہین دیکھے تھے - چھاپہ خانہ مین ایک ایجاد یہ دیکھی کہ جغرافیہ کا نقشہ بجاے کاغذ کے پتھر پر بنا کر چھاپا جاتا تھا - جو نقشہ اسوقت طیار ہو رہا تھا نہایت گنجان اور باریک تھا اور درحقیقت بڑی دیدہ ریزی کا کام تھا -

طالب علمون کی تفریح کے لیے ایک خوبصورت حوض بنا ہے جسمین مختلف رنگ کی مچھلیان پڑی ہین اور جا بجا بنچین اور کرسیان بچھی ہین - پروفیسرون اور ٹیچرون کے لیے ذرا فاصلہ پر الگ حوض ہے - چونکہ چلتے چلتے تھک گیے تھے ہم نے وہان دم لیا اور دیر تک صحبت رہی - رجب آفندی جو ترکی زبان کی انشا سکھانے پر مامور ہین اور فارسی زبان جانتے ہین آخری دورہ مین ہمارے ساتھ ہو لیے تھے - اِنکے ذریعے سے کالج کے معزز افسرون سے بے تکلف بات چیت ہو سکتی تھی - پروفیسرون اور طالب علمون نے مجھ سے جس خوش اخلاقی اور اسلامی محبت کا برتاؤ کیا مین اسکی کیفیت بیان نہین کر سکتا اس بات کا نہایت افسوس رہا کہ جسدن ہم نے کالج کو دیکھا وہ عملی تعلیم کا دن نہ تھا اِس وجہ سے فوجی مشقین یعنی قواعد - نشانہ بازی - شہسواری - مورچہ بنانا - دمدمے طیار کرنے اور اس قسم کی کوئی چیز نہ دیکھ سکے - ممکن تھا کہ اور کسی دن جا کر دیکھتے لیکن ہماری قیام گاہ سے کالج

پروفیسرون کا اخلاق -

اسقدر دور تھا کہ بہر ہمت نہوئی ۔

اس کالج مین تعلیم کی متعدد شاخین ہین ۔

ارکان حرب ۔

(۱) ارکان حربیہ ۔ یہ سب سے اعلی درجہ ہے اور اسکی مدت تعلیم تین برس ہے ۔ اسکی دو شاخین ہین ۔ فنی و عسکری فنی مین مضامین ذیل پڑہائے جاتے ہین ۔ تقسیم اراضی و ہئیت ۔ نظریات ۔ جر ثقیل ۔ معماری ۔ زبان ہائے فرنچ و جرمن و روس ۔ قلعون کا محاصرہ اور اسکے اصول جنگ ۔ فوجی ٹیلگراف ۔ وظائف ارکان حرب ۔ فوجی ایجادین ۔ عملیات ۔ اشکال معماری ۔ سفرمینا ۔ ممالک عثمانیہ کی سڑکین اور کل ممالک یورپ کی ریلوی لائنین ۔ فن اسلحہ ثقیلہ ۔ علم طبقات الارض ۔ یورپ کی فوجون کی ترتیب اور اصول ۔ دنیا کی مشہور لڑائیان اور فوجی اصول کے لحاظ سے انکی کیفیت وقوع اور فتح و شکست کے اسباب کی تحقیق ۔ اقلیدس ۔ جبر مقابلہ ۔ پلوغرافیا ۔ فن اسلحہ خفیفہ ۔ کتابت ۔ تاریخ فن حرب ۔ تصویر کشی ۔ فنی مین بھی اکثر یہی مضامین ہین ۔ اسکے ساتھ بعض جدید مضامین بھی ہین ۔ جو مضامین ان دونون درجون مین پڑہائے جاتے ہین انمین سے اکثر کی ابتدائی تعلیم رشدیہ و اعدادیہ مین ہو چکتی ہے ۔ ان درجون مین صرف انکی تکمیل ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ تین برس مین اس قدر مختلف مضامین کی تحصیل ہو سکتی ہے ۔ رشدیہ سے اس درجہ تک کی تعلیم کی کل مدت دس برس ہے ۔

تعلیم کی متعدد شاخین ۔

سواری ۔

(۲) سواری کی تعلیم ۔ اسکی مدت تعلیم تین برس ہے اور علاوہ عملی مشقون کے مضامین ذیل کی تعلیم ہوتی ہے ۔ ہندسہ رسمیہ ۔ پلوغرافیا نظری و عملی ۔ زبانہائے فرنچ و جرمن و روس ۔

کیمیا - فن اسلحہ - فوجی ایجادات - جغرافیاے عسکری -

(۳) پیادہ - مدت تعلیم تین برس - اسمین علاوہ عملی مشقون کے جغرافیہ فوجی - فن اسلحہ - جرمن و فرنچ و روسی زبانین - فوجی ایجادات - استحکامات خفیفہ - حفظ الصحۃ کی تعلیم ہوتی ہے -

بیطاری یعنی جانورون کا علاج

(۴) بیطار یعنی طب حیوانات - مدت تعلیم چار برس - مضامین درسیہ یہ ہین - عام امراض فن ولادت - فن فروسیت - امراض داخلیہ - امراض متولیہ - فن جراحی - امراض خارجیہ - فرنچ زبان - کتابت - کیمیاے عضوی - مفردات طب - تشریح - منافع الاعضا - نباتات - علم الحیوانات کیمیاے غیر عضوی - علم الارض والمعادن - ان چارون صیغون مین قریباً چھہ سو لڑکے زیر تعلیم ہین اور انکو سند حاصل کرنے کے بعد حسب مراتب - افسری کے عہدے ملتے ہین - انکے نیچے اعدادیہ اور رشدیہ کی کلاسین ہین جنکی کل مدت تعلیم سات برس ہے اور تاریخ جغرافیہ - حساب - اقلیدس - طبعیات - کلون کا کام اور اس قسم کے مضامین کی تعلیم ہوتی ہے - کل طالب علم جو اس کالج کی مختلف شاخون مین تعلیم پاتے ہین تعداد مین پندرہ سو ہین جنمین سے ایکہزار یورڈر ہین - پروفیسر و اسسٹنٹ پروفیسر و ٹیچر ۸۰ ہین جنمین سے

پروفیسرون اور ٹیچرون کی تعداد

اکثر کالج ہی کے احاطہ مین سکونت رکھتے ہین - اکثر پروفیسر اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ اور بعض معزز عہدہ دار ہین ان مین سے چھہ شخص پاشا کا منصب رکھتے ہین جنکے یہ نام ہین - ثروت پاشا سکرٹری - فایق پاشا پروفیسر کیمیاے عضوی - ہنر پاشا پروفیسر تعلیم سواری - تفوق پاشا پروفیسر طبقات الارض - شاکر پاشا پروفیسر ارکان حرب - عثمان پاشا پروفیسر زبان جرمن -

نو پروفیسرون کو میر آلای کا رتبہ حاصل ہے۔

مکتب سلطانی

یہ بھی قدیم کالج ہے اور مکتب حربیہ کے بعد تمام کالجون سے ممتاز ہے۔ یہ غلطہ سرا ے مین واقع ہے جہان زیادہ تر یوریین تاجر آباد ہین اور اسوجہ سے تمام اور کالجون کی بہ نسبت عیسائی لڑکے اِسمین زیادہ ہین۔

مجھکو افسوس ہے کہ جسوقت مین نے اِس کالج کو دیکھا تعطیل کا زمانہ تھا اور بجز دو تین عہدہ دارون یعنی سکرٹری اور نائب سکرٹری وغیرہ کے اور کوئی افسر موجود نہ تھا۔ کالج کی عمارت دو منزلہ ہے۔ بورڈنگ اور لکچر روم سب اوپر کے درجہ مین ہین۔ علم الحیوانات کی تعلیم کے لیے نہایت وسیع کمرہ ہے جسمین کثرت سے ہر قسم کے مردہ جانور اور بڑے بڑے جانورون کے ڈھانچے ہین۔ وہیل مچھلی کا ڈھانچہ مین نے اِس سے پہلے کہین نہین دیکھا تھا۔ کیمیا اور الکٹرسٹی کے تجربون کے لیے کثرت سے بیش قیمت آلات مہیا کیے گیے ہین۔

یہ بات مجھکو بہت پسند آئی کہ بیمار بورڈرون کے لیے ایک نہایت وسیع ہال آراستہ ہے جسمین کثرت سے پلنگ وغیرہ موجود ہین اور متعدد خدمتگار ہر وقت حاضر رہتے ہین۔ اِس طریقہ سے ڈاکٹر کو لڑکون کے علاج اور تیمار داری مین آسانی ہوتی ہے وہ ایک ہی وقت مین تمام بیمارون کو دیکھہ سکتا ہے ورنہ الگ الگ کمرے ہون تو ایک ایک بیمار کے پاس پہنچنا اور کافی طور سے انکی پرداخت اور خبر گیری کرنی سخت مشکل ہو۔

اِس کالج کا صرف ١٨ ہزار پونڈ یعنی دو لاکھہ ستر ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ لیکن اسمین

غریب طالب علمونکی اسکالرشپ کی رقم بھی شامل ہے - طالب علمونکی مجموعی تعداد آٹھ سو ہے جنمین زیادہ تر بورڈر ہین - بورڈرون کی خوابگاہ کا کمرہ نہایت وسیع - شاندار اور خوش فضا ہے - بورڈنگ کا جو دستور العمل ہے اسکے چند دفعات کا خلاصہ ذیل مین درج ہے

(۱) تمام بورڈرون کی خوراک - کپڑے - بچھونے - کتاب - کاغذ قلم وغیرہ کالج کی طرف سے مہیا کیا جائیگا -

(۲) بورڈر سے ۴۰ پونڈ سالانہ (چھ سو روپیہ) فیس لیجائیگی -

(۳) ایسے طالب علم بھی داخل ہو سکتے ہین جو دو ثلث یا ایک ثلث فیس ادا کرسکتے ہین یا بالکل نہین ادا کرسکتے - لیکن انکی تعداد معین ہوگی جو ہر سال کے شروع مین ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کے محکمے سے استفسار کر کے قرار دیجائیگی - (یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس قسم کے طلبا کی بقیہ فیس سلطان اور امرائے شہر ادا کرتے ہین اور اس وجہ سے خوراک - لباس - فرنیچر وغیرہ کے لحاظ سے انمین اور ذی مقدور طالب علمون مین کسی قسم کا فرق محسوس نہین ہو سکتا) -

(۴) داخلہ کے وقت ہر طالب علم سے کپڑون کی بابت ۱۵ پونڈ یعنی دو سو پچیس روپے لیے جائینگے -

(۵) وہ طالب علم جو رات کو بورڈنگ مین نہین رہتے انکی فیس بیس پونڈ سالانہ ہے اور کسی حالت مین وہ گھٹ نہین سکتی -

(۶) غیر بورڈرون کی فیس ۱۰ پونڈ سالانہ ہے اور کسی حالت مین وہ کم نہین ہو سکتی -

(۷) بورڈرون کو ہفتہ مین صرف ایک مرتبہ اپنے گھر جانیکی اجازت ملے گی - جانے اور آنے کے وقت ایک معتبر ملازم کا انکے ساتھہ ہونا ضرور ہے -

(۸) کوئی بورڈر ایک ہفتہ مین دس قرش (سوا روپیہ) سے زیادہ اسپنے پاس نہین رکھہ سکتا -

تعلیمی حیثیت سے اس کالج مین جو خصوصیت ہے، وہ یہ ہے کہ تمام علوم و فنون فرنچ زبان مین پڑہاے جاتے ہین اور اسوجہ سے اکثر پروفیسر فرنچ یا جرمن ہین - اسکے ساتھہ ترکی زبان کی تعلیم نہایت اعلی درجہ کی ہوتی ہے - عربی و فارسی کی تعلیم بھی لازمی ہے - گو اعلی درجہ کی نہین - باقی زبانین - یونانی - ارمنی - انگریزی - جرمنی - اٹالین - لیٹن - درس مین داخل ہین اور بہت سے لڑکے پڑہتے بھی ہین - لیکن انکی تعلیم اختیاری ہے - لازمی نہین -

ترکی و عربی و فارسی مین علاوہ علم ادب اور قرآن مجید کے جن مضامین کی تعلیم ہوتی ہے وہ یہ ہین - عقاید - فقہ - اخلاق - تاریخ دولت عثمانیہ - قرات و تجوید - حدیث و تفسیر لیکن قرات و حدیث و تفسیر کی تعلیم چوتھے برس سے شروع ہوتی ہے - اور ہفتہ مین صرف ایکبار ہوتی ہے - فرنچ زبان شروع ہی سے پڑہائی جاتی ہے اور اختتام تعلیم یعنی سات برس تک برابر جاری رہتی ہے - نحو صرف - ادب کے ساتھہ - اصول انشا نگاری و فن بلاغت اعلی درجہ تک پڑہایا جاتا ہے اور مضامین ذیل کی تعلیم بھی اسی زبان کے ذریعہ سے ہوتی ہے - حساب - جبر مقابلہ - جغرافیہ - ہندسہ - کیمسٹری - علم الحیوانات - طبعیات - علم النبات

الکٹرسٹی - علم الاصوات - علم طبقات الارض - رسم ہندسی - رسم تقلیدی -

پروفیسرون اور ٹیچرون کی تعداد -

پروفیسرون اور ٹیچرون کی مجموعی تعداد ۴۷ ہے جنمین ۲۶ جرمنی اور فرنچ اور باقی ترک ہین -

حقیقت یہ ہے کہ وسعت عمارت - فراہمی آلات علمی - وسعت تعلیم - اور خوبی انتظام کے لحاظ سے تمام قسطنطنیہ مین اس سے عمدہ ترکوئی کالج نہین ہے - البتہ یہ افسوس ہے کہ اسکی اعلی کلاسون مین تعلیم پانیوالے زیادہ تر عیسائی ہین - مسلمانون کی تعداد بہت کم ہے شیخ عبد الفتاح آفندی نے مجھکو سال روان کی رپورٹ نتیجہ امتحان عنایت کی تھی اس مین جسقدر اعلی درجہ کے امتحانات پاس کرنیوالے ہین اکثر عیسائی ہین - مجھکو خدانخواستہ عیسائیون کی ترقی پر حسد نہین ہے لیکن مسلمانونکے تنزل کا رنج ضرور ہے -

مکتب ملکیہ

مکتب ملکیہ -

یہ کالج جو یہان کا سول سروس کالج ہے خاص سلطان کا قایم کردہ ہے اور حضرت ممدوح کو اس کی طرف التفات خاص ہے چنانچہ دو بار بنفس نفیس اسکے ملاحظہ کو تشریف لا چکے ہین -

پہلے اسمین پانچ درجے تھے تین ادنی اور دو اعلی - اس لحاظ سے کل مدت تعلیم پانچ برس تھی لیکن تعلیم کے ہای اسٹینڈرڈ کے قایم کرنے کے لیے دو درجے اور بڑہا دیے گیے ہین اور کل مدت تعلیم سات برس قرار دیگئی ہے - اس کالج مین فرنچ کے ساتھہ یونانی اور ارمنی زبان کی تعلیم بھی لازمی ہے - عربی و فارسی بھی نصاب تعلیم مین داخل ہے لیکن لازمی

...ین جنکی تعلیم ...ین داخل ہے

نہین - مضامین جنکی تعلیم ہوتی ہے یہ ہین - تاریخ جغرافیہ - الکٹرسٹی وغیرہ - طبعیات - پولیٹکل اکونمی - اصول قانون - یورپ کے قوانین - ان تمام مضامین کی تعلیم نہایت اعلی درجہ پر ہوتی ہے - تاریخ کا کورس مین نے خود دیکھا چھ ضخیم جلدون مین تہا - اس کالج کے تعلیم یافتہ بڑے بڑے اعلی عہدون پر مقرر کیے جاتے ہین چنانچہ ۲۰۰ سے زیادہ اسوقت تک ملکی عہدون پر مقرر ہو چکے ہین - جن مین سے بعض بعض نہایت بلند رتبہ کے عہدہ دار ہین - طلبا جو اسوقت کالج مین تعلیم پا رہے ہین انکی تعداد ۶۰۰ سے زیادہ ہے -

...علمو نکی تعداد

مین نے اس کالج کی اچھی طرح سیر کی - کالج کے منیجر جو ایک معزز ترک ہین اگرچہ عربی نہین سمجھتے لیکن چونکہ ترجمان میرے ساتھ تہا بے تکلف گفتگو ہو سکتی تھی - یہان کے کالجون مین مین نے یہ بات عموماً دیکھی اور مجھکو بہت پسند آئی کہ منیجر معزز رتبہ کا آدمی ہوتا ہے - اور اسکی طرز معاشرت سے عزت و شان ظاہر ہوتی ہے - ان منیجر صاحب کا کمرہ بھی حسب معمول مرتب اور آراستہ تہا - مین جسوقت کالج مین پہنچا چھٹی کا گھنٹہ تھا اور لڑکے کرکٹ کھیلنے مین مصروف تھے - تھوڑی دیر کے بعد جب لڑکے کلاسون مین آگیے تو منیجر صاحب نے مجھکو کالج کے تمام کمرون کی سیر کرائی - کہانے کا کمرہ نہایت خوش سلیقگی سے مرتب تہا میز پر نہایت صاف چادر بچھی تہی - اور کہانے کے پر تکلف برتن خوبصورتی کے ساتھ چنے تھے - صراحیان جو طالب علمونکی تعداد کے موافق تہین عموماً شیشے کی تہین اور گویا میز کی آرایش کا کام دیتی تہین - کیمسٹری وغیرہ کی تعلیم کے کمرہ مین اعلی درجہ کے آلات تھے

...کمرہ کی صفائی ...تگی -

اور کثرت سے تھے - اسی سلسلہ عمارت مین ایک چھوٹی سی مسجد ہے اسکی عمارت چندان قابل ذکر نہین - لیکن چونکہ اندر باہر نہایت اعلی درجہ کا ٹرکی قالین بچھا ہوا تھا - خوبصورت اور مزین معلوم ہوتی تھی - ایک طرف دیوار پر خط نسخ کا ایک عمدہ قطعہ آویزان تہا - دریافت سے معلوم ہوا کہ **سلطان عبد العزیز خان** مرحوم کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے - نہایت عمدہ خط ہے -

نمازکی طیاری -

اسی اثنا مین ظہر کا وقت آگیا مسلمان لڑکون نے (عیسائی طالب علم بھی بیان کچھہ کم نہین ہین) نماز کی طیاری کی وہ عموماً کوٹ پتلون پہنے ہوئے تھے اور اس لباس مین انکا ادب اور متانت کے ساتھہ وضو کرنا اور وقار و احترام کے ساتھہ قطار در قطار مسجد کو جانا میرے دلپر عجب اثر کرتا تھا - حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اگر مذہبی اثر سے آزاد ہو کر ترقی کرین تو ایسی ترقی سے تنزل ہزار درجہ بہتر ہے - نماز کے بعد تھوڑی دیر تک وعظ بھی ہوتا رہا لیکن بہت کم لڑکے اسمین شریک تھے -

قدیم تعلیم اور مدارس قدیمہ

قدیم تعلیم اور مدارس قدیمہ

جیسا کہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین ترکون مین تعلیم کا آغاز سلطنت کے ساتھہ ساتھہ ہوا - یہ وہی تعلیم تھی جسکو ہم آج قدیم تعلیم کے نام سے یاد کرتے ہین - بے شبہہ کسی زمانہ مین وہ اعلی درجہ پر تھی چنانچہ افضل الدین خونجی - علامہ قوشجی - چلپی - خواجہ زادہ - حاجی خلیفہ وغیرہ کی تصنیفات آج تک اسکی یادگار ہین لیکن موجودہ تعلیم پستی کی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اسکے مقابلہ مین ہمارے ہندوستان کی تعلیم غنیمت ہے - اس سفر مین جس چیز کا تصور میری تمام مسرتون

اور خوشیون کو برباد کر دیا تھا وہ اسی قدیم تعلیم کی ابتری تھی - یہ مسئلہ آج کل ہندوستان
مین بھی چھڑا ہوا ہے اور تعلیم قدیم کی ابتری پر عموماً رنج اور افسوس کیا جاتا ہے لیکن میرا
افسوس دوسری قسم کا افسوس تھا - ہمارے ملک کے نئے تعلیم یافتہ - پُرانی تعلیم پر جو رنج
اور افسوس ظاہر کرتے ہین وہ درحقیقت رنج نہین بلکہ استہزا اور شماتت ہے - مین اگرچہ
نئی تعلیم کو پسند کرتا ہون اور دل سے پسند کرتا ہون تاہم پُرانی تعلیم کا سخت حامی ہون اور
میرا خیال ہے کہ مسلمانونکی قومیت قائم رہنے کے لیے پُرانی تعلیم ضروری اور سخت ضروری
ہے - اسکے ساتھ جب یہ دیکھتا ہون کہ یہ تعلیم جس طریقہ سے جاری ہے وہ بالکل بے سود
اور بے معنی ہے تو خواہ مخواہ نہایت رنج ہوتا ہے - ہندوستان مین تو اس خیال سے
صبر آجاتا تھا کہ جو چیز گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین نہو اوسکی بے سر و سامانی قدرتی بات
ہے - لیکن قسطنطینیہ - شام - مصر مین یہ حالت دیکھکر سخت رنج ہوتا تھا -

قصہ مختصر قدیم تعلیم کا یہان کثرت سے رواج ہے اور چونکہ اس قسم کے طالب علم
اپنی وضع و لباس سے صاف پہچانے جاتے ہین اسلیے مسجدون اور عام گزرگاہون مین آسانی
سے اِنکی کثرت کا اندازہ ہو سکتا ہے - بعض لوگون نے مجھسے کہا کہ خاص قسطنطینیہ مین انکی
تعداد بیس ہزار سے کم نہین ہے - اِنکی بسر اوقات کا جو طریقہ ہے وہ نہ صرف افسوسناک
بلکہ حیرت انگیز ہے - یہان کے تمام مدارس (قدیمہ) مین تین مہینے کی متصل تعطیل ہوتی ہے
جسکا آغاز رمضان المبارک سے ہوتا ہے - اِن مہینون مین تمام طلبا قسطنطینیہ سے
باہر چلے جاتے ہین اور دیہات اور قصبات مین پھر کر زکواۃ تحصیل کرتے ہین - یہ زکواۃ انکی

[margin: ...العلمونکی ... داد - ...علمون کی ... کا طریقہ]

سال بھر کی معاش ہے - بعض بعض مدرسون مین اور وہ خال خال ہین کچھ روٹیان بھی مقرر ہین لیکن کپڑے وغیرہ کا مطلقاً کوئی بندوبست نہین - رہنے کے لیے مدرسون کے حجرے ہین جو نہایت مختصر اور تنگ و تاریک ہین -

بورڈنگ

مدرسون کی قطع یہ ہے کہ چھوٹا سا صحن اور اُسکے تین طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ہوتے ہین - صحن مین سقاوہ ہوتا ہے جہان بیٹھکر وضو کرتے ہین - بڑے بڑے مدرسے جو سلاطین (محمد فاتح و سلیمان وغیرہ) نے بنوائے تھے اور آج تک قائم ہین اُنکے حجرے وسیع اور ہوادار ہین - لیکن اور تمام مدرسون کے حجرے ایسے مختصر اور بند بند ہین کہ اندر جاتے ہوے دم گھٹتا ہے - باوجود ان تمام باتون کے مجھکو ترکون کی علمی فیاضی کا اعتراف کرنا چاہئیے - کیونکہ ہر چند کم حیثیت سہی تاہم آج سیکڑون علمی یادگارون کا وجود تو ہے اور انصاف یہ ہے کہ یہ مدرسے جس زمانہ کی یادگار ہین اسوقت کی تہذیب و تمدن کے لحاظ سے ناموزون بھی نہین - ہمارے ہندوستان مین تو اس وسعت اور فراخی کے ساتھ کہ بجائے خود ایک اقلیم ہے حکومتِ اسلام کی ششصد سالہ مدت کی ایک علمی یادگار بھی موجود نہین -

نصاب تعلیم

تعلیم قدیم کے متعلق سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ تعلیم کا اسٹینڈرڈ نہایت چھوٹا رکھا گیا ہے - علم ادب کا پتہ نہین - منطق و فلسفہ مین ایساغوجی اور شمسیہ انتہائی کتابین ہین - صحاح ستہ شاید ہی کسی مدرسے مین پڑہائی جاتی ہو - معانی و بلاغت و اصول فقہ کا بھی یہی حال ہے - فقہ پر البتہ بہت کچھ توجہ ہے لیکن اسکی تعلیم بھی مجتہدانہ نہین بلکہ نہایت

عامیانہ اور مقلدانہ ہے۔ بعض بعض مولویون سے میری ملاقات تھی وہ ایسی جزئی اور عام مسائل پر گفتگو کیا کرتے تھے کہ مجھکو تعجب اور افسوس دونون ہوتا تھا۔

ترکون کی علمی حالت

اسلام نے دنیا کے جن حصون پر حکومت کی وہان کی ملکی زبان اگر بالکل مٹ نہین گئی تو اتنا ضرور ہوا کہ علمی حیثیت کا منصب اُس سے چھین کر عربی زبان کو ملگیا۔ ہندوستان فارس۔ اسپین۔ افغانستان۔ کی ملکی زبانین اگرچہ بالکل مختلف تھین لیکن علمی زبان ہر جگہہ عربی ہی رہی اور اب بھی ہے۔ ترک بھی اس عام اثر سے مستثنیٰ نہین ہین۔ لیکن اس خصوصیت مین انکو تمام اسلامی قومون مین امتیاز حاصل ہے۔ کہ انہون نے عربی زبان کی اطاعت کے ساتھ اپنی زبان کو بھی علمی خزانون سے محروم نہین ہونے دیا۔ جس زمانہ مین علوم قدیمہ کی حکومت تھی اُس زمانہ مین ترکی زبان مین اِن علوم کا پورا سلسلہ موجود تھا اور اب بھی ہے۔ مین نے حیرت کی نگاہ سے دیکھا کہ تاریخ ابن خلدون۔ طبری۔ ابن خلکان۔ مقریزی۔ وغیرہ جو نہایت ضخیم کتابین ہین اور جنمین سے بعض سات سات جلدون مین ہین ترکی مین سب کا ترجمہ موجود ہے۔ بخلاف اسکے فارس و افغانستان مین اسکی ایک نظیر بھی نہین مل سکتی۔ ترکی کی اصلی تصنیفات کے علاوہ۔ ترجمہ شدہ کتابون کا ذکر کیا جائے تو ایک بڑی فہرست طیار کرنی ہوگی۔

میرے ایک ترک دوست نے جو متعدد زبانون کے ماہر ہین مجھسے بیان واقعہ کے طور پر

(نہ فخریہ) بیان کیا کہ فرنچ زبان کی تاریخین - ڈرامے - ناول - سفرنامے - کتب انشا و بلاغت اِس کثرت سے ترکی مین ترجمہ ہوگئی ہین کہ یہ کہنا کچھہ مبالغہ نہین ہے کہ فرانس کا پورا علم ادب ترکی زبان مین آگیا ہے - علوم و فنون جدیدہ کی بھی سیکڑون کتابین ترجمہ ہو چکی ہین اور اسی کا اثر ہے کہ ٹرکی کے تمام کالجون مین بجز مکتب سلطانیہ کے ان علوم و فنون کی تعلیم ترکی ہی زبان مین ہوتی ہے اور اعلیٰ درجہ پر ہوتی ہے -

مستقل تصنیفات کا رواج بھی کچھہ کم نہین - علوم و فنون جدیدہ کی تمام شاخون پر کثرت سے کتابین لکھی جارہی ہین اور کالجون اور اسکولون مین جو کتابین پڑہائی جاتی ہین عموماً مستقل تصنیفات ہین نہ ترجمے - مجھکو اسقدر فرصت اور موقع توکہان ملسکتا تہا کہ تمام جدید تصنیفات سے واقفیت حاصل کرتا - البتہ اپنے مذاق کے موافق تاریخ و رجال کی کتابین دیکھین جنکی بنا پر مین کہہ سکتا ہون کہ عربی کے بعد ایشیا کی کسی زبان مین اسقدر تاریخی سرمایہ موجود نہین ہے - بلکہ ایک لحاظ سے اُسکو عربی پر ترجیح حاصل ہے - عربی زبان مین جسقدر تاریخین ہین سادہ واقعات کا مجموعہ ہین اور جسقدر کوشش و اہتمام ہے صرف اصول روایت کے متعلق ہے - بخلاف اِسکے ترکی تاریخین اُن اصول و قواعد کے موافق لکھی جاتی ہین جو فلسفہ تاریخی کے اصول ہین اور جنکی بنا پر یورپ نے اِس فن کو معراج کمال تک پہونچا دیا ہے - مکتب ملکیہ مین تاریخ کی کتاب جو درس مین داخل ہے مین نے اُسکو اجمالی طور پر دیکھا تمام واقعات مین علت و اسباب کا سلسلہ ملحوظ رکہا ہے اور جابجا محاکمہ اور تحقیق و تنقید کی ہے اسکے ساتہہ ہر عہد حکومت کے خاتمہ پر اُس عہد کی تمدنی - اخلاقی - علمی - حالت تفصیل کے

ترکی مین تاریخی تصنیفات -

ساتھ دکھائی ہے۔

بیاگرفی۔یعنی رجال وتراجم۔

بیوگرفی کا ایک نہایت مفید سلسلہ ہے جسکا نام مشاہیر رجال ہے۔ مشہور اہلِ کمال کے حالات زندگی نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے لکھے ہین۔ افسوس ہے کہ یہ سلسلہ ناتمام چھوڑ دیا گیا ورنہ نہایت مفید مجموعہ ہوتا۔ ایک خاص قسم کی بہت بڑی انسائیکلوپیڈیا آج

قاموس الاعلام

کل زیر تصنیف ہے جسکا نام قاموس الاعلام ہے۔ اسمین رجال کے علاوہ مشہور شہرون اور عمارتون اور تاریخی مقامات کا تذکرہ ہے۔ عربی اور فرنچ وغیرہ کی جن تصنیفات سے اس کتاب مین مدد لی گئی ہے اُنکی فہرست اسکے ساتھ شامل ہے۔ مین نے عربی کتابون کے نام پڑھے نہایت نایاب اور مستند کتابین ہین اور قسطنطنیہ کے سوا اور کہین نصیب نہین ہو سکتین یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے اور اسوقت تک ز تک پہنچی ہے۔

جغرافیہ کی ترقی

تاریخ کے ساتھ **جغرافیہ** کو بھی نہایت ترقی ہے۔ کثرت سے مفید کتابین لکھی گئی ہین۔ مجموعی دنیا اور الگ الگ آبادیون کے بڑے بڑے نقشے اس کثرت سے طیار کیے گیے ہین کہ یورپ کے بعد شاید ہی دنیا کے کسی حصہ مین ہون۔ یہ نقشے نہایت باقاعدہ۔ خوبصورت۔ اور موزون ہین اور یورپ کے طیار شدہ نقشون سے کسی بات مین کم نہین۔ ترکون کو اس فن سے خاص دلچسپی ہے۔

ترکی تصنیفات کی کثرت۔

ترکی تصنیفات کی کثرت کا کافی معیار مین نہین بتا سکتا لیکن ایک دفعہ سررشتہ تعلیم کے دفتر مین اجمالی طور پر اُن کتابون کی فہرست دیکھی جو خاص قسطنطنیہ مین صرف ایک مہینے کے عرصہ مین شائع ہوئین۔ اِن کا شمار دو ہزار کے قریب تھا۔ اگرچہ اسمین ارمنی۔ یونانی۔

فرنچ اور اور دوسری زبانون کی کتابین بھی تھین - لیکن زیادہ حصہ ترکی تصنیفات کا تھا - البتہ یہ افسوس ہے کہ ان مین ناول اور ڈرامے زیادہ تھے اور یہ وہی بلا ہے جو ہمارے کمبخت ملک مین پھیلی ہوئی ہے -

ترکی لٹریچر -

ترکی کے لٹریچر نے بھی نہایت ترقی کی ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ وہ بہت سی خصوصیتون مین ہماری اُردو کی مشابہ ہے - ترکی کا قدیم لٹریچر قدیم اُردو کی انداز پر - رنگین - پر تکلف - استعارات سے مملو - اور قوافی کا پابند تھا - لیکن اب نئی اُردو کی طرح سادگی صفائی برجستگی - کا لحاظ کیا جاتا ہے اور نئی تصنیفات بالکل اسی طرز پر لکھی جاتی ہین - اس نئی طرز کے موجد یا اُستاد کمال بے - حامد بے - پروفیسر ناجی وغیرہ ہین - مین نے جب ترکی پڑھنی شروع کی تو قدیم تصنیفات کے پڑھنے کا ارادہ کیا - لیکن میرے احباب نے جو میرے اُستاد بھی تھے کہا کہ قدیم وجدید ترکی مین آسمان وزمین کا فرق ہے اور قدیم زبان کا سیکھنا نئی زبان کے لیے کافی نہوگا - پروفیسر ویمبری نے اپنے لکچر مین جو انہون نے ترکون کی موجودہ شائستگی پر دیا ہے قدیم وجدید ترکی کا موازنہ کر کے موجودہ زبان کی دلاویزی صفائی - سادگی کا تعجب کے ساتھ اعتراف کیا ہے -

ترک مصنفین -

ترک مصنفون مین جو آج کل زیادہ نامور اور ممتاز ہین انکے یہ نام ہین - احمد مدحت - جودت پاشا - پروفیسر ناجی - ابو الضیا - سامی - علی نصرت - پروفیسر ناجی شاعر ہین اور گویا پایہ تخت کے شاعر ہین - ملک الشعرا کا یہان کوئی عہدہ نہین ہے ورنہ یہ لقب انہی کو ملتا تاہم انکو پایہ تخت کا شاعر خیال کیا جاتا ہے - احمد مدحت - بہت بڑا مصنف ہے

اسنے ترکی حکومت کی نہایت مفصل تاریخ لکھی ہے جو بارہ جلدون مین ہے اسلام پر جو اعتراضات
کیے جاتے ہین اُنکے جواب مین ایک مفصل کتاب لکھی ہے - جو تین جلدون مین ہے اور
مدافعہ اسلامیہ کے نام سے موسوم ہے وہ ترکی - فارسی عربی کے علاوہ فرینچ زبان مین کمال
رکھتا ہے - یورپ مین جو اورنٹیل کانفرنس قایم ہے اسکے متعدد اجلاسون مین ٹرکی کی طرف
سے وہ وکیل مقرر ہوکر گیا اور اسٹاک ہالم کی کانفرنس مین عربی فارسی وغیرہ کی ڈپارٹمنٹ
کی افسری اسی کو دی گئی -

جودت پاشا نہایت معزز شخص ہین اور جلسۂ وزرا کے ایک ممبر یعنی وزیر اور یاور ہین
ان کا سن ساٹھہ ستر کے قریب ہے اور چونکہ معمر ہونے کے ساتھہ ضعیف الجثہ اور نحیف
بھی ہین - جلسۂ وزرا مین کم شریک ہوتے ہین - اُنکی تصنیفات مین سے قواعد عثمانیہ جو ترکی
نحو وصرف مین ہے درس مین داخل ہے - مین ان سے ملا تھا - دیر تک صحبت رہی -
عربی وفارسی مین بے تکلف بات چیت کر سکتے ہین - مجھسے عربی مین باتین کرتے رہے -
بڑی تعریف یہ ہے کہ باوجود دولتمندی اور عہدۂ وزارت کے نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہین -
اور زیادہ تر علمی اشغال مین مصروف رہتے ہین -

اخبارات ورسالے

ترکی لٹریچر کے ذکر مین اخبارات وماہوار رسالون کا ذکر کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ آج کل یہ
چیزین لٹریچر کا ایک بڑا جزو خیال کی جاتی ہین - مین افسوس کے ساتھہ کہتا ہون کہ اس
لحاظ سے ترکی لٹریچر پستی کی حالت مین ہے - ترکی زبان کے اخبار تعداد مین تھوڑے نہین ہین
بہت سے اخبار روزانہ ہین اور بڑی آب وتاب سے نکلتے ہین - عبارت بھی بہت سادہ

اور شستہ ہوتی ہے - اخبار کا مذاق بھی تمام ملک مین پھیل گیا ہے - بہت سے قہوہ خانے اخبارون کے لیے مخصوص ہین - جہان ہمیشہ کثرت سے اخبارات موجود رہتے ہین - اور اسیوجہ سے انکو قہوہ خانے کے بجاے قرات خانہ کہا جاتا ہے -

یہ سب کچھ ہے لیکن جو چیز اخبار کی جان ہے یعنی آزادی اسکا سرے سے وجود نہین - تمام اخبارات مین بجز سرکاری احکام اور معمولی خبرون کے اور کچھہ نہین ہوتا - اسکا یہ نتیجہ ہے کہ ترکی زبان پولیٹکل طرز تحریر اور زور استدلال سے بالکل محروم ہے - اور حقیقت یہ ہے کہ جس زبان مین آزادی کا عنصر نہو اُس مین رفعت خیال - قوت بیان - زور کلام جوش تاثیر - کیونکر اور کہان سے آسکتا ہے - عربی کو دیکھو جبتک خلافت راشدہ کا زمانہ تہا اور طبیعتین آزاد اور خود سر تہین عربی زبان جوش اور تاثیر سے لبریز تھی جس زمانہ سے شخصی حکومت کی بنیاد پڑی اور خاندان بنو امیہ نے بڑے زور اور قوت سے عرب کی آزادی کو پامال کر دیا زبان مین نہ وہ تاثیر رہی نہ وہ جوش رہا - بے شبہہ زمانہ مابعد کا لٹریچر کثرت معلومات کی وجہ سے نہایت وسیع اور دولتمند ہے لیکن اس زمانہ کے تمام تصنیفات میں جہان مارو آزادانہ طرز تحریر اور پولیٹکل جوش اور تاثیر کا پتہ نہین ملتا -

ان باتون کے ساتھہ مجھکو یہ تسلیم کرنا ضرور ہے کہ اخبارات کا آزاد نہونا ترکی کی پولیٹکل حالات کا ضروری اقتضا ہے - رعایا کا اختلاف مذہب - سلطنتہاے غیر کی رقابت - مخالفین کی دراندازیان - اخبارون کا بات کو بتنگڑ بنانا - یورپین حکومتون کی ہمسایگی - یہ ایسے حالات ہین جنمین آزاد سے آزاد گورنمنٹ بھی یہی کرتی جو ترکی نے کیا ہے - حال ہی

اخبارات کے نہ آزاد ہونیکا سبب -

مین فرانس کی جمہوری حکومت نے ٹونس مین اخبارات کی آزادی کے متعلق جو احکام جاری کیے اُن کو دیکھکر کون نا انصاف ہے جو ٹرکی کو مورد الزام قرار دے سکتا ہے۔

البتہ کتابون کے چھپنے کے متعلق یہان جو روک ٹوک ہے وہ کسیقدر اعتراض کے قابل ہے یہان عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کوئی کتاب قدیم یا جدید چھاپنا چاہتا ہے تو پہلے وہ کتاب **معارف** کے شرتہ مین پیش کیجاتی ہے۔ وہان معاینہ اور تفتیش کا ایک جداگانہ صیغہ ہے۔ اس صیغے کے عہدہ دار کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑہ جاتے ہین اور انکی ریپورٹ کے موافق بعض اوقات کتاب کا چھاپنا روک دیا جاتا ہے یا اُسمین حک و اصلاح کیجاتی ہے۔ اس قاعدہ کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ بعض لوگ کتابون کے چھاپنے مین نہایت بددیانتی کرتے تھے۔ مثلاً **بیروت** مین عیسائیون نے الفاظ الکتابیہ جو چھاپی اُسمین جہان جہان **قرآن پاک** کی آیتین تھین اور اسلامی طریقے کے موافق عنوان کے طور پر قال اللہ یا کما فی القرآن المجید تھا سب جگہہ بدلکر کما قیل یا کما قال القرآن بنا دیا۔ حالانکہ کسی مسلمان کی قلم سے قرآن مجید کی نسبت ایسے الفاظ نہین نکل سکتے اس سے زیادہ یہ کہ انہین عیسائیون نے قرآن مجید کا ایک انتخاب چھاپا ہے اور جہان جہان کسی آیت مین عیسائی روایتون کے خلاف کسی واقعہ کا ذکر ہے۔ قوسین مین لکھدیا ہے کہ "یہ غلط ہے اور صحیح یون ہے" بے شبہہ ایک اسلامی سلطنت اس قسم کے تصرفات کا تحمل نہین کر سکتی اور یہی سبب ہے کہ سلطنت کی طرف سے کتابون کے شایع ہونے کے وقت نہایت احتیاط اور تفتیش سے کام لیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ آج کل اسکا طریق عمل اعتدال سے تجاوز کر گیا ہے۔ یہ صیغہ تحریف و تبدل کے روک کی غرض سے قائم ہوا تھا مگر بعض اوقات اُسنے خود تحریف و تغیر پر عمل کیا ہے میرے سامنے ایک مطبع مین شرح عقائد النسفی چھپ رہی تھی۔ معارف نے اس کتاب کی وہ تمام عبارت قلمزو کر دی تھی جسمین خلافت کی بحث ہے اور الائمۃ من قریش کی حدیث مذکور ہے۔ مطبع والے نے مجبوراً اُسی قلمزو نسخہ کو چھاپا۔ مین نے اصل نسخہ جسپر معارف نے یہ تصرف کیا تھا دیکھا اور مجھکو یاد ہے کہ اُسوقت مین رنج اور غصہ کیوجہ سے بے اختیار ہو گیا تھا۔ ان لوگون نے یہ تصرف بخیال خود سلطان کی ہوا خواہی کے جوش مین کیا ہوگا۔ لیکن اگر حضور ممدوح کو اس سے اطلاع ہوتی تو وہ ہرگز اسکو پسند نکرتے۔

اخبارات تو جیسا مین نے اوپر بیان کیا قابلِ اعتنا نہین لیکن میگزین اور ماہوار رسالے جو ترکی زبان مین نکلتے ہین نہایت قدر کے قابل ہین۔ انمین زیادہ مشہور اور معروف معارف ہے جو ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس رسالہ مین ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے مضامین لکھے جاتے ہین اور ترکون مین آج کل جو لوگ علوم جدیدہ کے ماہر ہین زیادہ تر اسی رسالہ کے ذریعہ سے اظہار کمال کرتے ہین۔ مضامین زیادہ تر نیچرل سائنس اور آلات جدیدہ کے متعلق ہوتے ہین اور کوئی پرچہ تصویر سے خالی نہین ہوتا۔ تعداد اشاعت بھی کچھ کم نہین۔ مین نے صاحب مطبع سے دریافت کیا تھا معلوم ہوا کہ پانچہزار پرچے نکلتے ہین۔ معارف کے سوا اور بھی علمی پرچے ہین اور نہایت قابلیت سے شائع ہوتے ہین۔

انیس - رسملی غزنہ - مصور جہان - ثروت فنون - میری نگاہ سے گزرے ہین - یہ تمام رسالے کاغذ - خط - صفائی - غرض ظاہری آب وتاب مین یورپ کے مشہور رسالون کی ہمسری کرتے ہین -

اس مین شبہ نہین کہ ترکی مین علوم وفنون کو جو روز افزون ترقی ہے اور جس کثرت سے ہر فن مین نئی تصنیفات شائع ہوتی رہتی ہین اسکے لحاظ سے تمام ایشیائی دنیا پر اس کو افضلیت کا رتبہ حاصل ہے -

چھاپے خانے

چھاپے خانے یہان نہایت کثرت سے ہین - اور خوش خطی - صفائی - موزونی مین انکا جواب نہین - عربی خط کا جو ٹائپ ہے اور جو ایک ترکی عالم ابو الضیا کی ایجاد ہے تمام دنیا مین بے نظیر خیال کیا جاتا ہے - عربی کتابین آج دنیا مین جہان جہان چھپتی ہین بیروت کی چھپی ہوئی کتابین سب سے عمدہ تر تسلیم کیجاتی ہین - لیکن خود بیروت والون نے مجھسے بیان کیا کہ اصل مین یہ ٹائپ ترکون کی ایجاد ہے اور ہم انکے مقلد ہین - چونکہ قسطنطینیہ مین عموماً ترکی کتابین چھپتی ہین اور وہ ان ملکون مین نہین آتین اسلیے عام طور پر بیروت ہی کی شہرت ہوگئی ہے - مرفہ الحالی یا عام قدردانی کا اثر ہے کہ قسطنطینیہ مین جسقدر کتابین چھپتی ہین نہایت عمدہ اور قیمتی کاغذ پر چھپتی ہین - بخلاف مصر و ہندوستان کے جہان جوتے صاف کرنیکا کاغذ کتابون کے لیے استعمال کیا جاتا ہے - اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہین کہ ان ملکون مین لوگون نے ابھی تک علم کی قدر و قیمت نہین سمجھی -

یہ افسوس کی بات ہے کہ یہان کوئی مطبع اتنا وسیع اور اسقدر دولتمند نہین جیسا کہ ہندوستان مین نولکشوری مطبع ہے۔ اسکے ساتھہ یہ اور افسوس ہے کہ اکثر مطابع غیر قومون کے ہین۔ معارف جسکا مین نے ابھی ذکر کیا اسکا مالک بھی ایک عیسائی ہے۔ مسلمانون کے جو مطابع ہین انمین ترجمان حقیقت مطبع عثمانیہ۔ شرکت صحافیہ زیادہ ممتاز ہین۔ مین نے ان سب کی سیر کی۔ شرکت صحافیہ اِس لحاظ سے قابلِ ذکر ہے کہ وہ مشترک سرمایہ سے قائم ہے اور اسکے تمام حصہ دار مسلمان ہین۔ کل سرمایہ ۲۸ ہزار پونڈ یعنی قریباً دو لاکھہ روپیہ ہے۔ تمام کام انجن کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ انجن بہت بڑا ہے اور دس بارہ کلون کو چلاتا ہے۔ مین جسوقت پہنچا عینی شرح بخاری چھپ رہی تھی۔ دو ضخیم جلدین اسوقت تک طیار ہو چکین تھین۔ مطبع والے کہتے تھے کہ ایسی ہی آٹھہ اور ہین۔ تمام قسطنطنیہ مین مسلمانون کا یہی مشترک کارخانہ ہے ورنہ مسلمان۔ اولاً تجارت کو ہاتھہ ہی کیون لگاتے اور کسی اتفاقی وجہ سے اس کام کو کرتے بھی تو دو چار شخص ملکر کیون کرتے۔ اس لحاظ سے یہ مطبع ایک گونہ خرق عادت مین داخل ہے۔

کتب خانے

کتب خانے۔

ترتیب مضمون اور نسق کلام کی وجہ سے مین اس عنوان پر دیر مین پہنچا ورنہ ذاتی شوق اور غایت سفر کے لحاظ سے یہی مضمون تھا جسکو مین سب سے اوّل اور سب سے مفصل لکھتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ترکون کے علمی کارنامون مین جو چیز سب سے زیادہ قابلِ فخر ہے وہ یہی کتب خانے ہین۔ اسلامی دنیا کے جن حصون مین آج تعلیم و تعلم کا چرچا ہے وہ

ہندوستان - عرب - مصر - شام - بلادمغرب - فارس و ایران ہین - انمین سے اکثر مقامات کا علمی سرمایہ مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور جو نہین دیکھا ہے وہ ایسے قوی وسایل سے معلوم ہے کہ دیکھنے کے برابر ہے - اس بنا پر مین کافی یقین کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ تمام اسلامی دنیا مین **قسطنطنیہ** - عربی تصنیفات کا سب سے بڑا مرکز ہے -

کتب خانہ اور کتابون کی تعداد -

کُل کتب خانے جو اس شہر مین ہین انکی تعداد ۴۵ ہے - شاہی کتب خانہ جو قصر ہمایون مین ہے اور نہایت قدیم ہے اسکے علاوہ ہے - ان کتب خانون کی کُل کتابین ۸۵ ہزار ہین - اگرچہ یہ تعداد کچھہ بڑی تعداد نہین - ہمارے ہندوستان مین اس سے زیادہ کتابین ہونگی لیکن قسطنطنیہ کو جو ترجیح ہے وہ کتابون کی عمدگی اور کمیابی کی حیثیت سے ہے -

ان کتب خانون مین سے چند کے نام ذیل مین درج ہین - کتب خانہ جامع ایا صوفیہ - کتب خانہ جامع بایزید - کتب خانہ جامع یول - کتب خانہ حمیدیہ قدیم - کتب خانہ عاشر آفندی شیخ الاسلام - کتب خانہ اسعد آفندی نقیب الاشراف - کتب خانہ جامع محمد فاتح - کتب خانہ حمیدیہ جدید - کتب خانہ علی پاشا شہید - کتب خانہ نور عثمانیہ - کتب خانہ لالہ لی - کتب خانہ حکیم اُغلی علی پاشا - کتب خانہ محمد پاشا کوپرلی - کتب خانہ قلیچ علی پاشا - کتب خانہ ولی الدین آفندی - کتب خانہ سلیمیہ - کتب خانہ فیض اللہ آفندی - کتب خانہ سلطان محمد قاضی زادہ - کتب خانہ جامع والدہ سلطان - کتب خانہ عاطف آفندی - کتب خانہ شاہزادہ داماد ابراہیم پاشا - کتب خانہ خسرو پاشا - کتب خانہ مہرشان

کتب خانہ محمد آفندی۔ کتب خانہ مصطفی آفندی۔ کتب خانہ توفیق آفندی۔ کتب خانہ سلیمانیہ
کتب خانہ محمد آفندی مراد۔ کتب خانہ راغب پاشا۔ ان مین سے چودہ کتب خانون
کی مفصل فہرستین چھپکر شائع ہو گئی ہین اور غالباً رفتہ رفتہ بقیہ فہرستین بھی اشاعت
پائین۔

یہ کتب خانے جیسا کہ خود انکے نامون سے ظاہر ہے اگلے باشاہون اور امیرون
نے قائم کیے ہین اور سب کے سب وقف عام ہین۔ ہر کتب خانے کے ساتھہ اسقدر
جایداد بھی وقف ہے جس سے اُسکے معمولی مصارف یعنی مکان کی تجدید و ترمیم۔ فرش
اور معمولی فرنیچر۔ ملازمون کی تنخواہ۔ ادا ہوتی رہتی ہے۔ ان امور کے لحاظ سے اعتراف
کرنا پڑتا ہے کہ علمی فیاضی مین ترکون کا رتبہ تمام اسلامی قومون سے بالاتر ہے۔

کتب خانونکے لیے اوقاف۔

ہندوستان مین مدتون تک اسلامی حکومت رہی اور بڑی اوج و شان سے رہی
بڑے بڑے نامور وزرا اور اُمرا گزرے۔ لیکن آج انکی ایک بھی علمی یادگار
موجود نہین۔

ان کتب خانون سے اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ ترکون مین اُمرا کا گروہ (جو
اور قومون مین نسبتہً ایک جاہل گروہ ہوتا ہے) تعلیم یافتہ اور اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ تہا۔
اکثر کتب خانون مین وقف کرنے والون کی ذاتی تصنیفات یا اُنکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی کتابین
موجود ہین جو اُنکے مذاق اور وسعت نظر کی شاہد ہین۔ اسکے علاوہ جس قسم کی عمدہ اور نایاب
کتابین ڈہونڈ ڈہونڈ کر جمع کی گئی ہین خود اُن سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جمع

کرنیوالون کا علمی مذاق معمولی مذاق نہ تھا۔

ظاہری

یہ کتب خانے خوبی عمارت اور دیگر سروسامان کے لحاظ سے معمولی درجے کے ہین۔ یہانتک کہ بعض کتب خانون مین الماریان تک نہین۔ ایک چبوترہ پر جسکے گرد لوہے کا کٹہرہ ہے کتابون کا ڈھیر لگا دیا ہے۔ تمام کتب خانون مین زمین کا فرش ہے۔ البتہ اسقدر تکلف ہے کہ سامنے بنچین بچھی ہوئی ہین جن پر کتابین رکھکر پڑھتے ہین۔ کتب خانہ حمیدیہ جو حال مین قائم ہوا ہے اور سلطان المعظم کے عہد مبارک کی یادگار ہے اگرچہ زیادہ شان وشوکت کا ہے۔ عمارت خوبصورت اور وسیع ہے۔ میز کرسیان کوچین۔ جسقدر ہین ان پر ریشمی گدے ہین۔ غرض تمام باتون مین اور کتب خانون سے مستثنی ہے تاہم الہ آباد کی پبلک لائبریری کی برابری نہین کرسکتا

انتظام

چونکہ تمام اوقاف کا انتظام حکومت سے متعلق ہے کتب خانے بھی گورنمنٹ کے زیر اہتمام ہین اور یہی وجہ ہے کہ باوجود امتداد زمانہ کے کتابین اس احتیاط سے محفوظ ہین کہ ایک پرچہ بھی ضائع نہین ہونے پایا ہے ملازمین باوجود قلت تنخواہ کے نہایت متدین اور راست کردار ہین۔ کتب خانہ عاشر آفندی کا وقف اسقدر کم ہے کہ لائبریرین کو معمولی خوراک اور دو روپے ماہوار سے زیادہ نہین مل سکتے۔ لیکن جو شخص لائبریرین مقرر کیا گیا ہے اسقدر دیانت دار اور اپنے فرائض کا پابند ہے کہ اس سے زیادہ ہونا ممکن نہین کتبخانہ کی دیوارون پر انگور کی بیلین چڑھی ہین۔ ایک دن مین نے اُس سے کہا کہ اگر تم انگورون کو بیچ ڈالو تو تمکو معقول آمدنی ہوسکتی ہے۔ بولا کہ واقف کی شرط کے موافق یہ انگور صرف

اُن لوگون کے لیے ہین جو کتب خانہ مین کتاب پڑہنے کی غرض سے آئین اسلیے مین اُن سے کسیطرح کا فائدہ نہین اُٹھا سکتا۔ قلت تنخواہ کی وجہ سے بیچارے نے شادی بھی نہین کی ہے نہ رہنے کا کوئی مکان ہے کتب خانہ ہی مین رات کو پڑرہتا ہے۔

کتب خانونکی بعض خصوصیتین

ان کتب خانون کی خصوصیتین اور اُنکی اجمالی کیفیت واقعات ذیل سے معلوم ہوگی۔

(۱) سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کتابین جو یہان موجود ہین۔ عموماً قدیم الخط۔ صحیح۔ اور اساتذہ سابق کی صحیح کردہ ہین۔ قدیم اور نایاب کتابین جنکے دو ہی چار نسخے دنیا مین ہون اُنکا صحیح ہونا سب سے مقدم ہے۔ ورنہ ان پر اعتبار نہین ہوسکتا۔ مصر کے کتب خانہ مین بھی قدیم کتابین کچہہ کم نہین۔ لیکن اکثر زمانہ حال کی لکھی ہوئی ہین اور اسوجہ سے چندان صحیح اور قابل استناد نہین۔ قسطنطنیہ کی کتابون کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ ان کتابون کے لیے عجیب و غریب نسخے کہان سے بہم پہنچائے ہین۔

نسخہ کی صحت اور عمدگی۔

اسرار البلاغۃ عبدالقاہر الجرجانی کی مجھکو مدت سے تلاش تھی۔ ہندوستان مین صرف ایک نسخہ کا پتہ لگا لیکن وہ نہایت غلط اور ناقابل اعتبار تھا۔ قسطنطنیہ مین اِسکے متعدد نسخے دیکھے اور سب کے سب نہایت صحیح اور قدیم الخط۔ اسیطرح کتاب البیان والتبیین للجاحظ تذکرہ بن حمدون۔ معجم الادباء یاقوت حموی۔ کتاب الاشراف للبلاذری۔ تاریخ کبیر امام بخاری وغیرہ کے نسخے نہایت صحیح اور مستند موجود ہین۔

(۲) بعض کتب خانون مثلاً حمیدیہ قدیم مین یہ خصوصیت ہے کہ اکثر کتابون کا کاغذ زرین یا زرافشان ہے۔ اور حاشیہ پر سنہرے بیل بوٹے بنے ہین۔ ان تکلفات کے ساتھ

خط نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے - چونکہ قدیم زمانہ کی کتابین اس تکلف کے ساتھہ کم ملسکتی تہین
بانی کتب خانہ نے اکثر کتابین خود اپنے اہتمام سے طیار کرائی ہین - مین نے متعدد
کتابین جنمین شفا بوعلی سینا کا کامل نسخہ بھی تہا نکلوا کر دیکہا اور صاحب کتب خانہ کی نفاست
پسندی کی بے ساختہ داد دی -

(۳) میرا خیال تہا کہ دولت عباسیہ کے عہد مین یونانی و مصر کی کتابون کے جو ترجمے
ہوے تھے دنیا سے ناپدید ہو گیے - لیکن یہان آکر اس خیال کی غلطی ثابت ہوئی -
اگرچہ جس کثرت سے ترجمے ہوئے تھے اُسکے اعتبار سے، تو موجودہ سرمایہ بھی نہونے
کی برابر ہے تاہم جسقدر موجود ہے یہ بھی غنیمت ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ ترکون کو قدیم تصنیفات کے ساتھہ خاص اعتنا تہا چنانچہ انہون نے
اس باب مین یورپ کی کوششون سے بھی فائدہ اُٹھایا - ابن رشد نے ارسطو کی تصنیفات کا
ایک نہایت مفید اور جامع خلاصہ لکہا تہا - یہ اصلی خلاصہ مفقود ہو گیا ہے - لیکن لاٹین
مین اسکا ترجمہ ہو گیا تہا جو اسوقت تک یورپ کے کتب خانون مین موجود ہے - اسعد آفندی ایک ترکی عالم نے
اس لاٹین خلاصہ کا عربی مین ترجمہ کیا اور جابجا کچھہ اضافے کیے - مین نے یہ ترجمہ راغب پاشا
کے کتب خانہ مین دیکہا بہت بڑا مجموعہ ہے اور ترکون کی علمی کوششون کا عمدہ نمونہ ہے -

(۴) فن تاریخ و ادب مین بعض ایسی تصنیفات دیکھین جنمین وہ جدت ہے جسکو مین مدت
سے تلاش کرتا تھا اور یورپ کی تصنیفات حال کے سوا اس قسم کی طرز تصنیف کا
کہین پتہ نہ لگتا تہا - مثلاً **قضاۃ** کے حالات مین بہت سی کتابین لکھی گئین لیکن کسی نے

اسطرف توجہ نہین کی کہ حالات زندگی کے ساتھ اُنکے فیصلے اور احکام بھی نقل کرتا کہ آج کے طریقۂ انفصال مقدمات کے ساتھ اسکا موازنہ کیا جا سکتا ۔ کتب خانہ ینی جامع مین اس قسم کی ایک کتاب موجود ہے ۔ مصنف کتاب کا نام ابو بکر محمد بن خلف وکیع ہے جو نہایت قدیم زمانہ کا مصنف ہے اور تمام واقعات کو بہ سند متصل بیان کرتا ہے ۔ اس کتاب مین التزام کیا ہے کہ ہر شخص کے حال کے ساتھ اسکے سب سے فیصلے اور تجویزین بھی نقل کی ہین اور مقدمات کی صورت بیان کی ہے ۔

فن ادب مین مین نے اس قسم کی کوئی کتاب کبھی نہین دیکھی تھی بلکہ خیال تک نہ تھا کہ ایسی کوئی کتاب مسلمانون نے کبھی لکھی ہوگی جسمین مضامین شعری کی تاریخ ہو ۔ یعنی فلان مضمون ۔ اوّل فلان شاعر نے لکھا پھر رفتہ رفتہ فلان فلان شاعر نے یہ یہ اضافہ کیا یا اس اس طرح اسکی صورتین بدلین ۔ عاشر آفندی کے کتب خانہ مین مین نے ایک بڑی ضخیم کتاب خاص اس موضوع پر دیکھی ۔ مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ ہر قسم کے مضامین عرب جاہلیۃ نے ایجاد کیے پھر متاخرین نے اُنکو ترقی دی اور نئے نئے پیرایے نکالے ۔ تمام کتاب اسی دعوی کے ثبوت مین ہے ۔ مصنف ہر مضمون کے لیے عرب جاہلیۃ کا ایک شعر نقل کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ اسلامی شعرا مین سے فلان شاعر نے اسی مضمون کو ذرا بدلکر اسطرح لکھا ۔ پھر دولت بنو امیہ اور عباسیہ کے شعرا نے اُسی سے اور اور صورتین پیدا کین ۔ اس کتاب کو پڑھکر مصنف کی وسعت نظر اور دقیقہ سنجی پر حیرت ہوتی ہے اور ساتھ ہی افسوس ہوتا ہے کہ متاخرین اس قسم کی

نادر تصنیف کی پیروی نہ کرسکے کہ آج اس مضمون پر متعدد کتابین ملتین -

(۵) مشہور حکما اور ائمہ فن کی کتابین جس کثرت سے یہان موجود ہین اور کہین نہین ملسکتین - امام غزالی - بوعلی سینا - فخر رازی - فارابی کی وہ کمیاب تصنیفات جنکے نام صرف ابن خلکان وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہین - اکثر یہان موجود ہین - معارف وحقیقت کے متعلق بوعلی سینا اور حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر کی آپسمین جو خط و کتابت وقتاً فوقتاً ہوئی ہے وہ رسالونکی شکل مین موجود ہے -

ائمہ فن کی تصنیفات -

ابن سینا کی نسبت یہ امر مدتون سے بحث طلب ہے کہ اُسنے فلسفہ یونانی پر کچھہ اضافہ کیا ہے یا نہین - کتاب الشفا مین اُسنے لکھا ہے کہ "مین جو کچھہ لکھتا ہون وہ ارسطو کا فلسفہ ہے اپنے خاص فلسفہ کو مین نے حکمۃ مشرقیہ مین لکھا ہے" یورپ والون کو اس کتاب یعنی حکمۃ مشرقیہ کی نہایت تلاش ہے اور چونکہ اُنکو یہ کتاب نہین ملسکی اسلیے پروفیسر منک نے اپنی کتاب ربط فلسفۃ الیہود والاسلام مین لکھا ہے کہ "حکمۃ مشرقیہ ہمکو ملتی نہین اور جو کتابین ملتی ہین اُن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ابن سینا نے کچھہ اضافہ نہین کیا" کتب خانہ جامع ایا صوفیہ مین اس نایاب کتاب کا نہایت عمدہ نسخہ موجود ہے - مسلمان تو اُسکے پڑھنے اور فلسفہ یونانی سے موازنہ کرنے کی زحمت کب گوارا کرتے ہین لیکن اگر یورپ والون کو یہ کتاب ملجاتی تو کچھہ شبہہ نہین کہ اس بحث کا کہ مسلمانون نے فلسفہ یونانی مین کچھہ اضافہ کیا یا نہین قطعی فیصلہ ہوجاتا - مین نے قلت فرصت کی وجہ سے اِس کتاب کو سرسری طور پر دیکھا - بظاہر اسمین کوئی جدت نہین معلوم ہوتی تھی

زیادہ تدقیق کی نگاہ سے دیکھنے کا موقع ہوتا تو کچھ راے قائم ہوسکتی۔

تاریخ اور ادب کی بعض کتابونکے نام

تاریخ اور ادب کی نایاب کتابین جو مین نے یہان دیکھین ان مین سے چند کے نام ذیل مین درج ہین۔ تاریخ خطیب بغدادی تمام وکمال - تاریخ اسلام از علامہ ذہبی ۸ مجلد - تاریخ الحکما از جمال الدین القفطی - تاریخ کبیر امام بخاری ۳ مجلد - تجارب الامم ابن مسکویہ - منتظم لابن الجوزی - مرآۃ الزمان لسبط ابن الجوزی - مسالک الابصار لابن فضل اللہ ۲ مجلد - عقد الجمان لبدر الدین العینی ۸ مجلد مختصر تاریخ دمشق ابن عساکر لجمال الدین بن مکرم الانصاری ۴ مجلد - رحلۃ بن خلدون - نہایۃ الارب للنویری طبقات الادبا یاقوت الحموی - طبقات کبریٰ لابن سعد - طبقات الامم لابن صاعد الاندلسی - کتاب الاشراف للبلاذری تمام وکمال - سیرۃ العمرین لابن الجوزی - کتاب البیان والتبیین للجاحظ - صناعتین للعسکری - دلائل الاعجاز عبد القاہر الجرجانی - تذکرہ بن حمدون - شرح تبریزی بر دیوان ابو تمام - دیوان ابو نواس مکمل - سرقات المتنبی لابن العمید - مجموعہ رسائل ابو اسحٰق صابی -

کتب خانون سے یہان کے لوگ متمتع نہین ہوتے

کتب خانون کے ذکر مین مجھکو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ نایاب کتابین یہان بالکل بیکار ہین - اوّلاً تو یہ کتب خانے دن مین صرف دو تین گھنٹے کے لیے کھلتے ہین - اسکے ساتھ سال مین دو تین مہینے متصل تعطیل رہتی ہے - ان باتون کے ساتھ اعلیٰ مذاق کی یہ کمی ہے کہ نایاب اور قدیم کتابین یون ہی بیکار پڑی رہتی ہین - کوئی شخص انکو اٹھا کر کبھی نہین دیکھتا - کتب خانون مین مین جب لوگونکو کتابون کے مطالعہ مین مشغول دیکھتا تھا تو ہمیشہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ کس قسم کی کتابین انکے پیش نظر ہین - لیکن مین نے کسی کے سامنے - مختصر معانی - ایساغوجی - شرح وقایہ - جلالین - وغیرہ کے سوا کبھی

کوئی کتاب نہین دیکھی - البتہ کبھی کبھی غیر ملکون کے نامور علما آنکلتے ہین اُنکو نایاب اور عمدہ کتابون کی جستجو رہتی ہی -

حقیقت یہ ہے کہ کل دنیاے اسلامی مین **تعلیم** کا طریقہ ایسا ابتر اور ذلیل ہوگیا ہے کہ چند درسی کتابون کے سوا لوگون کو کسی قسم کی جدید معلومات کی طرف رغبت ہی نہین ہوتی جسکا یہ نتیجہ ہے کہ جدت اور ایجاد کا مادہ قوم سے مسلوب ہوتا جاتا ہی اور جسقدر کہین کہین کچھہ رہ گیا ہی آئندہ اسکی بھی امید نہین -

تنبیہہ - مین نے کتب خانون کے بیان مین جو تفصیل کی وہ ایک خاص غرض سے کی اور مین چاہتا ہون کہ قوم کو اسکی طرف متوجہ کرون - **یورپ** مین اس قسم کی متعدد انجمنین قائم ہین جن کا مقصد قدیم عمدہ کتابون کا بہم پہنچانا اور اُنکو چھاپکر شائع کرنا ہی - انہین انجمنون کی بدولت عربی زبان کی وہ قدیم اور نادر الوجود کتابین ہمکو میسر آئی ہین جنکے دستیاب ہونے کا خیال بھی نہین آتا تھا - یہی انجمنین ہین جنہون نے تاریخ کبیر ابو جعفر جریر طبری کا کامل نسخہ بہم پہنچایا اور اُسکی بہت سی جلدین چھاپ کر شائع کین - حالانکہ **مصر** و **روم** کے علما اس نایاب تاریخی خزانہ سے بالکل ناامید ہو چکے تھے اور شاہ عبد العزیز صاحب نے تو یقین دلا دیا تھا کہ وہ دنیا سے ناپید ہوچکی - بے شبہہ یورپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے اور ہمکو اسکا علانیہ اقرار کرنا چاہیے بزرگان قوم سے میری درخواست ہے کہ وہ اس قسم کی ایک عظیم الشان انجمن بنائین - عام چندہ سے کافی سرمایہ جمع کیا جائے - قابل اور لائق مصنفین - کتابون کے انتخاب کے لیے ممبر مقرر ہون - قسطنطنیہ اور مصر سے کتابین نقل کراکر منگائی جائین اور چھاپ کر شایع کیجائین

یہ کام بظاہر عظیم الشان اور قوم کی موجودہ حالت کے لحاظ سے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن فی الحقیقت ایسا نہین ہے۔ اگر چار کرور مسلمانون مین سے ۰۰ا مسلمان بھی آمادہ ہوجائین اور ایک قلیل مقدار چندہ کی دینا گوارا کرین تو اس کام کا انجام پانا کچھ مشکل نہین۔

حیدرآباد مین دایرۃ المعارف الدکنیہ کے نام سے جو انجمن قائم ہے اور جسکے ایک معزز ممبر نواب اقبال یار جنگ بہادر ہین۔ ہمکو امید ہے کہ وہ ہماری گزارش پر توجہ کرے گی ہم شکرگزاری کے ساتھ اسکی علمی فیاضیون کو تسلیم کرتے ہین لیکن ہمکو اس سے زیادہ فیاضیون کی ضرورت ہے اور ہمکو امید ہے کہ دایرۃ المعارف اور زیادہ توجہ اور اہتمام سے اس مقصد پر متوجہ ہوگی۔

زوایا۔ یا خانقاہین

زوایا

خانقاہین جنکو یہان تکیہ اور تکایا کہتے ہین نہایت کثرت سے ہین۔ اخیر رپورٹ جو مرتب ہوئی ہے اُسمین ۳۰۵ خانقاہون کے نام مع تفصیل مقام و دیگر حالات کے درج ہین لیکن خانقاہ کے لفظ سے وہ معنی مقصود نہین جو ہمارے ملک مین مستعمل ہین۔ ان ممالک مین یہ ایک عجیب فیاضانہ طریقہ ہے جو درحقیقت حیرت انگیز ہے۔ تمام بڑے بڑے شہرون مین ہر ملک اور ہر فرقہ کے لیے جدا جدا خانقاہین ہین۔ اُس ملک اور فرقہ کا مسافر وہان آنکلتا ہے تو بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے خانقاہ مین جا سکتا ہے اور جب تک چاہے قیام کر سکتا ہے کھانا اور ایک وقت کی چاے مفت ملتی ہے۔ یہ فیاضی یہانتک عام ہے کہ باوجود بعد مسافت اور بے تعلقی کے قسطنطنیہ۔ دمشق۔ بیت المقدس۔ حلب۔ موصل۔ دیاربکر۔ ان تمام مقامات مین ہندوستانیون

کے لیے جدا خانقاہین ہین اور اُنکے لیے گوشت اور جنس کی ایک مناسب مقدار مقرر ہی۔ یہ خانقاہین امرا اور رئیسون نے قائم کی ہین اور اسقدر جائداد وقف کردی ہی جس سے مقررہ مصارف ہمیشہ ادا ہوتے رہتے ہین۔ ہر خانقاہ مین ایک شیخ ہوتا ہے جسکو معقول تنخواہ و خوراک ملتی ہے اور خانقاہ کا تمام انتظام اُس سے متعلق رہتا ہے۔ مین نے متعدد خانقاہون کی سیر کی۔ بعض بعض کی عمارت خوش فضا اور موزون ہے۔ کھانیکی نوعیت اور مقدار بھی کافی ہے۔ خاص قسطنطینیہ کی خانقاہون کے سالانہ مصارف کا تخمینہ چار پانچ لاکھ سے کم نہین کیا جا سکتا۔ درحقیقت ترکون کی فیاضی کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے اور اسمین بھی شبہہ نہین کہ جس زمانہ مین یہ طریقہ قائم ہوا تھا اُس عہد کے لحاظ سے نامناسب بھی نہ تھا۔

تم نے عربی تاریخون مین پڑھا ہوگا کہ تمام ممالک اسلامی مین سیّاحون اور طالب علمون کا ایک تانتا بندھا رہتا تھا وہ انہی خانقاہون اور زاویون کی بدولت تھا۔ ابن بطوطہ کو اپنے عالمگیر سفر مین اسی طریقہ کی وجہ سے مدد ملی تھی۔ چنانچہ اُسنے سفرنامہ مین اِن زاویون کو نام بنام لکھا ہے۔ لیکن یہ قدرتی بات ہے کہ جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہین تو مفید تدبیرین مضر بنجاتی ہین۔ مسلمانون کو سیر و سیاحت۔ جغرافیانہ تحقیقات۔ تحصیل علم کا مذاق تو جاتا رہا اسلیے اب یہ طریقہ کاہلی۔ مفت خوری۔ دریوزہ گری کا ایک ذریعہ رہ گیا ہے اور قومی زندگی کو نہایت نقصان پہنچا رہا ہے۔ مین نے اکثر خانقاہون مین خود جا کر دیکھا۔ کئی کئی برس کے آئے ہوے مسافر پڑے ہین۔ نہ کسی قسم کا شغل ہے نہ کچھ کام ہے۔ لکھنو کے عہدیون

کا جو حال سنا کرتے تھے - یہان آنکھون سے نظر آتا ہے - شیوخ جنکو خانقاہ کا انتظام سپرد ہوتا ہے اور تمام نقد و جنس اُنکے اہتمام مین رہتی ہے عموماً خاین اور بد دیانت ہین - خود نہایت آرام و عیش سے بسر کرتے ہین اور مسافرون کے لیے جو مقدار مقرر ہے اُسکا آدھا تہائی - چوتھائی بھی اُنکو نہین دیتے - ہندی خانقاہ کے شیخ ایک کشمیری صاحب ہین - اُنھون نے کئی بیویان کر لی ہین - خانقاہ سے الگ ایک مکان بنوالیا ہے - اکثر وہین رہتے ہین - ڈہائی سیر گوشت جو روزانہ خانقاہ کے لیے مقرر ہے وہ قریباً کُل حضرت کے تصرف مین آتا ہے اور مسافرونکو معمولی کھانا بھی نصیب نہین ہوتا - خانقاہ کی عمارت جا بجا سے ڈھ چلی ہے - صحن مین کوڑے کرکٹ کا ڈہیر لگا رہتا ہے مختصر یہ کہ وحشت اور ویرانی کی پوری تصویر ہے - مین نے اور جن خانقاہون کو دیکھا وہ اگرچہ ہندی خانقاہ سے ہر بات مین بہتر تہین - لیکن دیانت اور راست بازی کا پتہ کہین نہین ملتا - اسطرح کئی لاکھ سالانہ کی رقم نہایت بُری طرح برباد ہوتی ہے -

مساجد جامع - اور مشہور مقامات

جامع مسجدون کی کثرت اور اُنکی خوبی عمارت اور عظمت و شان کے لحاظ سے قسطنطنیہ دنیا مین اپنا نظیر نہین رکھتا - محمد فاتح کے عہد سے جو اس دار الخلافۃ کا پہلا تخت نشین تھا - آج تک جسقدر فرمانروا گزرے ہر ایک کی (بجز چند کے) ایک ایک جامع مسجد موجود ہے اور بڑی شوکت و شان کی ہے - انمین سے جامع فاتح - جامع سلیمان - جامع بایزید - جامع والدۂ سلطان - جامع سلطان احمد - جامع ایا صوفیہ زیادہ ممتاز ہین اور ان سب مین جامع ایا صوفیہ

اور بھی زیادہ عالیشان اور پُرشوکت ہے۔ ان مسجدون کی وضع ہمارے ہان کی مساجد سے
بالکل الگ ہے۔ نہ دالان نہ محرابین۔ نہ صحن۔ صرف ایک گنبد ہوتا ہے۔ لیکن اسقدر
وسیع کہ کئی ہزار آدمی اسمین آسکتے ہین۔ اگرچہ ہندوستان کے مذاق کے لحاظ سے ان مسجدون
کو خوبصورت اور موزون نہین کہہ سکتے تاہم گنبد کی بے انتہا وسعت اور عمارت کا ارتفاع انسان
کو دفعتاً متحیر بلکہ مرعوب اور حیرت زدہ کردیتا ہے۔ ہر مسجد مین کئی کئی سو بتیون کے آہنی جھاڑ ہین
معلوم ہوتا ہے کہ جھاڑ کا رواج بہت قدیم زمانہ سے ہے۔ اسپین کی عربی تاریخون مین ثریا کے
لفظ سے غالباً اسی قسم کے جھاڑ مراد ہین۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہان شیشہ اور بلور کے ہوتے
تھے یہان لوہے کے ہین۔ عموماً تمام مساجد مین ایک خاص التزام ہے اور اُس سے قیاس
ہوتا ہے کہ سلاطین ترک کو مذہب تسنن مین نہایت غلو تھا اور بات بات مین اسکا اظہار کرتے
تھے۔ عموماً ہر مسجد مین چار بڑی بڑی ڈھالین چارون کونے پر ہوتی ہین اور اُن پر آب زر سے
نہایت خوشخط اور جلی حرفون مین ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی لکھا ہوتا ہے۔ بالکل اسطرح جسطرح
زیب و آرایش کے لیے دیوارون پر اُستادون کے لکھے ہوے قطعے لٹکاتے ہین۔

ن کی آراستگی

تمام مسجدین پر تکلف اور آراستہ ہین معمولاً چٹائی اور جمعہ و عیدین کو عمدہ اور بیش قیمت
قالین کا فرش بچھتا ہے۔ مسجد کے ایک طرف کچھہ زمین چھوٹی ہوتی ہے جسمین وضو کرنے کے
لیے سقاوہ بنا ہوتا ہے۔ مین نے اس بات کو نہایت پسند کیا کہ یہان حوض کا مطلق رواج نہین۔

یاصوفیہ۔

جامع ایاصوفیہ جو سب سے زیادہ عالیشان ہے اور اور تمام مسجدین اسی کے نمونہ پر بنی ہین
دراصل ایک بہت بڑا گرجا تھا جسکو قسطنطین نے ۳۲۵ء مین تعمیر کیا تھا۔ سات برس تک اِسکی

تعمیر جاری رہی اور سو معمار اور دس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ **محمد فاتح** نے کسیقدر تغیر کر کے اُسکو مسجد بنا لیا۔ ابن بطوطہ نے اُسکو گرجا ہونے کی حالت مین دیکھا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ "یہ رومیون کا سب سے بڑا گرجا ہے اور چونکہ کوئی غیر شخص اسکے اندر نہین جا سکتا اسلیے مین اندر کی کیفیت نہین بیان کر سکتا۔ باہر سے اسکی یہ صورت ہے کہ ایک میل کا احاطہ ہے اور تمام زمین مین رُخام کا فرش ہے۔ بیچ مین ایک نہر ہے جسکے دونون کناری پر ایک ہاتھ بلند رخام کی دیوار ہے اس دیوار مین عمدہ پچی کاری کا کام ہے اور نہایت عمدہ بیل بوٹے بنے ہین۔ گرجے کا صدر دروازہ چاندی و سونے کے پترون سے منڈھا ہوا ہے۔ لوگون کے بیان سے ظاہر ہوا کہ کئی ہزار پادری اور رہبان اس گرجے مین دن رات رہتے ہین۔

ابن بطوطہ نے جو صورت بیان کی۔ افسوس وہ اَب باقی نہین رہی۔ احاطہ جسمین نہر تھی مسجد سے بالکل باہر ہے اور قہوہ خانہ بنگیا ہے۔

واقعی یہ عمارت عجیب و غریب اور حیرت افزا ہے۔ بیچ کے گنبد کا قطر ۱۱۵ فٹ اور چھت کا ارتفاع ۱۸۰ فٹ ہے۔ ۱۰۷ استون ہین اور کُل سنگ سماق اور رخام کے ہین۔ اِن ستونون کا قطر تین تین چار چار ہاتھ سے کم نہین۔ دروازہ جو قسطنطین کے زمانہ کا ہے اور تانبے کا ہے اُسپر قدیم زمانہ کی تصویرین بنی ہین اور ابتک قائم ہین۔ چھت پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت مریم کی جو تصویرین تھین اُنکے آثار اَب بھی موجود ہین۔

قابلِ دیدمقامات

قابلِ دید مقامات بہت ہین مثلاً یونانیون کے معابد قدیم۔ سلح خانہ۔ خزانہ یعنی جہان تمام سلاطین عثمانیہ کی پوری قد کی تصویرین مع اصلی لباس و اسلحہ و جواہرات کے ہین۔ توپون

کے ڈھالنے کا کارخانہ - موزہ خانہ - یعنی عجائب خانۂ قدیم جہان نہایت قدیم زمانہ کے تبہر اور کتبے ہین - اسمین سکندر یونانی کا سنگی تابوت بھی ہے وغیرہ وغیرہ - لیکن مین اکثر مقامات کو نہ دیکھ سکا - اسلیے اُنہی پر اکتفا کرتا ہون - جسکی خود مین نے سیر کی -

ترسخانہ - یعنی جہازون کے بنانے کا کارخانہ - بہت بڑا عظیم الشان کارخانہ ہے اور چونکہ حربی صیغہ سے تعلق ہے **محکمہ بحریہ** کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی شخص وہان جا نہین سکتا - خوش قسمتی سے محکمہ بحریہ کے ایک معزز عہدہ دار ہمارے دوست شیخ علی ظبیان کے شناسا تھے - اُنہون نے مہربانی سے ایک عہدہ دار کو ساتھ کر دیا جسنے ہمکو تمام کارخانہ کی بخوبی سیر کرائی - یہ صاحب عربی خوب سمجھتے اور بولتے تھے اور اسوجہ سے ہم ہر ایک بات کو تفصیلاً دریافت کر سکتے تھے - یہ کارخانہ مختلف حصون مین منقسم ہے جسکا صدر مقام ایک بہت بڑی مستطیل دو منزلہ عمارت ہے جہان متعدد بڑے بڑے انجن ہین اور اُنکے ذریعہ سے سیکڑون کلین چلتی ہین - ہمارے رہنما نے اوّل ہمکو اوپر کے درجہ کی سیر کرائی - پہلے ایک بڑے کمرہ مین لے گیے وہان چند معزز افسر ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے ہوئے ایک جہاز کا نقشہ طیار کر رہے تھے - نقشہ جب طیار ہو جاتا ہے تو دوسرے آفس مین بھیجدیا جاتا ہے جہان اُس نقشہ کے موافق جہاز کا مختصر سا نمونہ طیار کیا جاتا ہے - یہ نمونہ لکڑی کا ہوتا ہے اور باوجود مختصر ہونے کے جہاز کی پوری تصویر ہوتا ہے - یہ نمونہ اوّل سلطان کے ملاحظہ مین پیش ہوتا ہے اور منظوری کے بعد اسی کے نمونہ کے موافق جہاز طیار کیا جاتا ہے - اِن نقلی جہازون کے دقائق اور نکتے تو مین کیا

سمجھ سکتا تھا لیکن بظاہر نہایت دقت نظر اور استادی کا کام معلوم ہوتا تھا۔

ان چیزون کو دیکھکر ہم نیچے اُترے۔ یہان سیکڑون کلین چل رہی تھین اور جدا جدا کام ہو رہے تھے۔ ایک طرف پرزے ڈھل رہے تھے۔ ایک طرف لوہے کی موٹی موٹی سلاخون پر سیکڑون من کا گھن پڑتا تھا اور چادرین بنتی جاتی تھین۔ اس عمارت کے آگے ایک بہت بڑا لمبا احاطہ ہے۔ وہان ایک جہاز تھا جو بالکل طیاری کے قریب تھا۔

تارپیڈو کی کشتیا

صرف چادر چڑہانی باقی تھی ہم نے یہان تارپیڈو کی بہت سی کشتیان دیکھین جو اسی کارخانہ سے طیار ہوئی تھین اور سمندر مین ڈالی گئین تھین۔ اِن جہازون مین اوپر کے درجہ مین کوئی چیز نہین ہوتی۔ سارا جہاز لکڑی کا ایک وسیع تختہ نظر آتا ہے۔ آلات حرب اور ہر قسم کی ضروری چیزین۔ یعنی باورچیخانہ۔ خوابگاہ۔ کھانیکا کمرہ۔ غرض جو کچھہ ہوتا ہے وہ اندر ہوتا ہے۔ ہمارے رہنما نے ہمکو ایک کشتی کی سیر بھی کرائی لیکن چونکہ اندر جگہہ بہت کم ہوتی ہے تھوڑی دیر مین ہمارا دم گھٹنے لگا اور ہم جلد باہر نکل آئے۔ نہایت قابل تعریف بات یہ ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان کارخانہ صرف ترک چلاتے ہین۔ تمام افسر اور کاریگر اور ملازم ترک ہین۔ صرف ایک یورپین معمولی درجہ کا ملازم ہے اور وہ بھی قدامت کے لحاظ سے بحال رکھا گیا ہے۔ انجن بھی یہان طیار ہوتے ہین اور ترکون کا بیان ہے کہ یورپ کی بنے ہوے انجنون سے کسی بات مین کم نہین ہوتے۔ ایک افسر نے مجھسے کہا کہ اس قسم کے تمام کامون مین ہمکو یورپ کی احتیاج نہین رہی۔

مقتولان ینگ چری

مقتولان ینگ چری۔ ترکون کی تاریخ مین ینگ چری کا لفظ نہایت امپارٹنٹ لفظ ہے

سلطان آرخان نے جو سلاطین ترک مین دوسرا تخت نشین تھا ۷۶۳ھ ہجری مین حکم دیا کہ اسیران جنگ سے جو ہر سال کثرت سے گرفتار ہو کر آتے تھے ایک خاص تعداد منتخب ہو کر ایک فوج طیار رہو۔ حاجی بکتاش نے جو سلطان کا مرشد تھا اس فوج کا نام ینگ چری رکھا جسکے معنی ترکی زبان مین فوج جدید کے ہین۔ فتوحات کی کثرت سے اِس فوج کی تعداد مین معتدبہ اضافہ ہوتا گیا یہانتک کہ دو تین نسل کے بعد یہی فوج حکومت کی دست و بازو بنگئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ یہ گرفتاران جنگ عموماً عیسائی نسل سے ہوتے تھے اور فوج مین داخل ہو کر بھی مدتون اپنے قدیم مذہب پر قائم رہتے تھے تاہم ترکی حکومت کے ساتھ ان کو یہ اخلاص تھا کہ خود ترکون کو اس سے زیادہ نہین ہو سکتا تھا۔ ترکون نے جو ایک مدت تک یورپ کو اپنا صیدگاہ بنا رکھا تھا وہ انہی جانبازون کی بدولت تھا۔ ۱۸۲۶ء مین جب سلطان محمود نے یورپ کے اصول پر فوج کو مرتب کرنا چاہا تو ان لوگون نے بغاوت کی۔ سلطان نے ایک جدید فوج پہلے سے طیار کر رکھی تھی۔ اہل شہر نے بھی شاہی جدید فوج کا ساتھ دیا۔ غرض خاص قسطنطینہ مین ایک سخت معرکہ ہوا۔ ینگ چری فوج بالکل برباد ہو گئی۔ اسکے ساتھ شاہی فوج کو بھی سخت نقصان پہنچا اور وزیر اعظم اور شیخ الاسلام جان سے مارے گئے۔

یہ مکان اسی معرکہ کی عبرت انگیز یادگار ہے۔ وزیر اعظم شیخ الاسلام اور ینگچری فوج کے تمام بڑے بڑے نامور افسرون کی پوری قد کی مورتین ہین۔ سپاہیون اور سپہ سالارون کی پر رعب شکلین۔ قدیم زمانہ کا لباس اور اسلحہ حرب۔ سکوت اور خاموشی کا عالم۔ یہ تمام باتین جمع ہو کر کچھ ایسا ہیبت انگیز سمان پیدا ہو گیا ہے کہ دن کو وہان جاتے ڈر لگتا ہے۔ دیو

پہلوانون کو مین نے دیکھا سر سے پانون تک لوہے مین غرق - سر پر خود - چہرہ پر جھلم - ہاتھون مین آہنی دستانے - بدن مین زرہ اور چار آئینہ - ٹخنون تک کے آہنی موزے - غرض آنکھون کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہین آتا تھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ کُردی جوان ہین جو خاص پایگاہ کی خدمت پر مامور تھے میرے تخمینہ مین ایک من لوہے سے کم بوجھ اُنکے بدن پر نہ تھا - تعجب ہے کہ اسقدر وزن کے ساتھ وہ لڑتے کیونکر تھے - افسرون کے لباس عجیب وغریب قسم کے ہین - بعض بعض کی پگڑیان ہاتھ ہاتھ بھر اونچی ہین - یہان ہر وقت سرکاری پہرہ رہتا ہے اور ٹکٹ حاصل کرنے کے بغیر کوئی شخص وہان جا نہین سکتا -

عجائب خانہ

موزہ خانہ - یعنی عجائب خانہ - عجائب خانے دو ہین - ایک سرکاری - جہان نہایت قدیم زمانے کے پتھر اور کتبے اور اس قسم کی یادگار چیزین ہین - سکندر یونانی کا سنگی تابوت بھی ہے - افسوس ہے کہ مجھکو اسکی سیر کا اتفاق نہین ہوا -

دوسرا کسی عیسائی سوداگر نے قائم کیا ہے - عمارت اور اور تمام چیزین معمولی ہین - جو کچھ دیکھنے کے قابل ہے وہ دنیا کے مختلف حصّون کی آدمیون کی مورتین ہین - یہ مورتین اس خوبی سے بنائی ہین کہ بالکل اصلی معلوم ہوتی ہین - ایک عورت دیکھی جسکے ہونٹ نہایت موٹے تھے اور نیچے کے ہونٹ مین آر پار چھید کر کے لکڑی کی گلّی ڈالی تھی - معلوم ہوا کہ یہ وہان کا زیور ہے - پہلے تو مجھکو نہایت تعجب ہوا - پھر خیال آیا کہ ہمارے ملک مین ناک کان چھید کر نتھہ اور بالیان وغیرہ پہناتے ہین تو ہونٹون نے کیا قصور کیا ہے کہ اس زینت سے محروم رکھے جائین -

یہان مین نے ایک عجیب دردانگیز تماشہ دیکھا۔ جسکا اثر دیر تک میرے دل پر رہا۔ ایک جداگانہ کمرے مین چند عورتین ہین جو طرح طرح کے عذاب مین مبتلا ہین۔ ایک شکنجہ مین ڈالی جارہی ہے۔ ایک کے پیٹھہ پر جلتے ہوے لوہے کی ٹیری رکھدی ہے کہ گردن سے لیکر کمر تک چار چار انگل کہال اُترگئی ہے۔ اسیطرح اور دنکو عجیب عجیب طریقے سے اذیت دیجارہی ہے۔ یہ عورتین صورت اور وضع و لباس سے دولتمند اور شریف معلوم ہوتی ہین۔ اکثر کم سن اور خوبصورت و نازک اندام ہین۔ سخت تعجب ہوتا تھا کہ کن ظالم ہاتھون نے ان حسن کی دیبیون پر ہاتھ اُٹھانے کی جرات کی ہوگی!! دریافت سے معلوم ہوا کہ اسپین مین جب اسلامی حکومت برباد ہوکر عیسائیون کی سلطنت قائم ہوئی تو عموماً مسلمان تبدیل مذہب پر مجبور کیے گیے اور چونکہ اسلام کا اثر آسانی سے دلون سے مٹ نہ سکتا تھا ان کو انواع اقسام کی اذیتین دیجاتی تھین اور بیکسی اور کمزوری کے لحاظ سے عورتون پر زیادہ ظلم کیا جاتا تھا۔ یہ مظلوم عورتین اسی عبرت انگیز واقعہ کی یادگار ہین۔ اسوقت مجھکو خیال ہوا کہ آیا! یہی عیسائی ہین جو ہمکو طعنہ دیتے ہین کہ **اسلام بزور شمشیر پھیلا!!!**

مین یہ معانہ سمجھا کہ عجائب خانے کے بانی نے جو عیسائی ہے ان تصویرون کو کس غرض سے یہان رکھا ہے۔ کیا وہ عیسائیون کا پرفخر کارنامہ دکہانا چاہتا ہے؟ اور حکومت ٹرک جو اس سے تعرض نہین کرتی تو کیا اپنی بے تعصبی کا ثبوت دینا چاہتی ہے؟ مین تو اس بات کو نہایت ناپسند کرتا ہون کہ دنیا کی مختلف قومون مین جو ناگوار واقعات کسی قدیم زمانہ مین پیش آے دوبارہ منظر عام پر لائے جائین۔

سیرگاہین

قسطنطینہ اور اسکے اطراف وجوار مین کثرت سے عجیب پُرلطف قدرتی سیرگاہین ہین اور غنیمت یہ ہے کہ شہر والے اس نعمت کے قدرشناس بھی ہین - ہر سیرگاہ کے لیے ایک خاص دن مقرر ہے اسدن وہان عجب پرلطف مجمع ہوتا ہے - افسوس ہے کہ ہمارے ملک والے قدرتی مناظر کے مذاق سے آشنا نہین ورنہ خاص اِن سیرگاہون کے دیکھنے اور اُس سے مزا اُٹھانے کے لیے لوگ قسطنطینہ کا سفر کرتے اور یہ کوئی عجیب بات نہ خیال کیجاتی - انہین سے مین نے دو تین کی سیر کی اور انکے مختصر حالات لکھتا ہون -

خونکرصوی

خونکرصوی - قسطنطینہ کی تمام سیرگاہون مین سب سے زیادہ پُرلطف اور دلفریب ہے اِسی بنا پر اسکو سلطان المعظم کے نام سے منسوب کیا ہے - خونکر - فارسی لفظ خونگر کی تحریف ہے ترکی مین خون کا مالک یا خون ریز بادشاہ وقت کو کہتے ہین اور صوی کے معنی پانی اور چشمہ کے ہین اِس بنا پر خونگرصوی کا لفظی ترجمہ شاہی چشمہ ہے - یہ مقام شہر سے بیس پچیس میل کے فاصلہ پر ہے - پہاڑون کا ایک سلسلہ دور تک چلا گیا ہے اور نہایت شاداب اور سرسبز ہے - اسمین ایک قطعہ نہایت موزون نکل آیا ہے جو پہاڑ کی بلند سطح پر واقع ہی خاص جس جگہ تماشائیون کا مجمع ہوتا ہی وہ نہایت پُرلطف مقام ہے - سایہ دار درختون کی دو رویہ قطارین ہین - جہان تک نظر کام کرتی ہے - سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے - ایک طرف آبشار ہے جس کا پانی ایک حوض مین جمع ہوتا جاتا ہے درختون کے نیچے جابجا دو دو چار چار آدمیون کی ٹکڑیان ہوتی ہین - چاے اور قہوہ کا دور چلتا ہے حوض پر باجا بجتا ہے

اور فرنچ اور ترکی گانا ہوتا ہے - بھانڈ نقلین کرتے ہین -

پانچ چھہ زینے چڑھکر پہاڑ کی اصل چوٹی ہے اور وہ نہایت مسطح اور سایہ دار ہے - یہ خاص عورتون کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور کثرت سے ترکش لیڈیان جمع رہتی ہین - نازک اندام عورتون کے لیے بتیس تیتس میل کی مسافت - پہاڑ کی چڑھائی - گھوڑے یا خچر کی سواری کچھہ کم تکلیف کی بات نہین لیکن یہ جگہ کچھہ ایسی دلاویز ہے کہ سب تکلیفین اسکے لیے گوارا کیجا سکتی ہین -

مقری کوی

مقری کوی - یہ ایک قہوہ خانہ ہے جو عین سمندر کے کنارہ پر ہے اور نہایت پر فضا مقام ہے - موجین بار بار کرارے سے آکر ٹکراتی ہین اور عجب مزہ آتا ہے - یہان ایک خاص بات یہ ہے کہ چھہ سات یہودی عورتین ایک بلند چبوترہ پر بیٹھکر عربی گیت گاتی ہین - چونکہ مین نے اس سے پہلے عربی راگ نہین سُنا تھا مجھہ پر ایک خاص اثر ہوا سب ملکر ساتھ گاتی تھین - اور دف کی قسم کا ایک باجا بجاتی جاتی تھین -

محرم

یہان کا محرم بھی ایک قابل ذکر چیز ہے اہل عجم جو مختلف تعلقات کی وجہ سے یہان بود و باش رکھتے ہین انکی تعداد پچاس ساٹھ ہزار سے کم نہین ہے - بہت سے سرکاری محکمون مین ملازم ہین - بہت سے تاجر - پیشہ ور - اور مزدور ہین - اگرچہ یہ لوگ شہر کے تمام حصون مین پھیلے ہوے ہین - لیکن کثرت سے جہان رہتے ہین وہ والدہ خانہ نام ایک محلہ ہے - محرم کے زمانہ مین دہوم دہام کی مجلسین اور نوحہ و بکا کا ہنگامہ زیادہ تر یہین ہوتا ہے مجلسون

مین یہان سوز اور تحت لفظ کا دستور نہین صرف حدیث خوانی ہوتی ہے - اور درحقیقت
مجلس عزا کا مقصود بھی یہی ہے - عام طریقہ بیان کا یہ ہے کہ اوّل ممبر کے قریب
ایک شخص کھڑے ہو کر زبانی جناب امیر علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے
فضائل و مناقب کے متعلق اشعار پڑہتا ہے - پھر ایک مستعد عالم ممبر پر بیٹھکر حالات کربلا
کو وعظ کے طور پر نہایت خوبی اور صفائی سے بیان کرتا ہے - مجھکو اس بات سے بہت
خوشی ہوئی کہ ترک عموماً اِن محفلون مین ادب اور خلوص کے ساتھ شریک ہوتے ہین -
یہان تک کہ ترکون کے لحاظ سے بجز ایک دو موقع کے اور تمام مجلسون مین وعظ جو ہوتا ہے
ترکی ہی زبان مین ہوتا ہے -

ماتم کے عجیب وغریب طریقے -

ماتم کے چند طریقے ہین اور بعض نہایت عجیب اور موثر ہین - ادنی درجہ کا ماتم یہ ہے
کہ نہایت زور سے چھاتی پیٹتے ہین یہان تک کہ اُس جگہ کا گوشت اُبھر آتا ہے -
دوسرا طریقہ زنجیرون سے ماتم کرنا ہے - تیس تیس - چالیس چالیس آدمیون کا
حلقہ ہوتا ہے اور سینہ یا پُشت پر اس زور سے زنجیرین مارتے ہین کہ دور تک آواز جاتی ہے
تیسرا طریقہ تلوارون سے ماتم کرنے کا ہے اور وہ شب شہادت کے ساتھ مخصوص ہے
ماتم کرنیوالے ہاتھون مین ننگی تلوارین لیے صف باندہ کر کھڑے ہوتے ہین اور عجیب جوش و
خود رفتگی کے عالم مین **یا حسین** کہے جاتے ہین اور سر و پیشانی اور شانون پر تلوارین مارتے
جاتے ہین - زخمون سے خون کی چھینٹین اُڑ اُڑ کر تمام بدن پر پڑتی ہین - اور حلقۂ ماتم گویا لڑائی
کا میدان بن جاتا ہے - اِس عبرت انگیز ہنگامہ کے دیکھنے کے لیے خلقت کا نہایت

ازدحام ہوتا ہے اور مشکل سے وہان تک رسائی ملتی ہے۔

سلاملق یا موکب سلطانی۔ اور عید الضحیٰ

قسطنطنیہ مین سلاملق سے زیادہ کوئی چیز پُر اثر اور دلچسپ نہین ہے۔ سلاملق ترکی لفظ ہے جسکا لفظی ترجمہ سلام کرنا ہے۔ چونکہ اس موقع پر فوج اور سرداران فوج **سلطان** کے سلام کو آتے ہین اسلیے اس رسم کو سلاملق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سلطان۔ عام طور پر قصر شاہی سے کبھی باہر نہین نکلتے۔ صرف نماز جمعہ پڑہنے کے لیے جامع مسجد مین تشریف لاتے ہین اور وہین نماز کے بعد یہ رسم ادا ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اُسوقت جو شان و شوکت اور عظمت و جلال ظاہر ہوتا ہے زبان یا قلم کے ذریعہ سے اسکی تصویر کھینچنی مشکل اور سخت مشکل ہے۔ باوجودیکہ مہینے مین چار بار اور سال مین اڑتالیس دفعہ یہ موقع پیش آتا ہے اور اسوجہ سے اسکو ایک معمولی چیز خیال کیا جا سکتا ہے تاہم ہمیشہ تماشائیون کا یہ ہجوم ہوتا ہے کہ لوگ درختون اور آدمیون کے کندھون پر چڑہکر تماشہ دیکھتے ہین۔ یورپ کے اکابر اور سیاح جو قسطنطنیہ کی سیر کو آتے ہین اس موقع کو کبھی ہاتھ سے جانے نہین دیتے۔ موکب ہمایونی کی گزرگاہ پر ایک بالاخانہ ہی۔ معزز لوگون کو ٹکٹ لیکر وہان بیٹھنے کی اجازت ملتی ہے۔ چنانچہ ہر جمعہ کو ان معزز تماشائیون کا ایک معتدبہ مجمع موجود رہتا ہے۔ میرے زمانۂ اقامت مین ہنگری کے بڑے بڑے ارکان سلطنت قسطنطنیہ کی سیر کو آئے تھے اور اس مجمع مین شریک ہوئے تھے۔

مین ہندوستان مین یہ حالات سن چکا تھا اسلیے قسطنطینہ پہنچکر اوّل اسکی سیر کا
ارادہ کیا - ایک شامی عرب کو جنسے حال مین ملاقات ہوگئی تھی ساتھ لیا اور جامع حمیدیہ پہنچا -
وہان پہنچکر دیکھا تو دور دور تک سپاہیون کے پرے جمے ہین اور موکب ہمایونی تک نظر
کی رسائی بھی مشکل ہے - مجبوراً واپس آیا - حسین حسیب آفندی جو کسی زمانہ مین بمبئی مین ترکش
کانسل تھے اور اب قسطنطینہ مین پولس کمشنر ہین - وہ مجھکو اس ذریعہ سے جانتے تھے
کہ محاربۂ روس مین مین نے بحیثیت سکرٹری انجمن - تین ہزار کی رقم انھی کے ذریعہ سے قسطنطینہ
کو روانہ کی تھی - اسی تعارف کی بنا پر مین انکی خدمت مین حاضر ہوا - وہ نہایت مہربانی سے
پیش آئے اور کہا کہ جمعہ کے دن جامع حمیدیہ مین آنا تمھارے لیے مین ٹکٹ لے رکھون گا لیکن
بدقسمتی سے (اور سچ پوچھیے تو خوش قسمتی سے) جب مین وہان پہنچا تو وہ وہان موجود نہ تھے
دیر تک مسجد کے دروازہ پر انکا انتظار کرتا رہا - قریباً ایک بجے جب **سلطان** کی آمد آمد کا غل
ہوا تو فوجین دور دور تک پھیلکر ہلال کی شکل مین صف آرا ہوگئین اور تمام راستے رُک گیے -
مین مایوس ہوکر مسجد مین داخل ہوا اور افسوس کرتا تھا کہ یہ جمعہ بھی خالی گیا تھوڑی دیر گزری
تھی کہ ایک گرج کی سی آواز آئی اور تمام میدان گونج اٹھا - معلوم ہوا کہ سلطان کی سواری قریب
آپہنچی اور یہ "بادشاہم چوق یشا" کا نعرہ تھا جو ترکون کا قومی نعرہ ہے یہ نعرے پے درپے
تین بار بلند ہوے - کوکبۂ سلطانی مسجد تک آپہنچا اور نعرون کی گونج ابھی تھم نہین چکی تھی کہ
مؤذن نے جو سلطان کے مشاہدۂ جمال کا انتظار کر رہا تھا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا - دونون آوازین
ملکر دلپر عجیب اثر کرتی تھین - سلطان کھلی ہوئی گاڑی پر سوار تھے - چونکہ مسجد کا صحن داخل مسجد

نہین ہے یعنی وہان نماز نہین پڑہتے اور جوتے پہنکر جا سکتے ہین گاڑی صحن تک آئی
اور دیوار کے قریب آکر ٹھہری۔ مسجد دو منزلہ ہے اور اوپر کی منزل مین گیلری بنی ہے جو خاص
سلطان کی نماز پڑہنے کی جگہہ ہے۔ سلطان گاڑی سے اُترکر اوپر کی منزل مین گیے اور
ان کے جانے کے ساتھ گیلری کے دریچون پر اطلسی پردے چھوڑ دیے گیے کہ ان پر
کسیکی نگاہ نہ پڑسکے۔

لوگ اطمینان کے ساتھ بیٹھ چکے تو خطیب نے خطبہ شروع کیا۔ افسوس ہے کہ خطیب ترک
تھا عرب نہ تھا اسلیے اُسکے لہجہ مین وہ اثر اور کیفیت نہ تھی جو عرب کے ساتھ مخصوص ہے۔
تاہم جب دوسرا خطبہ شروع ہوا اور اُسنے سلطان المعظم کی طرف اشارہ کرکے پرجوش آواز
مین یہ الفاظ پڑہے۔ اللہم انصر ھذا لسلطان السلطان ابن السلطان الخاقان ابن الخاقان
السلطان عبد الحمید خان۔ تو عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ میرا یہ حال تھا کہ آنکھ سے متصل
آنسو جاری تھے اور دیر تک بے اختیار زبان سے دعائیہ الفاظ نکلتے رہے۔ عین اس موقع
پر ایکبارگی پندرہ بیس شخص جنکے ہاتھون مین عرض حال اور درخواستین تھین اُٹھ کھڑے
ہوے۔ یہ لوگ سلطان کی طرف ہاتھ اُٹھاکر دعائین دیتے جاتے تھے اور عرضیان پیش
کرتے جاتے تھے۔ عرض بیگی ان کاغذون کو لیکر جمع کرتا جاتا تھا۔ بعضون کو مین نے
دیکھا کہ سلطان کی طرف اشارہ کرکے زمین تک جھکے اور زمین کو ہاتھ سے چھوکر ہاتھ کو چوما۔
اگرچہ یہ تمام باتین خطبہ کے داب اور سکون کے خلاف تھین تاہم کیفیت سے خالی نہ تھین۔
دریافت سے معلوم ہوا کہ جن لوگونکو کسیطرح سلطان المعظم تک رسائی کا امکان نہین ہوتا

وہ اِس ذریعہ سے اظہار مطلب کرتے ہین اور چونکہ سلطان کا مزاج قدرتی طور پر رحیمانہ اور فیاض ہے اس طریقہ کو بند نہین کیا جاتا۔

نماز کے بعد اتفاق سے حسین حسیب آفندی ملے اور شکایت کی کہ مین تمکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا تم کہان غائب ہو گیے تھے ؟۔ بالاخانہ کا ٹکٹ تو اب نہین ملسکتا لیکن مین تمھارے لیے اُس سے زیادہ عمدہ موقع نکالتا ہون۔ نماز پڑہکر تمام لوگ باہر چلے گیے تو سلطان گیلری سے اُترے اور ایک زینہ پر جہان سے سلاملق کی بخوبی سیر ہو سکتی تھی اور سلطان کو کوئی شخص نہین دیکھہ سکتا تھا آکر ٹھہرے۔ آفسران فوج اور پاشا صحن کے دائین طرف صف باندہ کر کھڑے ہوے۔ حسین حسیب نے مجھکو اسی صف مین لاکر کھڑا کر دیا۔ اور لوگون سے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہین۔ ایک معزز افسر (حسن اخلاق کی وجہ سے) پیچھے ہٹ گیا اور میرے لیے جگہہ خالی کر دی۔

تھوڑی دیر کے بعد فوجون کی آمد شروع ہوئی ایوان شاہی سے مسجد تک وسیع اور ڈھلوان سڑک ہے۔ فوجین جو دور دور تک ہلال کی صورت مین صف آرا کھڑی تھین۔ ایوان شاہی کے سامنے سے گزرتی ہوئی مسجد کے صدر دروازہ سے داخل ہوتی تھین اور دوسرے دروازہ سے نکلجاتی تہین۔ صفونکی ترتیب۔ سوار۔ پیادہ۔ بحری۔ بری۔ توپچی برق انداز۔ ترک۔ کرد۔ عرب کے جدا جدا دستے۔ موزون اور باقاعدہ رفتار۔ زرق برق اسلحے مختلف اور خوشنما وضع کی وردیان۔ فوجون کا پے در پے آنا اور وفادارانہ جوش کے ساتھ اپنے شاہنشاہ کے سامنے سے گزرنا۔ ایسا عجیب و غریب سمان تھا جو کسیطرح

بیان نہین ہوسکتا - عربون کا رسالہ جو امپیریل گارڈ ہے اُنکے سرون پر عمامے تھے اور سبز شملے ہوا مین اُڑکر عجیب لطف دکہاتے تھے - متصل تین گھنٹے تک یہ فوجی دریا لہرین لیتا ہوا اور کم و بیش دس ہزار فوجین گذرین - اخیر مین سلطان کے دونون شہزادے آئے اور عجیب شان سے آئے - فوجی لباس تھا اور کمر سے تلوارین بندہی تھین - اگرچہ دس دس بارہ بارہ برس کا سن تھا - لیکن جس انداز سے وہ گھوڑون پر سوار تھے اور اُنکے چہرون سے جس جرأت اور شان کا اظہار ہوتا تہا بیان مین نہین آسکتا - شہزادے بھی جا چکے تو **سلطان** زینہ سے اُترے اور افسران فوج اور پاشاؤن کی صفین جنمین مین بھی شامل تھا دفعةً سلام کو جھکین - مین ابتدا سے محو حیرت تھا اور آنکھون کو ٹکٹکی لگ گئی تھی - پہلے سے ارادہ تھا کہ سلطان کی زیارت ہوگی تو نہایت نیاز مندی کے ساتھ آداب بجا لاؤن گا - لیکن از خود رفتگی کا یہ عالم ہوا کہ تمام صف کی صف دیر تک رکوع مین رہی اور مین اوسیطرح ٹکٹکی باندہے کھڑا رہا - البتہ زبان پر دعائیہ الفاظ جاری تھے اور وہ بھی قصداً نہین بلکہ ایک بے اختیاری حالت تھی -

پانچ چار قدم پیادہ چلکر سلطان گاڑی پر سوار ہوئے - افسرون نے دوبارہ سلامی دی اور وہ عجیب و غریب سمان دفعةً آنکھون سے چھپ گیا - ؏ دیدۂ من باز دیخواہم ہنوز ؛

سلطان جسوقت زینہ سے اُترکر گاڑی کی طرف بڑہے - ہماری صف سے اُن تک صرف تین چار ہاتھ کا فاصلہ تھا اور اسوجہ سے مین اچھی طرح انکو دیکھہ سکا - سلطان کا حلیہ یہ ہے - قد میانہ بلکہ کچھہ نکلتا ہوا - بدن چھریرا - چہرہ کتابی - صورت سے وقار و متانت ٹپکتی ہے -

بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی فکر مین ہین - لباس بالکل سادہ یعنی سیاہ بانات کا کوٹ اور معمولی ٹرکش ٹوپی تھی -

سلاملق کی رسم

ترکون مین **سلاملق** کا طریقہ ایک مدت سے چلا آتا ہے اور رسوم سلطنت کا ایک جزو بنگیا ہے اس سے فقط شاہانہ جاہ وجلال کا اظہار مقصود نہین ہے بلکہ بڑا فایدہ یہ ہے کہ ہر ہفتہ مین فوج کے ایک بڑے حصہ کا جایزہ ہوجاتا ہے اور اسطرح کُل فوجین جو پاے تخت اور اُسکے اطراف مین رہتی ہین سال مین چند بار ملاحظہ سلطانی سے گزرجاتی ہین - سلطان وقت فوج کی حالت کا کافی اندازہ کرسکتا ہے اور فوج کے دل مین بادشاہ کی طرف سے جوش اور وفاداری کے خیالات تازہ ہوجاتے ہین -

مین یہ تماشا دیکھکر قیامگاہ پر واپس آیا تو دل جوش اور اثر سے معمور تھا - شاعرانہ جذبات کی تحریک سے خودبخود جستہ جستہ مصرعے زبان پر آتے جاتے تھے - قلم و کاغذ لیکر بیٹھا اور کچھہ اشعار قلمبند کیے - پھر خیال آیا کہ عید کے دن اس سے بھی کچھہ بڑھکر سامان ہوگا اُسکو بھی دیکھ لون تو لکھون - چنانچہ تمہید کے جسقدر اشعار اسوقت تک موزون ہوگیے تھے لکھکر چھوڑ دیے تمہید کے آخر کے ان اشعار سے -

وین کہ بہپر سید کہ زان جلوہ گاہ	تا چہ بود حاصل چشم ونگاہ

اس شعر تک -

بزم چو از جلوۂ زیبا پر است	دامن چشم ز تماشا پر است

یہی پراثر اور پرجوش نظارہ مراد ہے -

عید کے دن سلاملق نہ تھی اور اسوجہ سے فوج کی تعداد کم تھی - لیکن شان وشوکت جاہ و جلال - جوش و اثر سلاملق سے بھی کچھہ بڑہکر تھا - قریباً آٹھہ بجے فوجون کی آمد شروع ہوئی اور گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ تک تانتا بندھا رہا - اسکے بعد بہت سی خالی گاڑیان آئین - لوگون کو تعجب تہا کہ اس سے کیا مقصد ہے - یکایک دور سے پیادہ صفین نمودار ہوئین معلوم ہوا کہ تمام وزرا - پاشا - افسران فوج اور بڑے بڑے عہدہ داران ملکی - **سلطان** کے جلوس مین پیادہ پا آرہے ہین - یہ صفین سڑک کے دونون جانب متصل آدہ میل تک تہین اور اُنکے وضع اور لباس سے عجیب شان وشوکت کا اظہار ہوتا تھا - شانون پر زرین پہول دامن اور استینون پر کلابتون کی تحریر - سینے مرصع اور طلائی تمغون سے ڈہکے ہوے - ان سب پر آفتاب کا عکس - تمام میدان جگمگا اُٹھا - یہ صف جا چکی تو **سلطان** کا جمال جہان آرا نظر آیا - جناب ممدوح گھوڑے پر سوار تھے - لباس بالکل سادہ تھا - چند بڑے بڑے نامور فوجی افسر رکاب مین تھے - گھوڑا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا تھا اور ہر قدم پر اس زور سے **بادشاہم چوق یشا** کا نعرہ بلند ہوتا تھا کہ تمام میدان گونج اُٹھتا تھا -

مین یہ سمان دیکھکر واپس آیا تو قلم دوات لیکر بیٹھا کہ جو کچھہ خود دیکھا ہے دوسرون کو بھی دکھا سکون - لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے کہ قلم نے بالکل کوتاہی کی - جو تصویرین نے کھینچی ہے وہ بالکل ناکمل تصویر ہے -
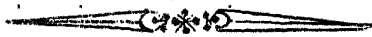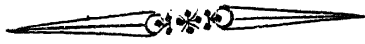
مثنوی عیدیه

جون ۱۸۹۲ء

مقام قسطنطنیه

قاصد فرخنده من هان تعال — متعک الله بحسن المآل

پیش رسیدت سفری ناگزیر — گرم ز جا خیز و ره هند گیر

زود برو و فکر دو عالم مکن — ور نفسی راست کنی - هم مکن

دیده براه اند عزیزان هند — جمله گرامی گهر کان هند

چون تو وران بزم کشی زمزمه — دایره گردند بگردت همه

تا ز حدیث تو شوند بهره مند — هر یکی از جای جهد چون سپند

جمله بدین حرف که ای نیکخوی — حرفی از آن یار سفر کرده گوی

تا بچه حال ست و چسان ست و خود — رفت چها بر سرش از نیک و بد

بر روشش دیده وران میسزید — یا که چو بهمان و فلان میسزید

از پس این محنت و رنج شگرف — از سفر روم چه برداشت طرف

بزم خوشی بود تماشا چه کرد — کار بسی بود از آنها چه کرد

در صف دانش طلبان چون نشست — زان چمن تازه بدامن چه بست

طی چو شود مرحلهٔ پرسش و جوی — از من آواره بیاران بگوی

کای همه گنجینه کشایان فن — صدر نشینان سر خوان فن

از کرم داور بالا و پست — حال من آن گونه که بایست هست

هم بهمان طرز و روش میزیم — زنده ام و فارغ و خوش میزیم

گرچه خودم با سر و سامان نیم — نازکش حاجب و دربان نیم

نیست سر انجمن آرائے — این منم و گوشهٔ تنهائے

ور بنگه بپرسید که زان جلوه گاه — تا چه بود حاصل چشم و نگاه

هیچ توان گفت که ذوق سخن — هر نفسم مے برد از خویشتن

گرچه نخواهم که نشینم خموش — فرصت آن کو که بیایم بهوش

گرچه بعرض سخن آماده ام — مست ز کیفیت این باده ام

بگذر ازین حرف و مکرر مپرس — خواب خوشی دیدم و دیگر مپرس

خوان سخن گرنه خود آراستم — عذر بنه محو تماشاستم

تند مئی بود خرابم هنوز — دیدهٔ من باز و بخوابم هنوز

با تو چه گویم که چها دیده ام — شعبده ها پیش نظر چیده ام

بزم چو از جلوهٔ زیبا پراست
دامن چشم ز تماشا پراست

مهر چو از جیب افق سر کشید — خاست ز هر ناحیه گلبانگ عید

دیده پر از خواب چو برخاستند ‏ ‏ ‏ پیر و جوان جمله تن آراستند

طفل که این شیوه نداند درست ‏ ‏ ‏ مادرش از مهر تن و روی شست

شیوهٔ آئین طرب تازه گشت ‏ ‏ ‏ کوچه و بازار پر آوازه گشت

مژده رسید این که شه چاره ساز ‏ ‏ ‏ زود بر آید باداے نماز

تا برد از خوان کرم توشهٔ ‏ ‏ ‏ خلق برون ریخت ز هر گوشهٔ

بسکه عنان طلب انگیختند ‏ ‏ ‏ طفل و جوان بر سر هم ریختند

پیک نظر راه تماشا نیافت ‏ ‏ ‏ نقش قدم هم بزمین جا نیافت

جمله بصد شوق و بصد آرزوے ‏ ‏ ‏ سوی بشکطاش نهادند روے

سرمهٔ خاک ره شه خواستند ‏ ‏ ‏ جا بگذرگاه سپه خواستند

از دو سوے راه بکسب شرف ‏ ‏ ‏ خلق بآئین ادب بست صف

مهر چو در هر جهت افشاند نور ‏ ‏ ‏ کوکبهٔ شاه عیان شد ز دور

گشت روان از پی هم خیل و فوج ‏ ‏ ‏ موج تو گوی که شکستی بموج

بود شعار همه از هم جدا ‏ ‏ ‏ هر همه را رایت و پرچم جدا

پرتو آن اسلحهٔ تابناک ‏ ‏ ‏ نور همی ریخت بدامان خاک

با همه تمکین چو گذشت این گروه ‏ ‏ ‏ گشت بیکبار زمین پر شکوه

غلغله برخاست که بادا نوید ‏ ‏ ‏ مهر جهانتاب خلافت دمید

داغ نه جبههٔ خورشید و ماه ‏ ‏ ‏ حضرت خاقان خلافت پناه

قاعدهٔ دولت و دین را مدار | آئینهٔ رحمت پروردگار
پیکر لطف و کرم کبریاے | سایهٔ یزدان شه کشورکشاے
خسرو لشکرشکن و قلعه‌گیر | شاه فلک عتبه و گردون سریر
فاتحهٔ دولت و طغراے دین | زیب ده افسر و تاج و نگین
شاه فلک کوکبه عبدالحمید | أیّدہ اللّٰه بنصرٍ مزید
فرّهٔ شاهی ز جبین آشکار | حاشیه بوسان به یمین و یسار
مرکب بینش چو بگذاشت پاے | خلق به یکبار در آمد ز جاے
طلعت شه باز چو پرتو فگند | بانگ دعا گشت ز هر سو بلند
شور برآمد که بود تا جهان | باد بکام تو زمین و زمان
چرخ بدان مایه که گردنده است | زنده بمان کز تو جهان زنده است
زیب و طراز همه عالم توے | سایهٔ یزدان بجهان هم توے
جمله بدانند که در غرب و شرق | هست ترا تاج خلافت بفرق
آن توے امروز که در روزگار | هست برو دولت و دین را قرار
تازگی بدر و حنین از تو هست | زیب و طراز حرمین از تو هست
جز تو که هست ای شه انجم سپاه | آنکه بود شرع نبی را پناه
فرّهٔ دین نبوی از تو هست | بازوی اسلام قوی از تو هست
شرع بجاه تو چو شد ارجمند | باد بفرمان تو چرخ بلند

سکۂ اقبال بنام تو باد
ہر چہ بگیتی است بکام تو باد

ترکون کے اخلاق و عادات و طرز معاشرت

قسطنطینہ مین مین اگرچہ متصل تین مہینے تک رہا لیکن زبان کی اجنبیت کی وجہ سے ترکون سے میرا میل جول بہت کم تھا۔ میرے ہم صحبت اور میرے احباب جسقدر تھے شام کے عرب تھے۔ اسلیے ترکون کے اخلاق اور عادات کے متعلق میری واقفیت سرسری اور اجمالی ہے۔ مین نے اکثر کالج و اسکول اور بعض صنعت وغیرہ کے کارخانے دیکھے چند معزز عہدہ داران ملکی سے ملا اور اُنکے ہان دعوتین کھائین۔ قہوہ خانون مین کبھی کسی سے ملاقات ہوگئی۔ ٹرامو ے اور ریل پر کسی سے تعارف ہوگیا۔ غرض اس قسم کے موقعے تھے جنمین مجھکو ترکون کے اخلاق و عادات کا تجربہ ہوا۔ اور اس باب مین مین جوکچھہ لکھون گا انہی واقعات کی بنا پر ہوگا۔

ترکون کی مہمان پرستی اور خوش اخلاقی

ہرچند میری واقفیت کے ذریعے اسقدر محدود ہین تاہم بعض امور کی نسبت مجھکو بالکل یقین ہے کہ اُنکے متعلق میری جو راے قائم ہوئی ہے وہ قطعاً صحیح ہے اور اُسمین ذرا بھی غلطی کا احتمال نہین۔ انمین سب سے مقدم ترکون کی مہمان پرستی اور عام خوش اخلاقی ہے۔ کچھہ شبہہ نہین کہ ترکون کے اخلاق نہایت وسیع اور فیاضانہ ہین۔ غرور و نخوت ترفع اور کم خلقی۔ انمین عام کر نہین ہے۔ امیر و غریب مزدور و عہدہ دار۔ وضیع و شریف۔

جاہل و عالم - ہر درجہ کے لوگون سے مجھکو سابقہ پڑا - لیکن خوش اخلاقی اور فیاض طبعی مین
گویا سب ایک ہی مکتب کے شاگرد اور ایک ہی سانچے کے ڈہلے تھے - غازی عثمان
پاشا جنکو پلونا کے واقعہ نے تمام دنیا مین روشناس کردیا ہے اور درویش پاشا جنکا پوتا
سلطان کی دامادی کا شرف رکہتا ہے اِس مرتبہ کے لوگ ہین جیسے ہندوستان
مین گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف - مین دونون سے ملا ہون اور وہ جس تواضع اور خوش اخلاقی
سے پیش آئے اسکا اثر اب تک میرے دل مین ہے -

ایک عام بات یہ ہے کہ بازار مین چلتے چلتے تم جس شخص سے گو وہ کسی رتبہ کا آدمی ہو
راستہ پوچھو وہ نہایت مہربانی سے تمھاری طرف متوجہ ہوگا اور تمکو راستہ بتائیگا - بعض
موقعون پر مجھکو نہایت تنگ اور پیچدار گلیون سے گزرنیکا اتفاق ہوا - اور راستہ کی
بھول جانیکی وجہ سے دیر تک حیران رہا - اتفاقاً کوئی ترک آنکلا تو اُسنے راستہ بتانے
پر اکتفا نہین کی بلکہ ساتھ ہولیا اور جہان مجھکو جانا تھا وہان تک پُہنچا کر واپس آیا -

فیاضی اور مہمان نوازی ترکون کی عام صفت ہے، اور نہایت ادنی درجہ کے لوگ بھی
نہایت سیر چشم اور فیاض ہین - یہ عام طریقہ ہے کہ دو چار چشم آشنا کسی ہوٹل یا قہوہ خانے
مین اتفاق سے مل گئے تو قہوہ وغیرہ مین جو کچھ خرچ ہوگا ایک شخص سب کی طرف سے دیدیگا
گویا تمام لوگ اِس شخص کے مہمان ہوتے ہین اور وہ میزبان ہوتا ہے - خونگر صوی جسکا
ذکر اوپر گزر چکا ہے مین اُسکی سیر کو گیا تو خوجی آفندی ساتھ تھے - چونکہ یہ مقام قسطنطنیہ
سے بیس پچیس میل ہے اور میرے ساتھ اور بھی چند احباب تھے - جہاز اور گاڑی کا کرایہ

اور تفنگہ وغیرہ مین عـہ خرچ ہوے - یہ کل رقم خوجی آفندی سنے ادا کی - میرے شامی احباب کو جو خود مقتدر اور فیاض طبع تھے آفندی موصوف کا زیربار احسان ہونا گوارا نہ تھا لیکن ملک کے رواج کی وجہ سے زیادہ اصرار نکر سکے -

ایک دفعہ مین درویش پاشا کے مکان پر گیا وہان چند اور بزرگ تشریف رکھتے تھے - سب سے تعارف ہوا اور دیر تک صحبت رہی - چونکہ اسوقت تک مین سنے ترکی بوٹ کا استعمال نہین شروع کیا تھا اور انگریزی بوٹ پہنکر مکان کے اندر جانا یہان معیوب ہے مین سنے دروازہ ہی پر بوٹ اُتار دیا تھا - ترکون کے نزدیک بوٹ کا پانون مین نہونا بدسلیقگی مین داخل ہے - اسلیے کسی کسی کو خیال ہوا - حاضرین مین سے ایک بزرگ جو اسکول کے ماسٹر اور معزز آدمی تھے چپکے سے اُٹھے اور ایک سلیپر لاکر میرے سامنے رکھدیا -

ان بزرگ کا نام کاظم آفندی تھا - نوجوان آدمی ہین - **ریاضی** مین انکی تصنیف حضور سلطانی مین پیش ہو چکی ہے - رخصت ہونے کے وقت مجھسے فرمایا کہ ہندوستان پہنچکر یاد رکھیے گا کہ قسطنطنیہ مین **کاظم** بھی آپکا ایک نیازمند تھا -

حسین حسیب آفندی جو پولس کمشنر اور معزز رتبے کے آدمی ہین ملاقات کے ساتھ اس لطف و مہربانی سے پیش آئے کہ مین بیان نہین کر سکتا - اصرار کر کے کھانا کھلایا - کوٹھی اور باغ کی سیر کرائی - پردہ کرا کر زنانہ مکان کے تمام کمرے دکھائے - رخصت ہونے لگا تو فرمایا کہ مجھکو بھی کچہری جانا ہے ساتھ ہی چلین گے چنانچہ اپنی گاڑی پر بٹھا کر دور تک ساتھ لائے - لطف یہ کہ اسوقت تک میرا ذریعۂ تعارف بجز اسکے اور کچھ نہ تھا

کہ مین ہندوستان کا رہنے والا ہون اور مسلمان ہون - اس قسم کے واقعات سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ ترکون کے اخلاق نہایت عام ہین اور اسکے لیے وسیلہ وتعارف عزت وجاہ کی سفارش کی کچھ ضرورت نہین -

معاشرت

ترکون کی معاشرت کا طریقہ نہایت پسندیدہ اور قابل تقلید ہے - اُمرا اور معزز عہدہ دار ایک طرف - معمولی حیثیت کا آدمی بھی جس صفائی اور خوش سلیقگی سے بسر کرتا ہے ہمارے ملک مین بڑے بڑے امیرون کو وہ بات نصیب نہین - مین نے دس ہزار کے تنخواہ دار سے لیکر پچیس روپیہ آمدنی والون تک کے مکانات دیکھے ہین اگرچہ دونون حالتون مین نہایت تفاوت تھا اور ہونا چاہیے تھا تاہم خوش سلیقگی اور ترتیب وصفائی مین برابر برابر تھے -

بات کی وضع ترتیب -

ڈرائنگ روم کا قدیم طریقہ یہ تھا اور متوسط حیثیت والون مین اب بھی جاری ہے کہ دیوار سے متصل قریباً دو ہاتھ چوڑے اور دیوار کے طول کی برابر لمبے چبوترے بنے ہوتے ہین اور اُن پر گدا بچھا ہوتا ہے - اب اگرچہ میز وکرسی کا زیادہ رواج ہے تاہم چونکہ معزز ترکون کے ہان علما اور درویشون کی اکثر آمد ورفت رہتی ہے ایک آدہ کمرہ اس طریقہ پر بھی ضرور مرتب رہتا ہے - مین نے عثمان پاشا اور درویش پاشا کے عالیشان مکانون مین بھی اس وضع کے متعدد کمرے دیکھے - زمانہ حال مین یورپین طریقہ زیادہ مروج ہے - ترکون نے اُسمین اپنی طرف سے کچھ اصلاحین کی ہین اور وہ درحقیقت قابل تعریف اصلاحین ہین ڈرائنگ روم مین (جو اکثر عمدہ ترکش قالین سے آراستہ ہوتا ہے) اس سرے سے اُس سرے تک سڑک کے طور پر کارپیٹ وغیرہ کی ہاتھ ہاتھ بھر چوڑی پٹیان بھی ہوتی ہین - کمرہ مین

جو لوگ آتے جاتے ہین اسی پر سے گزرتے ہین - ادہر اُدہر پانون نہین رکھہ سکتے تو کون کا بوٹ اگرچہ خاک آلودہ نہین ہوتا لیکن اس طریقہ سے فرش اور بھی صاف و پاک رہتا ہی -

کھانیکا طریقہ

کہانا یورپین طریقہ پر یعنی میز کرسی پر کہاتے ہین - البتہ بعض باتون مین فرق ہے اور میری دانست مین وہ اصلاح طلب ہین - عام دستور یہ ہے کہ جب تمام لوگ میز کے گرد کرسیون پر بیٹھہ جاتے ہین تو نوکر ہر شخص کے آگے سادہ رکابیان چن دیتا ہے - اسکے بعد باری باری مختلف سالنون کی رکابیان آتی ہین اور میز کے بیچ مین رکھی جاتی ہین - تمام لوگ ایک ہی رکابی مین کہاتے ہین - چہری کانٹا بھی ہوتا ہے لیکن (اکثر) کھاتے ہاتھہ سے ہین - مین نے حسین حسیب آفندی پولس کمشنر اور درویش پاشا کے ہان کہانا کہایا - درویش پاشا کے بیٹے احمد پاشا جو سلطان المعظم کے سمدہی ہین میز پر ہمارے ساتھہ تھے اور اسی طریقے سے کہاتے تھے - لوگون نے بیان کیا کہ اب یہ طریقہ متروک ہوتا جاتا ہے اور حال کے تعلیم یافتہ بالکل یورپین طریقہ پر کہاتے ہین -

مکانات کے دروازے ہمیشہ بند رہتے ہین

ہندوستان کے برخلاف عام دستور ہے کہ مکانات کے دروازے ہمیشہ بند رہتے ہین - اندر ایک کھٹکہ ہوتا ہے جو دروازہ بند کرنے کے وقت خود بخود لگ جاتا ہے باہر کی طرف ایک کڑا ہوتا ہے - کوئی شخص کسی سے ملنے کو جاتا ہے تو کڑے سے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے - آواز سنکر نوکر یا صاحب خانہ کواڑ کھول دیتا ہے - اُمرا کے ہان دروازے کے بیرونی رُخ پر پیتل کا پھول لگا ہوتا ہے - اسکے دبانے سے اندر گھنٹی بجتی ہی اور نوکر کو خبر ہو جاتی ہے - یہ طریقہ نہایت عام ہے - یہانتک کہ غریب سے غریب آدمی کے دروازے

بھی کھلے نہین رہتے - اگرچہ دراصل سردی سے بچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے - لیکن اس سے طرز معاشرت مین خود بخود نہایت تہذیب و اصلاح پیدا ہوگئی ہے - ہر شخص کا تن خلو ہوتا غیر ہو تکہ حتی تستا نسوا - کی تعمیل پر مجبور ہے -

س - ترکون کا لباس جیسا کہ مین اوپر لکھہ آیا ہون بالکل یورپین ہے - البتہ بوٹ مین ایک اختراع کی گئی ہے اور وہ واقع مین قابل تعریف ہے - یہ بوٹ چرمی جراب اور سلیپر کا مجموعہ ہے جراب بالکل بوٹ کی شکل کی ہوتی ہے - لیکن ایڑی نہین ہوتی سلیپر مین اندر ایڑی کے پاس ایک کھٹکا لگا ہوتا ہے - جراب پہنکر جب اسکو پہنتے ہین تو جراب اسمین اٹک جاتی ہے اور دونون ملکر خاصہ بوٹ بن جاتا ہے - بازار مین دونون پہنے پھرتے ہین - لیکن فرش پر سلیپر اُتار دیتے ہین صرف جراب رہجاتی ہے اور چونکہ وہ گرد سے پاک ہوتی ہے فرش پر دھبہ تک نہین پڑتا -

ملاقات - ملاقات کا طریقہ نہایت مہذب اور پسندیدہ ہے - تم کسی سے ملنے جاؤ اور دروازہ کھٹ کھٹاؤ تو اُسیوقت نوکر آکر دروازہ کھولدے گا - مکان مین اسی غرض سے ایک خاص کمرہ فرش و فروش سے آراستہ رہتا ہے - نوکر تمکو وہان بٹھادے گا اور قہوہ یا چاے پیش کرے گا - اسکے بعد صاحب خانہ کو اطلاع ہوگی وہ ملاقات کے کمرہ مین بیٹھیگا اور تمکو وہین بُلالے گا - بڑے بڑے معزز افسرونکی ملاقات کا یہی طریقہ ہے - انگریزون کی طرح احاطہ کے باہر برانڈہ مین ٹہلنا اور دیر تک انتظار کرنا نہین پڑتا -

سلام کا طریقہ - سلام کرنے کا عجیب طریقہ ہے - پہلے سینہ پر - پھر ہونٹون پر - پھر پیشانی پر ہاتھہ رکھتے ہین

اِن اعضا کا ہاتھ سے چھو لینا ضرور نہین صرف محاذات کافی ہے۔ اگرچہ اس طریقہ پر سلام کرنے مین ہاتھ کو تین منزلین طے کرنی پڑتی ہین۔ لیکن مشاقی کی وجہ سے تینون مرحلے اس جلدی سے طے ہوتے ہین کہ معمولی سلام سے زیادہ عرصہ نہین لگتا۔ اس ایجاد مین یہ فایدہ ہے کہ قد کو جھکانا نہین پڑتا اور ایشیائے تعظیم و ادب بھی ہاتھ سے نہین جاتا۔ مجلس مین سلام کرنے کا جو طریقہ ہے وہ زیادہ تکلف آمیز ہے یعنی بیٹھ جانے کے بعد حاضرین مین سے ہر شخص کی طرف الگ الگ مخاطب ہو کر سلام کرنا پڑتا ہے بالکل اسطرح جیسا لکھنو مین دستور ہے۔ معلوم نہین ترک جیسے سپاہیون کو یہ لکھنوانہ تکلف کس نے سکھایا۔

فضول شان و شوکت کا نہ ہونا۔

ترکون کی معاشرت مین مجھکو جو چیز سب سے زیادہ پسند ہے وہ یہ ہے کہ باوجود نفاست پسندی اور عالی دماغی کے فضول شان و شوکت کا نام نہین۔ بڑے بڑے وزرا۔ اُمرا بازار مین نکلتے ہین تو معمولی حیثیت سے نکلتے ہین۔ مین نے بارہا وزیر اعظم کی سواری دیکھی ہے۔ صرف دو تین سوار ساتھ ہوتے ہین۔ سپہ سالار کل **علی رضا پاشا** کے ساتھ پانچ چار سوار سے زیادہ نہین ہوتے۔ مکانات اور تمام اور معاشرت کی چیزون مین بھی سادگی پائی جاتی ہے۔ عثمان پاشا۔ درویش پاشا۔ ذکی پاشا جس حیثیت اور رتبہ کے لوگ ہین اِس لحاظ سے اُنکے مکانات کو کم از کم حیدر آباد کا **فلک نما** اور بشیر باغ ہونا چاہیئے تھا لیکن وہ ہمارے **مولوی مہدی علی** صاحب کی کوٹھی کی برابر بھی نہین۔ نوکر چاکر بھی کثرت سے نہین ہوتے جیسا ہمارے ہان کے نواب اور فرضی شاہزادون

کے ہان دستور ہے - حق یہ ہے کہ ترک اس بات پر جہان تک فخر کرین بجا ہے کہ انہون نے
چھہ سو برس تک سلطنت کے سایہ مین پلکر سپاہیانہ پن نہین چھوڑا - ورنہ عباسی - فاطمی -
اموی - (اندلس والے) تیموری تو سوہی دو سو برس مین اچھے خاصے رنگیلے بنگیلے تھے -

درتونکی تعلیم بیت -

ترکون کی تہذیب و ترقی مین جو چیز سب سے زیادہ قابل قدر اور قابل تقلید ہے وہ عورتون
کی تعلیم و تربیت و طریقۂ معاشرت ہے - دنیا کی دو بڑی قومین یعنی یورپین اور ایشیاٹک اِس
مسئلہ مین افراط اور تفریط کے انتہائی کنارون پر واقع ہین اور اسوجہ سے دونون کی حالت
قابل اعتراض ہے - ترکون نے ایسا معتدل طریقہ اختیار کیا ہے جو دونون کی خوبیون کا
جامع اور دونون کے عیوب سے خالی ہے - ٹرکش عورتین تعلیم یافتہ ہین - لیکن بیشرمی
شوخی - بیجا آزادی - رقاصی کی (اور وہ بھی غیر مردون کے ساتھہ) انکو تعلیم نہین ہوئی ہے
وہ پردہ کی پابند ہین - لیکن جاہل - دنیا سے بیخبر - مکان کے قفس مین بند - حیوانِ
انسان نما نہین ہین -

زنانہ مدرسے

لڑکیونکی تعلیم کے لیے سرکاری اور خانگی مدرسے کثرت سے ہین اور پردہ و حفاظت کا
ایسا عمدہ انتظام ہے کہ شرفا کو اپنی لڑکیون کے بھیجنے مین کچھہ تامل نہین ہوتا - علمی مضامین

موسیقی کی تعلیم

کے ساتھہ فرنچ زبان بھی درس مین داخل ہے اور بعض بعض مدرسون مین موسیقی کی تعلیم بھی
ہوتی ہے - معلمات کی تعلیم کے لیے ایک خاص مدرسہ ہے جسکی مہتمم **رفیقہ خانم** ہے -
یہ اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہے اور سلطان کے حضور سے اسکو درجہ دوم کا تمغہ عنایت
ہوا ہے - صنعتی مدارس مین ایک مدرسہ نہایت اعلی درجہ کا ہے جو کالج کہا جا سکتا ہے

اُسکا مہتمم عزیز آفندی ہے - اس مدرسے کے ساتھ ایک بورڈنگ بھی ہے جسکی مہتمم ایک
فریخ لیڈی مادام ہانی ہے - بورڈنگ کا سکرٹری ایک تعلیم یافتہ ترک ہے جسکا نام حسن آفندی
ہے - صنعت کا ایک اور بڑا مدرسہ اسکیدارمین ہے جسکی مُعلمہ اوّل خیریہ خانم ہے -

مصنفہ عورتیں

اِن مدارس کی وجہ سے تعلیم اسقدر عام ہوگئی ہے کہ زمانۂ حال مین مشکل ایسی عورت
ملسکتی ہے جسنے مناسب درجہ تک تعلیم نہ پائی ہو - بہت سی عورتین مضمون نگار ہین اور
مشہور اخبارات مین اُنکے آرٹکل نکلتے رہتے ہین - جودت پاشا کی لڑکی فاطمہ خانم - مشہور
مصنفہ ہے - حال مین اسکی ایک نہایت عمدہ ناول شائع ہوئی ہے جسکا نام "زنان اسلام"
ہے - عربی زبان مین اسکا ترجمہ بھی ہوگیا ہے اور بیروت مین چھاپا گیا ہے - اور بھی چند
مصنفہ عورتین ہین -

عورتونکو باہر نکلنے کی آزادی حاصل

عورتون کو چلنے پھرنے مین عام آزادی حاصل ہے - ہر درجہ اور ہر رتبہ کی عورتین بازار
مین نکلتی ہین - سیرگاہونکو جاتی ہین - دعوتون کے جلسون اور علمی مجلسون مین شریک
ہوتی ہین - لیکن باوجود اس آزادی کے حفظ و احتیاط کے دایرہ سے سرِ مو تجاوز نہین ہوتا -
ہر مجمع مین عورتونکی سوسائٹی مردون سے الگ رہتی ہے - اور کوئی عورت کسی غیر مرد سے بجز
خاص حالتون کے بات تک نہین کرسکتی -

عورتون کا لباس

لباس بالکل یورپین ہے - لیکن جب باہر نکلتی ہین تو نہایت ڈھیلا ڈھالا ریشمی گون پہن
لیتی ہین جو گردن سے لیکر پانون تک ہوتا ہے اور اوپر سے نیچے تک بٹن لگے ہوتے ہین
اس سبب سے اور تمام جسم اسطرح ڈھک جاتا ہے کہ بدن کی ہیئت تک نہین معلوم ہوتی -

سر پر قصابہ ہوتا ہے اور چہرہ ایک رومال سے چھپاتی ہین جو ناک کی جڑ سے ٹھوڑی تک ہوتا ہے - دونون آنکھین اور ناک کی جڑ اور کسیقدر آنکھون کے نیچے کی سطح کھلی رہتی ہے - یہ رومال باریک ململ کے ہوتے ہین کوئی شخص پاس سے آنکھہ جماکر دیکھے تو چہرہ کا رنگ معلوم ہوسکتا ہے لیکن ایسی بیہودہ جرأت کون کرسکتا ہے -

ایک دفعہ مین عاشر آفندی کے کتب خانہ مین بیٹھا ہوا تھا - ایک ترک صاحب بھی تشریف رکھتے تھے جنسے میری جان پہچان ہوگئی تھی - اتفاق سے وہین انکی دو نوجوان لڑکیان جنمین سے ایک کی شادی ہوچکی تھی اُن سے ملنے کیلیے آئین - اُنھون نے مجھکو دونون سے انٹروڈوس کرایا - حسب احترام - اور متانت و شرم سے وہ معصوم خاتونین میرے سامنے کھڑی تھین مجھکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عورتین نہین بلکہ عفت و عصمت کی دیبیان ہین -

قسطنطینیہ مین ہندوستانی

ہندوستان مین کسی کو یہ خیال بھی نہوگا کہ قسطنطینیہ مین ہندوستانی حضرات بھی تشریف رکھتے ہین - خود مجھکو یہ گمان نہ تھا -

ہندوستانیون کا اصلی مرکز تو ہندی زاویہ ہے جسکا ذکر مین اوپر کرچکا ہون وہان اکثر ہندوستانی آنکلتے ہین - لیکن وہ عموماً گداپیشہ ہوتے ہین - انکے سوا تین چار شخص ہین جو مستقل طور پر سکونت رکھتے ہین اور انکی حالت اور حیثیت بھی بُری نہین انکے نام اور مختصر حالات لکھتا ہون -

نصرت علی خان - یہ بزرگ اپنے تئین دلی کا کہتے ہین - انھون نے قسطنطنیہ مین

نصرت علیخان

ایک اخبار بھی نکالا تھا - لیکن چونکہ اسکے مضامین انگریزی حکومت کے خلاف ہوتے تھے
انگلش سفیر نے بازپرس کی اور اخبار بند ہوگیا - اب محکمۂ تعلیم مین نوکر ہین - ڈیڑھ سو ماہوار تنخواہ ہے
ایک ترکی عورت سے شادی کرلی ہے - اس سے دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان ہین - خود سیاہ فام
اور بدصورت ہین - لیکن لڑکیان گوری چٹی ہین -

مرزا محمد بیگ

مرزا محمد بیگ - یہ بزرگ ملک اودہ کے رہنے والے ہین - شاہی فوج مین معزز
عہدہ پر مامور تھے - غدر سے پہلے مکہ معظمہ چلے گئے تھے - اب دس پندرہ برس سے
قسطنطینیہ مین رہتے ہین - سلطان نے ڈیڑھ سو ماہوار وظیفہ مقرر کردیا ہے - خوش اخلاق اور
شریف الطبع آدمی ہین -

حسن ہندی

حسن آفندی - بدرالدین طیب جی بیرسٹر ایٹ لا ساکن بمبی کے عموزاد بھائی ہین
ہندوستانی اشیا کی تجارت کرتے ہین - پہلے انکا کارخانہ بڑے فروغ پر تھا - چنانچہ اور مصارف
کے علاوہ آٹھ سو ماہوار صرف دوکان کا کرایہ تھا - لیکن اب فیشن کے بدلجانے سے ان
چیزون کی قدر نہین رہی اور کارخانہ سست ہوگیا - تاہم خوش حالی سے بسر کرتے ہین -
مکان اور فرنیچر قسطنطینیہ کے لحاظ سے امیرانہ ہے - ایک باغ بھی طیار کرایا ہے - تمام لوگ
انکی عزت کرتے ہین - سلطان کے یہان سے مڈل بھی ملا ہے - انگریزی بخوبی جانتے ہین -
نہایت خوش اخلاق - فیاض - روشن ضمیر - نیک طبع - آدمی ہین - ہندوستانیون سے انکو
عجیب انس اور محبت ہے - اور یہ حب الوطنی ہی میری اور انکی تعارف کا ذریعہ ہوئی - ایک
دفعہ مین بازار مین پھر رہا تھا - آفندی موصوف سامنے سے گزرے - مجھکو دیکھکر بے اختیار بڑہ کر

پوچھا۔ "آپ ہندوستانی تو نہین ؟" اُسوقت میرا لباس عربی تھا۔ طرّہ یہ کہ جواب مین اتفاقاً زبان سے بجاے ہان کے نعم کا لفظ نکلا۔ تاہم میرا ہندی ہونا کیونکر چھپ سکتا تھا۔ وہ گلے سے لپٹ گیے اور بولے کہ "آپ تو ہماری چیز ہین ہم سے بچکر کہان چلے تھے"۔ مین جبتک وہان رہا اکثر میرے مکان پر تشریف لاتے تھے۔ کئی دفعہ دعوت کی اور اپنے گھر لے گیے معلوم نہین یہ مہمان نوازی انکی طینت کا خمیر ہے یا قسطنطینیہ کی آب وہوا کا خاصہ ہے۔ اُنکا پتہ یہ ہے قسطنطینیہ۔ مجوہر بدستانہ حاجی حسن علی آفندی ہندی۔

مین نے پتہ اس غرض سے لکھا ہے کہ کوئی صاحب قسطنطینیہ کا قصد کرین تو ان سے ضرور ملین۔ ان سے بڑھکر کوئی غمخوار نہین ملسکتا ہے۔

قسطنطینیہ کے احباب

نہایت ناشکری ہوگی اگر مین قسطنطینیہ کی پُرلطف داستان ختم کردن اور اُن صحبت کیش دوستون کا نام نہ لون جو اس چند روزہ اقامت مین میرے یار غمگسار بن گیے تھے۔ اور جلوت وخلوت مین ہمدم وہم راز رہتے تھے۔ چنانچہ شیخ عبد الفتاح اور علی ظبیان کے سوا جنکا ذکر اوپر گزر چکا ہے باقی دوستون کے نام اور مختصر حالات لکھتا ہون۔

فواد بک۔ مکتب ملکیہ کے ایک ممتاز طالب علم ہین۔ دمشق کے قریب حصبایہ ایک موضع ہے جہان حضرت خالد بن الولید کی نسل سے ایک خاندان آباد ہے۔ یہ لوگ دولتمند ہین۔ اور اسکے ساتھہ ملکی اثر رکھتے ہین۔ چنانچہ ٹرکی حکومت کی طرف سے ابتک اُن اضلاع کا جو حاکم مقرر ہوتا تھا اسی خاندان سے انتخاب کیا جاتا تھا۔ فواد سے میری ملاقات عرصہ تعلق

کی حد تک پہنچ گئی تھی - انکے ایک بھائی سامی بک انہین دنون قسطنطینہ مین آئے اور مینے جو مکان کرایہ پر لیا تھا اُسیکے ایک کمرہ مین فروکش ہوے وہ مکتب الحقوق مین داخل ہونیکی طیاری کرتے تھے اور چونکہ امتحان داخلہ مین منطق مین بھی امتحان ہوتا ہے مجھسے درخواست کی کہ مین مختصر طور پر انکو منطق کے تمام مسائل پر عبور کرادون - اگرچہ میرا ہرج اوقات تھا تاہم انکی خاطر سے مین نے انکو اور انکے ساتھ دو تین اور طالب علمون کو **الیساغوجی** پڑہائی - حسن اتفاق یہ کہ امتحان داخلہ مین وہ لوگ پاس بھی ہو گیے - اسطرح دوستی اور محبت کا رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا شام کو ہمیشہ ہم تین چار آدمی ایک قہوہ خانہ مین جو عین لب دریا ہے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور عجب لطف و مزے کی صحبت رہتی تھی - کبھی کبھی مغرب کے بعد کشتی کرایہ کرتے اور سمندر کی سیر کرتے پھرتے - **فواد** کو گانا آتا ہے - مزے مین آکر عربی گیت گایا کرتے - ایک دن مجھسے فرمائش کی کہ کوئی ہندی چیز سناؤ - مین نے بہتیرا کہا کہ "بھائی ! مین مولوی آدمی ہون - مجھکو گانے سے کیا واسطہ" - لیکن وہ کب مانتے تھے آخر مجبور ہو کر مین نے اردو کے دو تین شعر آواز کو گھٹا بڑہا کر پڑہے اور کہا کہ ہندی مین یون ہی گاتے ہین -

عبد السلام آفندی

عبد السلام آفندی - بیت المقدس مین سادات کا ایک مشہور خاندان ہے - یہ اُسکے ایک معزز ممبر ہین - بیت المقدس کے مفتی جنکا ذکر آگے آئیگا اسی خاندان سے ہین - یہ پہلے جنٹ مجسٹریٹ تھے کسی وجہ سے معزول ہو گیے - اور اسی فکر مین یہان آئے ہین - نہایت لائق فائق - تعلیم یافتہ اور زندہ دل آدمی ہین - ایک مدت تک مین اور یہ ایک ہی مکان مین رہے - اور اسوجہ سے زیادہ میل جول ہو گیا - اکثر علمی بحثین کیا کرتے تھے - فلسفۂ حال

سے واقف اور اُسکے معترف ہین - اُنکا خیال ہے کہ قرآن مجید کا کوئی مسئلہ فلسفۂ حال سے مخالف نہین - اکثر اسی امر کے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے - مین اُنکی مسافر نوازی اور اسلامی ہمدردی کا از بس ممنون ہون - ایک مشکل موقع پر اُنہون نے میرے ساتھہ جو تعجب انگیز ہمدردی کی اُسکا ذکر مناسب موقع پر آئیگا -

ندی

خواجہ آفندی - معزز آدمی ہین - درویش پاشا کی بھتیجی ان سے بیاہی ہے اور پاشاے موصوف انکو نہایت عزیز رکھتے ہین - اُنھی کے مکان مین یہ رہتے بھی ہین - مین چند بار ان سے ملا - فارسی بے تکلف بول لیتے ہین - نہایت خوش اخلاق اور منکسر المزاج آدمی ہین - ہمیشہ چاے اپنے ہاتھہ سے بنا کر پلاتے تھے - ایک بار میری قیامگاہ پر بھی تشریف لائے - اور دیر تک بیٹھے رہے - خونگر صوی کی سیر مجھکو انھی نے کرائی تھی -

ندی

ملا محمد آفندی - موصل کے رہنے والے ہین - عربی بقدر ضرورت پڑہی ہے - فارسی اچھی طرح بول سکتے ہین - انکی معاش کا کوئی ذریعہ نہین مجبورانہ ایک تکیہ مین رہتے ہین اور فقر وفاقہ سے بسر کرتے ہین - باینہمہ نہایت باحمیت اور غیر تمند ہین - مین نے جب ترکی سیکھنے کا ارادہ کیا تو ایک دوست نے انکا نام لیا اسوقت تک مجھکو ان سے بالکل تعارف نہ تھا - اسلیے مین نے عہ ماہوار پر انکو مقرر کرنا چاہا - یہ رقم اُنکے لیے عطیہ غیبی تھی - لیکن جب اُنکو معلوم ہوا کہ مین صرف تحقیقات علمی کے لیے یہان آیا ہون تو معاوضہ لینے سے انکار کیا اور مفت پڑہاتے رہے - اکثر میری قیامگاہ پر آکر پڑہایا کرتے تھے - ٹوٹی پھوٹی ترکی جو مین نے سیکھی انہین سے سیکھی مگر افسوس ہے کہ اب وہ بھی محفوظ نہین رہی -

اِن دوستون کے سوا اور بہت سے چشم آشنا احباب پیدا ہو گیے تھے جنکا ذکر چندان ضروری نہین۔

غازی عثمان پاشا کی ملاقات اور تمغہ مجیدی کا عطا ہونا

یہ وہی نامور جنرل ہے جسنے پلونا مین چوبیس ہزار روسی مجروح اور آٹھ ہزار تہ تیغ کیے تھے۔ جسکے مقابلہ مین شہنشاہ روس نے اپنی کُل فوجی قوت صرف کر دی تھی اور خود سپہ سالار بنکر گیا تھا۔ جسنے باوجود فوج کی کمی اور رسد کی قلت کے روس کی مجموعی طاقت کا مدت تک مقابلہ کیا۔ اور میدان جنگ مین زخمی ہو کر گرفتار ہوا تو خود شہنشاہ روس نے اُسکی کمر مین تلوار باندہی۔ اور مہینون تک اپنا مہمان رکھا۔ یہ واقعات اُسی زمانہ مین اخبارات کے ذریعے سے تمام ہندوستان مین مشہور ہو گیے تھے اور بچہ بچہ اس نامور بہادر کے نام سے واقف ہو گیا تھا۔ قسطنطینیہ مین اگرچہ مین کسی فوجی افسر سے نہین ملا اور نہ ملنا چاہا۔ لیکن یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایسے نادرۂ روزگار کے دیکھنے کا شوق دل مین نہوتا۔

پاشاے موصوف اگرچہ اس رتبہ کے آدمی ہین کہ ٹرکی مین کوئی شخص اُن سے بڑہکر بلکہ اُنکی برابر بھی نہین۔ اور اس لحاظ سے مجھکو اُن تک رسائی کی کم امید ہوسکتی تھی۔ تاہم شوق کی بیتابی نے نہ مانا اور مین ایک مترجم کو ساتھ لیکر اُنکے مکان پر گیا۔ گھنٹی بجانے پر دروازہ کُھلا۔ دربان نے اندر جانے کی اجازت دی قاعدہ کے موافق ملاقاتیون کے کمرہ مین جا کر بیٹھا۔ ایک معزز ترک وہان تشریف رکھتے تھے۔ نہایت مہربانی سے پیش آئے اور مزاج پرسی کے بعد قہوہ منگوایا۔ تھوڑی دیر کے بعد اطلاع ہوئی۔ پاشاے موصوف زنانے مین تھے۔ کہلا بھیجا کہ

ذرا دیر مین آتا ہون۔ قریباً دس منٹ کے بعد ایک ملازم آیا اور مجھکو بالاخانہ پر لیگیا ایک خوبصورت
کمرہ آراستہ تھا۔ ہم وہان بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد پاشاے موصوف تشریف لائے۔
جن صاحب کو مین نے مترجمی کے لیے ساتھ لے لیا تھا سررشتہ تعلیم کے ایک افسر تھے۔
اُنہون نے حسب قاعدہ آگے بڑھکر پاشاے موصوف کے دامن کا کنارہ چوما اور مودبانہ طور سے
پیچھے ہٹے۔ مین نے طریقۂ سنّت کے موافق سلام کیا۔ پاشاے موصوف نے سلام کا جواب
دیا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ مزاج پُرسی کے بعد نام اور مقام پوچھا۔ مترجم نے کہا کہ "ہندوستان
کے علماء مین سے ہین اور تحقیقات علمی کی غرض سے آئے ہین"۔ یہ سُنکر نہایت مہربانی اور توجہ
ظاہر کی اور دیر تک ہندوستان کے مسلمانون کے حالات پوچھتے رہے۔ رخصت ہو کر مین اُٹھا تو
خود بھی اُٹھے اور کہا کہ آپ دوبارہ تشریف لائین تو مجھکو خوشی ہوگی۔

پاشاے موصوف پست قامت ہین۔ دہرا بدن ہے۔ رنگ گورا اور چمکتا ہوا ہے چہرہ سے
ہیبت اور شجاعت ٹپکتی ہے۔ عمر ۶۰ ۔ ۷۰ کے بیچ مین ہے لیکن بڑھاپے کا مطلق اثر نہین
ہے۔ فارسی بقدر ضرورت جانتے ہین اور چونکہ ایک مدت تک یمن کے گورنر رہ چکے ہین عربی
مین بے تکلف بات چیت کر سکتے ہین۔ پلونا کے واقعہ کے بعد سلطان نے انکو کمانڈر انچیف
اور صیغہ جنگ کا وزیر کر دیا تھا لیکن چونکہ اس عہدہ کی وجہ سے وہ سلطان کی خدمت مین ہمیشہ حاضر
نہین رہ سکتے تھے سلطان نے اس عہدہ پر فواد پاشا کو مقرر کر دیا اور انکو مابین کی افسری دی جسکی
وجہ سے وہ زیادہ تر سلطان کی خدمت مین حاضر رہتے ہین۔ سلطا
کسی عزیز و قریب یا نوکر اور عہدہ دار پر اعتماد نہین ہے اور

نہین کرتے۔ جمعہ و عید کو جب سلطان مسجد مین تشریف لاتے ہین تو انکے ساتھ گاڑی مین عثمان پاشا کے سوا اور کوئی شخص نہین ہوتا۔

دوسری دفعہ مین ملاقات کو گیا تو پہلے سے کرہ مین آبیٹھے۔ مین اندر داخل ہوا تو کرسی سے اُٹھکر دو ایک قدم بڑہے اور پہلے دن کیطرح ہاتھ ملایا۔ اسکے بعد مین جب جب ان سے ملا تو اسی طریقہ سے ملے۔ پاشاے موصوف مجہپر نہایت مہربان ہو گیے تھے۔ جب میری روانگی کا زمانہ قریب آیا اور مین نے ان سے کہا کہ اب مین یہان دو چار دن کا مہمان ہون تو فرمایا کہ ایک دو دن جانے سے پہلے مجہسے مل لینا۔ اسی اثنا مین انہون نے سلطان سے میرے لئے تمغہ مجیدی عطا ہونے کی درخواست کی اور منظور ہو گئی۔ لیکن مجھکو اسکی کچھہ اطلاع نہ تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت مین اپنے مکان مین سو رہا تھا کہ میرے ایک دوست دوڑے ہوے آئے اور جگا کر کہا کہ یاشبلی واللہ لقد طلع لک الیلشان مجھکو ایک گونہ تعجب ہوا اور مین نے کہا کہ یون ہی کہتے ہو۔ آخر تمکو معلوم کیونکر ہوا؟ بولے کہ تمام اخبارات مین چھپ گیا ہے۔ مین اسیوقت اُٹھا اور ایک قرات خانہ مین جاکر اخبار دیکھے تو واقعی وہ خبر صحیح تھی۔ اُسیوقت مجھکو خیال پیدا ہوا کہ مین انگریزی رعیت ہون اس لحاظ سے انگلش سفیر کو اسکی اطلاع دینی ضرور ہے۔ دوسرے دن مین سفیر کے پاس گیا۔ اتفاق سے وہ مکان پر نہ تھے۔ مین اپنا کارڈ چھوڑ آیا۔

دوسرے دن تمام احباب مبارکباد کو آئے۔ مین نے ایک مختصر جلسہ دعوت ترتیب دیا۔ شیخ علی ظبیان۔ عبدالسلام آفندی۔ فواد۔ سامی۔ شریف۔ اور دیگر احباب شریک جلسہ تھے۔ دعوت کی صبح کو عثمان پاشا کی وداعی ملاقات کو گیا۔ تمغہ کی خبر ایسی عام ہو گئی تھی کہ پاشاے موصوف

کے مکان پر پہونچا تو سب سے پہلے دربان نے کہا "تمغہ مجیدی مبارک" - مجھکو تعجب ہوا کہ اسکو
کیونکر خبر ہوئی - معلوم ہوا کہ یہان اُمرا اور پاشاؤن کے نوکر چاکر عموماً پڑھے لکھے ہوتے ہین -
اور فرصت کے اوقات مین اخبارات پڑھا کرتے ہین - پاشاے موصوف نے ملاقات کے ساتھ
تمغہ کی مبارکباد دی - تمغہ سامنے میز پر رکھا ہوا تھا - بکس سے نکالکر پہلے انہون نے آنکھون سے
لگایا (سلطان کی ادنی سے ادنی چیز کی بھی تُرک لوگ اس حد تک تعظیم کرتے ہین) پھر مجھکو
حوالہ کیا - مین سروقد کھڑا ہو گیا اور سلطان کو دعا دی کچھہ دیر کے بعد رخصت کے ارادہ سے
اُٹھا تو پاشاے موصوف نے فرمایا ذرا دیر اور تشریف رکھیے - یہ کہکر دوبارہ قہوہ منگوایا اور ادہر
اُدہر کی باتین کرتے رہے - اخیر مین فرمایا کہ مین آپکی تشریف آوری کا مشکور ہون - چلتے چلتے کہا

تمغہ مجیدی

کہ ہندوستان پہنچکر تمام مسلمانون
اور بالخصوص علما اور فضلا کی خدمت
مین میرا اسلام پہنچانا اور کہنا کہ عثمان
آپ لوگون سے دلی محبت رکھتا ہے
مین نے نہایت خلوص اور جوش کے
ساتھ شکریہ ادا کیا - پاشاے موصوف
نے مجھکو اپنی عکسی تصویر عنایت کی اور اسپر
دست [illegible] سے [illegible] لکھے -

عثمان پاشا کا فوٹو

ہدیہ المشدر محرم الحرام ۱۳۱۰ سنہ ہجری - یعنی مین نے اپنا یہ فوٹوغراف **شبلی نعمانی** کو ہدیہ دیا۔ یہ تصویر اسوقت میرے پاس موجود ہے اور مین اسکو ایک بڑا تبرک اور نشان فخر سمجھتا ہون جو میرے خاندان اور میری نسل مین ہمیشہ یادگار رہیگا۔ تمغہ کے ساتھ جو فرمان عطا ہوا اسکی نقل ذیل مین ہے۔

نقل فرمان بخط فارسی

ہندوستانن علی گدہ نام محلندہ کائن دار المعلمین معلم اولی شبلی النعمانی افندی نن شایان تلطفات سنیہ شاہانہ م اولدیغنہ بناء اشرف افزای سنوح و صدور اولان امر و فرمان معالی عنوان پادشاہانہ م موجب عالیسی اوزرہ کندوسنہ مجیدی نشان ذیشانک دردنجی رتبہ سندن برقطعہ سی عنایت و احسان قلنمش اولدیغنی متضمن اشبو برات عالیشانم تصدیر اولنذی حرر فی الیوم الرابع عشر من شہر محرم الحرام سنہ عشر و ثلث مایۃ ـ

ترجمہ

شبلی النعمانی آفندی جو دار المعلمین علی گدہ واقع ہندوستان کا معلم اول ہے چونکہ شاہانہ تلطفات کا م[illegible] خیال کیا گیا اسلیے اسکو تمغہ مجیدی درجہ چہارم کے عطا ہونے کے لیے حکم [illegible] در ہوا۔ اور اسکی سند کے لیے یہ فرمان عالیشان صادر ہوا

[illegible]رم الحرام ۱۳۱۰ سنہ ہجری

یہ عجیب اتفاق کہ مین نے تمغہ کو قسطنطینہ۔ بیروت۔ مصر کسی مقام مین کبھی استعمال نہین کیا۔ ہندوستان مین پہنچکر خیال ہوا کہ گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر کے استعمال کرون۔ چنانچہ جناب ہرسین صاحب مجسٹریٹ علی گڈہ نے باضابطہ چٹھی کے ذریعہ سے گورنمنٹ مین سفارش کی وہان سے جواب آیا کہ رزلیوشن مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۸۶ء ملاحظہ طلب ہے اس رزلیوشن کا ماحصل یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی کوئی رعیت کسی دوسری سلطنت کا کوئی نشان یا تمغہ استعمال یا قبول نہین کرسکتی تاآنکہ پہلے جناب ملکہ معظمہ سے اجازت نہ حاصل کیجائے اس حکم کی تعمیل کے موافق مین تمغہ کو استعمال نہین کرتا۔

تمغہ کے متعلق گورنمنٹ رزلیوشن۔

قسطنطنیہ سے روانگی - ۲۶ محرم ۱۳۰۹ ہجری

قسطنطنیہ مین مین پورے تین مہینے مقیم رہا۔ اخیر اخیر طبیعت اوچاٹ ہو چلی تھی۔ یہانتک کہ مین سلطان کے جشن تخت نشینی کا بھی انتظار نکرسکا۔ قسطنطنیہ مین ہر سال صفر کی آٹھوین رات جو سلطان کی تخت نشینی کی رات ہے بڑی دہوم دہام سے جشن ہوتا ہے تمام شہر مین چراغان کیا جاتا ہے۔ شہر کے تمام باشندے اپنے اپنے مکانون مین بڑی تکلف اور اہتمام سے روشنی کرتے ہین اور چونکہ یہ طریقہ سلطان کے ساتھ خلوص و محبت کی دلیل ہے امرا اور پاشاؤن کے ہان حد سے زیادہ اہتمام ہوتا ہے شیخ علی ظبیان نے مجھ سے کہا کہ پچھلے سال درویش پاشا کے مکان مین چودہ ہزار موم گلاس روشن کیے گئے تھے۔ سڑک پر جسقدر مکانات ہین اُنکے دروازون پر روشنی سے حرفون مین یہ عبارت لکھی

سلطان کی تخت نشینی کا جشن۔

ہوتی ہے "بادشاہم چوق یشا" یعنی ہمارا بادشاہ بہت زندہ رہے" یہ طریقہ مسلمانون کے ساتھ مخصوص نہین ہے۔ بلکہ فرینچ۔ جرمن۔ انگریز۔ اور اور یورپ کی قومین جو یہان مقیم یا خوش باش ہین اُنکے دروازون پر بھی یہ فقرہ روشنی کے حرفون مین لکھا ہوتا ہے۔

مجھکو نہایت افسوس ہے کہ مین یہ پُر لطف اور پُر جوش تماشا نہ دیکھہ سکا۔ برخاستگی طبیعت کے ساتھہ کچھہ ایسے اسباب جمع ہوگیے تھے کہ زیادہ ٹھہرنا ممکن نہ تھا۔ لوگون نے یہ بھی کہا کہ ٹرکی حکومت مین ہر جگہہ یہ جشن ہوتا ہے۔ تم جہان کہین ہوگے یہ سیر دیکھہ سکوگے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ دارالسلطنت مین جو شان و شوکت اور اہتمام ہوتا ہے وہ دوسرے مقامات مین کیونکر ہوسکتا ہے۔ طرفہ یہ کہ مجھکو بدقسمتی سے اس جشن کی معمولی سیر بھی دیکھنی نصیب نہوئی۔ کیونکہ اس تاریخ کو مین عالم آب مین تھا۔ یعنی جہاز پر سوار تھا اور آبادی سے دور آچکا تھا۔

روانگی کے وقت احباب کی مشایعت

یاد ہوگا کہ مین جب قسطنطنیہ مین داخل ہوا تھا تو یکہ و تنہا تھا۔ لیکن واپسی کے وقت دوستون کا ایک گروہ ساتھہ ہے۔ تمام احباب بندرگاہ تک ساتھہ آئے ہین۔ رخصت کے وقت بڑی گرمجوشی سے بغلگیر ہوتے ہین اور دعائیہ الفاظ کے ساتھ خط و کتابت اور دوستانہ مراسم جاری رکھنے کے وعدے لیتے ہین۔

جہاز پر پہنچا تو محسن ہندی پہلے سے میرے انتظار مین وہان موجود تھے۔ ان سے ملکر نہایت خوشی ہوئی۔ دیر تک لطف و محبت کی باتین رہین۔ شام کے قریب جہاز نے لنگر اُٹھایا۔ شیخ علی ظبیان جو اسی جہاز پر اپنے وطن دمشق کو جا رہے تھے میرے ہمسفر

جہاز پر ایک ناگوار واقعہ۔

اور مونس و غمگسار تھے۔ جہاز۔ روڈس۔ سمرنا۔ سائپرس۔ ہوتا ہوا بیروت پہنچا۔ ایک دن جہاز پر عجیب برہمی اور بےلطفی ہوئی۔ سائپرس مین دو شہر ہین۔ لرنکہ اور لموسنہ۔ دونون جگہ جہاز لنگر کرتا ہے۔ لرنکہ مین جو لوگ جہاز پر سوار ہوے انمین سائپرس کا ایک رئیس تھا اور چونکہ اسکو صرف لموسنہ تک جانا تھا تیسرے درجہ کی چھت پر ہمارے دوست شیخ علی ظبیان کے بستر کے قریب آبیٹھا۔ شیخ موصوف باوجود فضل و کمال کے تنک مزاج آدمی ہین۔ رئیس مذکور نے اُنکے بستر پر کوئی چیز رکھدی۔ اتنی بات پر یہ برہم ہوگیے۔ وہ غریب تو چپ رہا لیکن اُسکا نوکر جو صورت سے قوی اور تنومند معلوم ہوتا تھا ضبط نکرسکا۔ بات زیادہ بڑہی۔ یہانتک کہ جہاز کے اور مسافر جو اکثر شامی عرب تھے ادہر اُدہر سے آکر جمع ہوگیے۔ عربون کا سہارا پاکر ہمارے دوست زیادہ تیز ہوے۔ نوکر نے کہا آپ غصہ کیون کرتے ہین؟ ہم آپکی کچھہ رعایا نہین ہین ہمارا شہر انگریزی حکومت سے تعلق رکھتا ہے"۔

اِن الفاظ کا اُسکے مُنھہ سے نکلنا تھا کہ تمام عرب برہم ہوگیے۔ یہانتک کہ ایک عرب نے کمر پکڑ کر اُسکو اُٹھا لیا اور کہا کہ "مردود! تجھکو دریا مین پھینکدیتا ہون"۔ اگرچہ ہجوم کی وجہ سے نہایت کشمکش تھی اور بعض آدمی اُسکو روکتے بھی رہے تاہم وہ لوگون کو ہٹاتا ہوا جہاز کے کنارہ تک پہنچگیا اور اس زور سے دو تین جھٹکے دیے کہ قریب تھا کہ وہ غریب سمندر مین جا پڑے۔ اُسوقت چند آدمیون نے نوکر کو زور اُسکے قبضہ سے چھڑا کر اشارہ کیا کہ کمبخت جہاز کے کسی گوشہ مین چھپ جا۔ پھر بھی تمام عرب۔ دیر تک غل کرتے اور انگریزی حکومت کی شان مین نامناسب الفاظ بکتے رہے۔ مجھکو تعجب ہوتا تھا کہ جہاز کے افسر۔ یہ ہنگامہ اپنے

اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے اور مطلق دخل نہین دیتے تھے۔

بیروت مین قیام کا سبب۔

ساتوین دن ہمارا جہاز بیروت پہنچا۔ شیخ علی ظبیان جہاز سے اُترے۔ مین بھی انکے ساتھ اس ارادہ سے اُترا کہ جہاز کے روانہ ہونے تک واپس آجاؤن گا۔ شہر مین پہنچکر معلوم ہوا کہ شیخ طاہر مغربی اتفاقات سے آج کل یہین ہین۔ شیخ موصوف دمشق مین مدرس ہین اور اُنکے فضل وکمال کی ان اطراف مین بڑی شہرت ہے۔ مین نے قسطنطنیہ مین انکے اوصاف سنے تھے۔ شیخ علی ظبیان نے کہا تمکو ان ممالک مین دوبارہ آنا نہین ہے شیخ طاہر کی ملاقات کا موقع ہاتھ سے نہین دینا چاہیے۔ غرض انکی صلاح سے مین جہاز سے اپنا اسباب اُتروا لایا اور ایک ہفتہ تک بیروت مین مقیم رہا۔ چونکہ یہ شہر صوبہ دمشق کا اسٹیشن اور اضلاع شام مین تہذیب وتمدن کا مرکز خیال کیا جاتا ہے۔ اسلیے مین اسکے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ لکھتا ہون۔

بیروت

یہ نہایت قدیم شہر ہے۔ مورخین اسکے زمانہ تعمیر کی ٹھیک تعیین نہین کرسکتے لیکن اسقدر یقینی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی ولادت کے پیشتر موجود تھا۔ ۲۲۲ء مین جب اسکندر سفیروس۔ رومۃ الکبریٰ کی مسند حکومت پر بیٹھا تو یہان قانونی تعلیم کی بہت بڑی یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی۔ جو کئی سو برس تک بڑے اوج پر قائم رہی۔ ۱۳ ہجری مین اسلام کے قبضہ مین آیا۔ لیکن زمانہ مابعد مین کئی بار مسلمانون کے ہاتھ سے نکلکر عیسائیون کے قبضہ مین آیا۔ یہانتک کہ ۱۵۱۷ء مین سلطان سلیم اوّل نے اسکو فتح کیا اور اوسوقت سے آج تک ترکون

کے زیر حکومت ہے۔

بیروت کی موجودہ ترقی۔

اسکی موجودہ ترقی کی ابتدا ۱۸۴۲ء سے ہے اور اُسوقت سے آج تک تجارت اور آبادی کو روز افزون ترقی ہے۔ بیس برس پہلے اسکی مردم شماری چالیس ہزار تھی ۱۸۷۵ء مین ستر ہزار ہوگئی اور اب ایک لاکھ سات ہزار چار سو ہے جسمین ۳۲۰۰۰ مسلمان ہین باقی عیسائی اور کچھ یہود اور دُرزی ہین۔ شہر کا قدیم حصّہ نہایت خراب ہے۔ سڑکین اور گلی کوچے تنگ اور ناہموار اور مکانات پست و کم فضا ہین۔ لیکن جدید حصّہ نہایت پُررونق اور خوشنما ہے۔ ہوٹل۔ سرائین۔ قہوہ خانے۔ کثرت سے ہین۔ ایک قہوہ خانہ عین دریا مین ہے اور عجب فضا کی جگہہ ہے۔

زبان یہان کی عموماً عربی ہے۔ عیسائی اور یہود وغیرہ سب عربی بولتے ہین۔

لباس اور وضع

لباس اور وضع۔ عرب کے قریب قریب ہے۔ لیکن پاجامہ کابلیون کے انداز کا ہوتا ہے۔ میانی سونڈ کیطرح زمین تک لٹکتی ہے اور یہ بڑا حسن سمجھا جاتا ہے۔ ایک پاجامہ دس بارہ گز سے کم مین نہین طیار ہوتا۔ مسلمان۔ عیسائی۔ دُرزی۔ سب یہی لباس پھنتے ہین۔ البتہ نئی تعلیم یافتہ کوٹ پتلون پہننے لگے ہین۔ آب و ہوا کسی قدر مرطوب ہے تاہم مشہور یہ ہے کہ تندرستی کے لیے بہت مفید ہے کہ یہانتک کہ اور اور مقامات سے لوگ تبدیل ہوا کے لیے یہان آتے ہین شاید ایسا ہی ہو لیکن میرا تجربہ اِسکے خلاف ہے مین جب تک وہان رہا طبیعت بدمزہ رہی۔ دو تین دن بخار بھی آیا اور علاج کی ضرورت پڑی۔ البتہ لبنان جو ایک مشہور پہاڑ ہے اور یہان سے تین چار میل ہے آب و ہوا کے لحاظ سے مشہور جگہہ ہے متنبی نے اسکی

نسبت کہا ہے۔

وعقاب لبنان وکیف بقطعها	وهی الشتاء وصیفهن شتاء

بیروت
کی
علمی ترقی اور مدارس وغیرہ

بیروت کی علمی ترقی۔

بیروت مین علمی ترقی اگرچہ تھوڑے زمانہ سے شروع ہوئی ہے لیکن جس تیزی سے یہ شہر ترقی کر رہا ہے اور ترقی کی جس حدتک آج پہنچ چکا ہے اُسکے لحاظ سے تمام ممالک اسلامیہ مین قسطنطنیہ کے سوا کوئی شہر اِس کا ہمسر نہین ہے - اور بعض خصوصیتون مین تو اسکو قسطنطنیہ پر بھی ترجیح ہے۔

عربی زبان کے ساتھ اعتنا۔

عیسائیون کی ایک جماعت نے عربی زبان پر نہایت توجہ کی ہے اور وہ ہر طرح ہمارے شکریہ کے مستحق ہین - اِن لوگون نے نہایت کوشش سے دور دور سے عرب کے قدیم دواوین بہم پہنچائے ہین اور انکو چھاپ کر شائع کیا ہے - خنسار - عنتر بن شداد العبسی - اسمعیل ابو العتاهیۃ - ابن ہانی - ابو فراس وغیرہ کے دیوان انھی لوگون کی بدولت ہم تک پہنچے ورنہ اِن کا نام و نشان بھی لوگون کو معلوم نہ تھا - عرب کے عیسائی شاعرون کے کلام کے ساتھ (اتحاد مذہب کی وجہ سے) اور بھی زیادہ اعتنا کیا ہے اُن تمام شعرا کے اشعار یکجا جمع کیے ہین اور انکا ایک سلسلہ چھاپنا شروع کیا ہے - تین چار جلدین چھپ چکی ہین اور باقی طیار ہو رہی ہین - اِسمین جاہلیۃ اور اسلام دونون زمانہ کے شعرا داخل ہین اخطل نصرانی

جو فرزدق وجریر کا معاصر اور دولت بنی امیہ کا مشہور شاعر تھا اِس کا دیوان نہایت کوشش اور اہتمام سے مستقل طور پر چھاپا ہے۔ یہ دیوان نہایت نایاب اور عزیز الوجود تھا یہانتک کہ قسطنطنیہ اور مصر کے کتب خانے بھی اِس سے خالی تھے صرف شہنشاہ روس کے کتب خانہ مین ایک نسخہ تھا۔ چنانچہ اُسکی نقل وکتابت کا انتظام کیا گیا اور سینٹ پیٹرسبرگ یونیورسٹی کے عربی پروفیسر نے اُسکی تصحیح کی۔ یہ قلمی نسخہ جسکو پروفیسر مذکور نے خود اپنے ہاتھ سے صحیح کیا تھا مجھکو دکھایا گیا اور مین نے اِن عیسائیون کی بلند ہمتی اور ذوقِ علمی کا دل سے اعتراف کیا مسلمانو اتمکو بھی کچھ غیرت آتی ہے؟۔

اِن لوگون نے خود بھی فنِ ادب کے متعلق مفید تالیفات کی ہین۔ چنانچہ روضۃ الادب فی طبقات شعراء العرب۔ مجانی الادب۔ شرح مجانی الادب۔ مشہور اور شائع ہو چکی ہین۔ تعجب اور سخت تعجب یہ ہے کہ یہان کے مسلمان عالمون نے ادب مین جو مفید کتابین لکھی ہین وہ بھی انہی عیسائیون کی بدولت یعنی عیسائیون نے انکو اُجرت اور صلہ دیکر یہ کتابین تصنیف کرائین اور انکو اپنے اہتمام سے چھاپا اور شائع کیا۔ مقامات بدیعی اور رسائل بدیعی کی شرحین جو حال مین نہایت خوبی اور اہتمام سے چھپکر شائع ہوئی ہین اسی طریقہ سے طیار ہوئی ہین۔ مین نے لوگون سے پوچھا کہ اِن لوگون کو عربی زبان کے ساتھ اسقدر اعتنا کیون ہے؟۔ لوگون نے کہا کہ یہ لوگ اپنے تئین عربی النسل کہتے ہین اور اِس انتساب پر ان کو فخر ہے۔

لٹریچر کا مذاق اسقدر عام ہے کہ بچہ بچہ کو شعر وشاعری کا چسکا ہے۔ بہت سے لوگ صاحب دیوان ہین اور دس پانچ قصیدے لکھنے والے تو سیکڑون بلکہ ہزارون۔ ایک مشہور شاعر

سے قہوہ خانہ مین ملاقات ہوئی معلوم ہوا کہ ۴۰ برس سے مشق سخن مین مصروف ہین۔
البتہ یہ افسوس ہے کہ مذاق صحیح نہین۔ غزل اور بیہودہ مدح سرائے کے سوا۔ اور اصناف سخن
سے ناآشنا ہین۔ مضامین اور طرز شاعری کے لحاظ سے متاخرین کے سوا کسیکا کلام پسند
نہین کرتے۔ مین اکثر صحبتون مین جاہلیۃ اور ابتدای اسلام کے شعرار کے اشعار پڑہتا تہا
تو مجھکو بدمذاق خیال کرتے تھے۔

علوم وفنون جدیدہ

علوم جدیدہ اور نئے مذاق کو بہت کچھ ترقی ہے۔ فلسفہ وصنایع وفنون جدیدہ کی اکثر
کتابین ترجمہ ہوگئی ہین۔ بڑے بڑے کالجون اور اسکولون مین جو نصاب تعلیم ہے اور جو
ہمارے ہان کے انٹرنس اور ایف اے و بی اے کے برابر ہے عموماً عربی زبان مین ہے
صرف ڈاکٹری کی تعلیم فرنچ زبان مین ہوتی ہے جسکی وجہ ان لوگون نے مجھہ سے یہ
بیان کی کہ اس فن کے متعلق روز بروز تجربہ کو ایسی ترقی ہوتی جاتی ہے اور اس کثرت سے
نئی نئی کتابین تصنیف ہوتی جاتی ہین کہ ترجمہ انکا ساتھہ نہین دے سکتا۔ فلسفہ وعلوم جدیدہ
کا بڑا ماہر اور مصنف پروفیسر فانڈیک ہے جو امریکا کا رہنے والا ہے اور ایک مدت سے
بیروت مین رہتا ہے۔ اسنے عربی زبان مین علوم جدیدہ کا ایک مرتب سلسلہ طیار کردیا ہے۔
جسکا نام نقش فی الحجر ہے۔ اسکے سوا اور بہت سی مستقل کتابین لکھی ہین۔ عربی زبان مین
انسایکلوپیڈیا کا بالکل وجود نہ تہا۔ اس ضرورت کو پروفیسر بطرس نے پورا کیا۔
اسنے ۱۸۷۶ء مین اسکی ابتدا کی اور اوّل کی چند جلدین لکہین۔ لیکن چونکہ اُسکا انتقال ہوگیا
اسکے بیٹے سلیم آفندی نے تکمیل کا ارادہ کیا اتفاق یہ کہ وہ بھی مرگیا۔ اب پروفیسر مذکور کا دوسرا

بیٹا نجیب آفندی باقی جلدین طیار کر رہا ہے - دس ضخیم جلدین اسوقت تک شائع ہو چکی ہین

تاریخی تصنیفات - تاریخ اور متعلقات تاریخ پر نہایت مفید کتابین لکھی گئی ہین اور چونکہ یہ لوگ عربی زبان کے

ساتھہ یورپ کی زبانون سے بھی بخوبی واقف ہین انکی تصنیفات مین وہ جامعیت ہوتی ہے

جو یورپ والون کی تصنیفات مین نہین ہوتی - چنانچہ آثار الادہار جس جامعیت اور تحقیق سے

لکھی گئی ہے اس دعوی کی شاہد عادل ہے - البتہ یہ افسوس ہے کہ ان عیسائیون کی

تصنیفات مین مذہبی تعصب کا رنگ پایا جاتا ہے - چنانچہ صناجۃ الطرب اور اصول المعارف

وغیرہ مین اس قسم کی بے اعتدالیان صاف محسوس ہوتی ہین -

یہ مصنفین اکثر **لبنان** کے رہنے والے ہین جنمین سے بہت سے لوگ بیروت

مین آ رہے ہین - ان لوگون نے اس کوہستان (لبنان) مین عجب علمی مذاق پھیلا دیا ہے

اگرچہ یہ لوگ عموماً زمیندار یا کاشتکار ہین اور ضرورت کے وقت اپنے کاروبار مین مصروف

رہتے ہین لیکن جسوقت انکو ان ضرورتون سے ذرا بھی فرصت مل جاتی ہے علمی اشغال مین

مصروف ہو جاتے ہین - اسکا یہ نتیجہ ہے کہ باوجودیکہ علم یہان ذریعہ دولت نہین - تاہم اس

علاقہ مین کثرت سے اہل علم اور مصنفین پیدا ہوے اور اب بھی موجود ہین - خاص لبنان کے

علما اور شعرا کے حال مین ایک مستقل کتاب لکھی گئی ہے - لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے

کہ یہ تمام علمی ترقی اور تصنیف و تالیف جو کچھہ ہے عیسائیون کے ساتھہ مخصوص ہے - مسلمان

ان چیزون کو ہاتھہ بھی نہین لگاتے -

مدارس یہان کثرت سے ہین جنمین سے مشہور مدارس کا نقشہ ذیل مین درج ہے -

مدرسے

نام مدرسہ	مذہب	بورڈنگ اور فیس کا خرچ سالانہ	تعداد طلبا	تاریخ افتتاح مدرسہ
اسرائیلیہ	اسرائیلیہ	۲۰ پونڈ	۹۷	سنہ ۱۸۷۵ء
اعدادیہ	اسلام	۲۰ پونڈ	۱۵۰	سنہ ۱۸۸۲ء
اکلیریکیہ	روم آرتھوڈوکس	مفت		
بطریکیہ	رومن کیتھولک	۲۵ پونڈ	۱۳۷	سنہ ۱۸۶۶ء
الحکمۃ	مارونیہ		۲۲۵	سنہ ۱۸۷۶ء
راہبات	لاٹین	مفت	۱۱۵	
الکلیۃ السوریۃ العلمیۃ یعنی شام کی علمی یونیورسٹی	انجیلیہ	۱۷ پونڈ	اسکا مفصل حال آگے آئیگا	سنہ ۱۸۷۵ء
الکلیۃ السوریۃ الطبیۃ یعنی شام کی میڈیکل یونیورسٹی	″	۲۲ پونڈ		
قدیس یوسف	لاٹن	۳۰ پونڈ		
عورتوں کی تعلیم کے مدارس بھی کثرت سے ہیں جنمیں سے مشہور مدارس یہ ہیں۔				
باکورۃ الاحسان	روم آرتھوڈکس	۱۵ پونڈ		
راہبات پراٹسٹنٹ	انجیلیہ	۳۰ پونڈ	۲۵۰	
″	″	مفت	۵۰۰	
عازریات یتامی	لیٹن	″		
عاذریات محبہ	″	۲۵ پونڈ		
عازریات ناصریہ	″	۳۰ پونڈ	۱۱۵	
سوریہ امیرکانیہ	انجیلیہ	۱۲ پونڈ		

زنانہ مدارس

مسلمانونکی تعلیمی حالت کیا اور قومونکی تعلیمی ترقی سے جو نسبت ہے وہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگی۔

تعداد مدارس ذکور	تعداد زنانہ مدارس	پروفیسرون اور ٹیچرونکی تعداد	زنان معلمہ کی تعداد	تعداد طلباے ذکور	تعداد طلباے اناث	قوم
۲۱	۳	۵۰	۲۰	۲۰۰۰	۵۰۰	مسلمان
۴۶	۳۳	۳۳۷	۱۵۰	۶۷۳۰	۵۶۶۵	عیسائی و یہود وغیرہ

مسلمانون کی بری حالت۔

مسلمان طالبعلمونکی یہ تعداد گو فی نفسہ کم ہے لیکن یہ امر اور بھی زیادہ افسوس کے قابل ہے کہ اس تعداد مین بھی زیادہ تر ادنی درجہ کے تعلیم والے شامل ہین۔ ورنہ اعلی تعلیم کے لحاظ سے انکی تعداد اسقدر کم ہے کہ گویا کچھہ بھی نہین کسقدر افسوس کی بات ہے کہ یہ شہر اسلامی حکومت کا مرکز ہے اور مسلمانون اور عیسائیون مین یہان حاکم و محکوم کی نسبت ہے تاہم تہذیب و تمدن مین مسلمانونکو عیسائیون سے کچھہ نسبت نہین۔ تعلیم کی جو حالت ہے وہ نقشۂ بالا سے معلوم ہوئی ہوگی۔ تصنیف و تالیف کا حال اوپر گزر چکا۔ اخبارات۔ مطابع۔ تجارت وغیرہ مین اس سے بھی زیادہ بدتر حالت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

الکلیۃ السوریۃ العلمیۃ

یونیورسٹی

بیروت مین اگرچہ (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) بہت سے اسکول و کالج ہین لیکن یہ کالج یونیورسٹی ہی اور اسی وجہ سے اسکا نام کلیہ سوریہ ہے۔ کلیہ کا لفظ یہان یونیورسٹی کے معنی مین اطلاق کیا جاتا ہے؛ اور سوریہ ملک شام کو کہتے ہین۔ یعنی شام کی یونیورسٹی۔ مین نے اس کالج کو تفصیل کے ساتھہ دیکھا اور اسوجہ سے اسکے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ لکھتا ہون۔

یہ کالج ۱۸۷۵ء مین رومن کیتھولک پادریون نے قائم کیا۔ پروفیسر اور ٹیچر قریباً ساٹھ ہین ۔ جنمین سے اکثر کالج ہی کے احاطہ مین سکونت رکھتے ہین۔

مین جب اس کالج مین گیا تو شیخ علی ظبیان اور عبدالباسط آفندی ساتھ تھے۔ کالج کے دروازہ پر پہنچے تو عبدالباسط آفندی نے ہمکو وہین ٹھہرادیا اور خود اندر گیے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے۔ اِنکے ساتھ ایک اور مشین شخص تھا۔ اسنے ہمارا استقبال کیا اور ہمکو ساتھ لیکر چلا۔ کالج کی عمارت دومنزلہ ہے۔ نیچے کے درجہ مین چھاپہ خانہ ہے اور یہ وہی چھاپہ خانہ ہے جسنے عمدگی طبع کی وجہ سے بیروت کو تمام دنیا مین روشناس کردیا ہے۔ جس شخص نے ہمارا استقبال کیا اسکا نام الیاس ہے اور چھاپہ خانہ کا تمام اہتمام اسی سے متعلق ہے۔ الیاس نے پہلے ہمکو مطبع کی سیر کرائی۔ تمام کام کل کے ذریعہ سے ہوتے ہین رولر کاغذ کو خود کھینچ لیتا ہے۔ حرف پر سیاہی لگجاتی ہے۔ کاغذ دو رُخہ چھپتا ہے اور زمین پر گرتا جاتا ہے۔ حرف بھی یہین ڈہالے جاتے ہین۔ چنانچہ الیاس نے ہمارے سامنے چند حرف ڈہالے۔ یہان کے کارخانہ کے حرفون کی ایسی شہرت ہوگئی ہے کہ دور دور سے مانگ آتی ہے۔ لیکن یہ تعجب ہے کہ جو صفائی اور خوشخطی یہان کی مطبوعہ کتابون مین ہوتی ہے اور کہین نہین ہوتی۔ مین نے الیاس سے اِسکی وجہ پوچھی۔ اسنے کہا کہ یہان حروف کی خوبی کے علاوہ اور بھی بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ فرمہ اُتارنے کے بعد نمی دیکر ایک آلہ سے اس ترکیب سے دبایا جاتا ہے کہ حرفون کا اُبھار بالکل جاتا رہتا ہے۔ اور کاغذ چکنا وصاف ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اُسنے ہمکو دونون طرح کے فرمے دکھائے۔ اصلاح کیا ہوا فرمہ بعینہ

چھاپہ خانہ

پتھر کا چھپا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ مین نے صفائی طبع اور حرفون کی موزونی کی بہت تعریف کی
الیاس نے کہا کہ اصل مین اس تعریف کا مستحق ابو الضیا ایک ترک ہی جسنے یہ حرف ایجاد کیے
ہین۔ البتہ ہمنے اُسکو زیادہ جلادی ہے۔

جلدسازی

مطبع ہی مین جلد سازی کا بھی کارخانہ ہے۔ نہایت عمدہ مطلاّ و مذہب جلدین طیار ہوتی
ہین یہانتک کہ شام و مصر سے فرمائشین آتی ہین۔ مین نے یہان ہاتی دانت کے پٹھے دیکھے
جو اس سے پہلے کبھی نہین دیکھے تھے۔

کالج۔

چھاپہ خانے سے فارغ ہوکر ہمنے کالج کو دیکھنا چاہا چونکہ اس کام کے لیے کالج کے کسی
پروفیسر کا رہنما ہونا ضرور تھا الیاس نے پہلے پروفیسر انطون سے ہماری ملاقات کرائی۔
یہان ایک نہایت معقول طریقہ ہے اور اس قابل ہے کہ ہمارے ملک مین اسکی تقلید
کیجاے۔ کالج کے ملازم اور پروفیسر وغیرہ جو کالج مین سکونت رکھتے ہین۔ اُن کے کمرون
کے صدر دروازہ پر ایک چھوٹی سی تختی لٹکتی رہتی ہے۔ اِس تختی پر جدا جدا سطرون مین صبح
سے شام تک کے کامون کی تفصیل لکھی ہوتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب خانہ
کس وقت کہان ہوتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟۔ مثلاً پہلی سطر مین لکھا ہے لکچر روم۔ دوسری
مین کھانے کا کمرہ۔ تیسری مین سیر و تفرّج۔ وعلی ہذا۔ تختی کی پیشانی پر ایک سوئی لٹکتی رہتی
ہے۔ صاحب خانہ جسوقت جس کام مین مصروف ہوتا ہے سوئی کو اُس سطر کے سامنے
تختی پر اٹکا دیتا ہے جسمین کام اور کام کے موقع کا ذکر ہے۔ جو شخص ملاقات کو آتا ہے اوّل
اُسکی نگاہ تختی پر پڑتی ہے اور اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ صاحب خانہ اسوقت کہان ہے

اور کس کام مین ہے ؟ مجھکو معلوم نہین کہ یہ طریقہ کالجون کے ساتھہ مخصوص ہے یا ہر طبقہ مین رائج ہے - بہرحال یہ عمدہ طریقہ اس قابل ہے کہ ہر جگہہ اسکی تقلید کیجاے -

پروفیسر انطون

غرض الیاس نے ہمکو پروفیسر انطون سے ملایا - پروفیسر مذکور نہایت قابل اور لایق شخص ہے - فرنچ زبان خوب جانتا ہے - عربی علم ادب کا اُستاد ہے - دیوان اخطل جو حال مین چھپا ہے اسیکی تصحیح اور اہتمام سے چھپا ہے - دیوان مذکور پر اُسنے جو حاشیے چڑہاے ہین وہ مستقل شرح کی برابر ہے - اور اس سے اُسکی وسعت نظر کا اندازہ ہوتا ہے - کالج کا ہفتہ وار اخبار جو عربی زبان مین نکلتا ہے اور جسکا نام البشیر ہے اسی کی اڈیٹری مین نکلتا ہے - ہم نے اِسکی وجہ سے کالج کی ایک ایک عمارت اور آلات وغیرہ کی سیر کی - حقیقت یہ ہے کہ یہ کالج یہان کے عیسائیون کے لیے باعث فخر اور تمام مسلمانون کے لیے موجب رشک ہے - مصر و شام کا تو کیا ذکر ہے قسطنطنیہ کا بھی کوئی کالج اِسکی ہمسری کا دعویٰ نہین کرسکتا -

عمارت کی خوبی

عمارت اسقدر شاندار - موزون - اور خوبصورت ہے کہ بیان نہین ہوسکتا - اوپر کی منزل کا فرش بالکل سنگ مرمر کا ہے - اور سنگ سیاہ کی پچی کاری ہے - کمرے نہایت کثرت سے ہین -

مدرسین کی تعداد

پروفیسر اور ٹیچر جو ۹۰ سے زیادہ ہین اور شب و روز کالج ہی مین رہتے ہین سب کے لیے الگ الگ کمرے ہین - ایک عالیشان کمرہ جو نہایت عمدہ فرنیچر اور ساز و سامان سے آراستہ ہے اور جسکے بیچ مین مستطیل میز اور گرد بہت سی خوبصورت کرسیان بچھی ہین پروفیسرون اور اُستادون کے لیے مخصوص ہے - فرصت کے اوقات مین وہ لوگ یہان آبیٹھتے ہین اور دوستانہ صحبت رہتی ہے - اسمین ایک چھوٹا سا

کتب خانہ بھی ہے جسکا جی چاہتا ہے کوئی کتاب اُٹھالیتا ہے اور اس سے دل بہلاتا ہے۔ مجھکو اسوقت خیال آیا کہ ہمارے کالج مین یہ بڑی کمی ہے کہ اس قسم کی کوئی عمارت نہین جہان تمام اساتذہ گھڑی دو گھڑی مل بیٹھا کرین۔ حالانکہ اس قسم کی صحبت۔ دل بہلانے کے سوا قومی مذاق کے لیے نہایت مفید ہے۔

کالج مین سائنس اور علوم جدیدہ کی تعلیم نہایت اعلیٰ درجہ پر ہوتی ہے اور اس غرض سے نہایت بیش قیمت آلات اور نایاب چیزین مہیا کی گئی ہین۔ بہت سی الماریان ہین جنمین عجیب عجیب مختلف رنگ اور صورت کے پتھر اور حجرے مٹی کے ٹکڑے ہین یہ نادر چیزین طبقات الارض کی تعلیم کے لیے دور دور مقامات سے مہیا کی گئی ہین۔ نباتات کا الگ کمرہ ہے اور بہت وسیع ہے۔ پروفیسر انطون نے مجھ سے کہا کہ اِن نباتات کی حفظ و پرداخت مین نہایت اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ پروفیسر مذکور نے ایک قسم کی گھانس دکھائی اور کہا کہ یہ ہندوستان کے سوا اور کہین نہین پیدا ہوتی اور وہین سے منگوائی گئی ہے۔

کالج کا کتب خانہ

کالج کے ساتھ بورڈنگ بھی ہے اور اسی وضع کا ہے جیسے قسطنطنیہ کے بڑے بڑے کالجون کے بورڈنگ ہین۔ کالج کی لائبریری اگرچہ بہت بڑی نہین ہے لیکن کتابین نادر اور کمیاب جمع کی گئی ہین۔

جو کتابین چھپی نھین اور اُنکے قدیم نسخے نہین مل سکے۔ یورپ اور ایشیا کے مشہور کتب خانون سے اُنکی نقل و استنساخ کا انتظام کیا ہے۔ ابن رشیق قیروانی کی کتاب **العمدہ** جو اپنے باب مین بےمثل اور نادر کتاب ہے مین نے اسی کتب خانہ مین دیکھی۔ اس کالج مین عربی زبان اور

فرنچ کی تعلیم لازمی ہے - باقی زبانین اختیاری ہین چنانچہ ترکی کی ایک جرمن کی ایک انگریزی کی پانچ لاٹین ویونانی کی سات کلاسین ہین - یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ بانیان مدرسہ عموماً عیسائی ہین اور عیسائی بھی رومن کیتھولک جنمین بہ نسبت اور فرقون کے تعصب زیادہ ہوتا ہے تاہم ادب کے نصاب مین قرآن مجید کا انتخاب بھی شامل ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا فصاحت وبلاغت مین بےمثل ہونا انکو بھی مسلم ہے - علوم جو پڑہائے جاتے ہین انمین فلسفۂ حال وعلوم طبیعہ کے علاوہ موسیقی وتصویرکشی کا فن بھی داخل ہے

طالب العلمونکی تعداد -

طلبا کی تعداد ۵۰۰ - اور ۶۰۰ کے بیچ مین ہے جنمین مسلمان صرف ۹ یا ۱۰ ہین -

کالج کی عمارت باوجود اسکے کہ بیروت مین تمام چیزین نہایت ارزان ہین دس لاکھ فرنک مین طیار ہوئی ہے اور یہ کل رقم پادریونکی ایک جماعت نے ادا اور مہیا کی ہے -

طبی کالج

اس کالج کے ساتھ مڈیکل (طبی) کالج بھی ہے - لیکن اسکی عمارت کسیقدر فاصلہ پر ہے پروفیسر انطون نے ہمکو اسکی بھی سیر کرائی - عمارت نہایت وسیع اور بلند اور آلات نہایت بیش قیمت اور کثرت سے ہین - تشریح کے کمرے مین جو بہت لنبا اور وسیع ہے - انسان کے ایک ایک عضو کی تصویر موم کی بنی ہوئی ہے اور اس خوبی وصفائی سے بنائی ہے کہ نقلی ہونے کا گمان بھی نہین ہوتا - ایک ایک عضو کے متعلق جسقدر امراض ہین اسی تعداد کے موافق ہر عضو کے متعدد نمونے ہین - چنانچہ ایک خانہ مین کم وبیش ۲۰۰ آنکھین ہین - کسی مین پھلی ہے - کسی مین ناخنہ ہے - کسی کی پلکین جھڑ گئی ہین - مین نے ہندوستان کا کوئی مڈیکل کالج نہین دیکھا ہے - لیکن مجھکو کافی یقین ہے کہ تمام ہندوستان مین ایک کالج بھی

اس سے بڑہکر بلکہ اسکی برابر بھی نہوگا۔

پروفیسر انطون نے ہمارے لیے جو تکلیف اُٹھائی اور جس توجہ اور اخلاق سے وہ تمام کمرون اور چیزون کے ہمکو سیر کراتا رہا۔ یہ نہایت ناشکری ہے کہ مین اس موقع پر اسکا دلی شکریہ نہ ادا کرون۔ معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر مذکور مجھہ سے مل کر خوش ہوا۔ چنانچہ اُس ہفتہ مین البشیر کا جو پرچہ نکلا اُسمین ایک اڈیٹوریل نوٹس میرے متعلق تھا جسکی عبارت یہ ہے۔

اجتمعنا فی ھذہ الایام علی حضرۃ العالم الشیخ شبلی النعمانی المعلّم الاول للعلوم العربیۃ فی بلدۃ علی گڈہ من بلاد الھند فرأینا فیہ رجلا کثیر المعارف وھو جایز النشان المجیدی من الرتبۃ الرابعۃ ۔ اقام فی الآستانۃ العلیۃ مدۃ ۳ اشھر وحضر الی بیروت وتوجہ ھذا النھار الی زیارۃ بیت المقدس ثم منھا الی مصر ثم الی بلاد الھند ۔

جمعیات اور اخبارات

انجمنین اور اخبارات رسالے۔

ہماری زبان مین انجمن کا لفظ جس معنی مین بولا جاتا ہے اُسکے مقابل یہان جمعیۃ کا لفظ ہے۔ مصر وغیرہ مین بھی یہی لفظ مستعمل ہے۔ انجمنین یہان کثرت سے ہین اور اُنکے مقاصد نہایت مفید ہین۔ لیکن تعجب اور سخت تعجب یہ ہے کہ مسلمانون کی ایک بھی نہین۔ بعض مشہور انجمنون کا نقشہ ذیل مین درج ہے۔ جس سے اُنکے مقاصد بھی معلوم ہونگے۔

نام انجمن	مذہب	مقصد	بانی انجمن
مجلس ملّی	روم آرتھوڈکس	رفاہ عام	مطران غفرئیل

نام انجمن	مذہب	مقصد	بانی انجمن
تعلیم مسیحی	روم آرتھوڈکس	مذہبی	مطران غفرئیل
قدیس پولس پیغمبر رسول	ایضاً	ایضاً	ایضاً
خیریہ	ایضاً	اعانت فقرا	خواجہ سلیم
مرضی	ایضاً	غریبوں کا معالجہ	خواجہ نجیب
دفن الموتی	ایضاً	لاوارث و غریب اشخاص کے تجہیز و تکفین	خوری یعقوب
زہرۃ الاحسان	ایضاً	فن ادب	سیدۃ طریقہ
خیریہ	مارونیہ	اعانت فقرا	خواجہ حنانیہ
دایرہ علمیہ	ایضاً	ترقی علوم	مطران یوسف
اخویہ مار مارون	ایضاً	فن ادب	سلیم آفندی
یوحنا مارون	مارونیہ	رفاہ عام	خواجہ خلیل
خیریہ	رومن کیتھلک	اعانت فقرا	بشارہ خوری
دیر القمر	ایضاً	ایضاً	خواجہ نخلہ
شمس البر	مسیحی	ادب	سلیم آفندی کساب
باکورۃ السوریہ (یعنی شام کی صبح)	+	ادب	سیدہ حنہ عتیق
انجیلیہ	انجیلیہ	رفاہ عام	خلیل آفندی سرکس

اس فہرست سے ظاہر ہوگا کہ عیسائی مذہب کی جسقدر شاخین ہین سب کی الگ الگ انجمنین ہین - لیکن مسلمانون نے اس فضول کام کو سرے سے ہاتھ نہین لگایا ہے -

اخبارات و رسالے جو یہان سے نکلتے ہین انمین البشیر - بیروت - تقدم - ثمرات الفنون - الصبح المنیر - الصفا - لسان الحال - المصباح - الهدیۃ - النشرۃ الاسبوعیۃ - حدیقۃ الاخبار زیادہ مشہور ہین - انمین بیروت اور ثمرات الفنون کے سواے اور تمام اخبارون کے مالک اور اڈیٹر عیسائی ہین - چونکہ مطبع کو یہان آزادی نہین اسیلیے ان اخبارات مین معمولی خبرون کے سوا اور کچہہ نہین ہوتا - البتہ علمی رسالے بڑی آب و تاب سے نکلتے ہین اور خصوصاً الصفا اور المقتطف تو اس شان کے پرچے تھے کہ یورپ کے میگزینون کی برابری کرتے تھے - افسوس ہے کہ الصفا بند ہوگیا اور المقتطف نے اپنا مقام بدلدیا - یعنی اب قاہرہ سے نکلتا ہے -

رصدخانہ

یہان ایک مختصر سا رصدخانہ بھی ہے جسکو پروفیسر فان ڈیک امریکانی نے سنہ ۱۸۷۴ع مین قائم کیا تہا - اسمین رصد کے متعلق اکثر ضروری آلات موجود ہین - ہر روز جو امور رصد سے معلوم ہوتے ہین - اسکی اطلاع بذریعہ تار کے قسطنطنیہ بھیجی جاتی ہے اور وہان سے یورپ وغیرہ مین شایع ہوتی ہے - اسکا اہتمام اب مسٹر رابرٹ کے ہاتھ مین ہے جو مدرسہ امیرکانیہ مین - ریاضیات - کا پروفیسر ہے -

عام حالات اور بیروت کے احباب

بیروت کے علما

مین اوپر لکھہ آیا ہون کہ بیروت مین قیام کرنے کا اصلی سبب شیخ طاہر مغربی سے ملنا تھا چنانچہ عبدالباسط الانسی کے ذریعہ سے اِن سے ملاقات ہوئی اور دیر تک علمی صحبت رہی دو تین دفعہ اور ملاقاتین ہوئین - ایکبار فرودگاہ پر بھی تشریف لائے - شیخ موصوف ابھی جوان ہین - لیکن علم و فضل کی وجہ سے لوگ اُنکی بہت عزت کرتے ہین - مین نے اُنکے کمال کا جس چیز کو جوہر سمجھا اور جسکا مجھکو خود تجربہ ہوا وہ یہ تھا کہ شیخ موصوف اور علما کیطرح محدود خیال کے آدمی نہین ہین - نئے خیالات سے آشنا ہین - کسیقدر فرنچ بھی جانتے ہین فرانس کی سیر کی ہے - قومی ہمدردی کا مادّہ ہے اور مسلمانون کے تنزل سے بیخبر نہین ہین اگر یہ مذاق ان ممالک کے عام علما مین پیدا ہو جائے تو ترقی کی واقعی امید ہو سکتی ہے -

شیخ طاہر مغربی

شیخ موصوف **دمشق** کے مدرسہ مین مدرس ہین - وہ صاحب تصنیفات بھی ہین اور ریاضی کے فن مین اُنکی بعض تصنیفات چھپکر شایع بھی ہو چکی ہین -

بیروت کے اور علما اور اہل کمال سے بھی نیاز حاصل ہوا - مین معمولاً عبدالباسط الانسی کی دوکان پر بیٹھا کرتا تھا - وہان اکثر اہل علم اور ارباب مناصب آنکلتے تھے اور اِن سے ملاقات و تعارف ہو جاتا تھا - یہانتک کہ شہر مین زیادہ چرچا ہوا تو بعض بعض حضرات میری قیامگاہ پر بھی تشریف لائے - اُنمین سے شیخ عمر جیلی اور ایک اور صاحب جنکا نام اب یاد نہین رہا میرے حال پر نہایت عنایت فرماتے تھے - شیخ عمر جیلی مشہور رسالہ

شیخ عمر جیلی

الصفا کے مالک اور مہتمم ہین اور نہایت فیاض اور خوش اخلاق ہین دوسرے صاحب جو طالب علم ہین منطق کی تحصیل کی غرض سے تشریف لائے - مین نے تنگی وقت کا عذر کیا - تاہم وہ اکثر تشریف لاتے تھے اور فن ادب کے تذکرے رہتے تھے - ایک دن مجھ سے پوچھا کہ متنبی کی نسبت آپکی کیا راے ہے" - مین نے کہا کہ "له حسنات وسیات" بولے کہ "والحسنات یذهبن السیات" - مجھکو اُن کا پُرلطف جواب نہایت پسند آیا -

ایک دن عبدالباسط الانسی نے میری دعوت کی اور بیروت کے اکثر مشہور علما کو مدعو کیا - شیخ عبدالقادر جزایری جو الجزایر کا بادشاہ تھا اور ایک مدت تک فرانس کے ساتھ معرکہ آرا رہا اُسکے بھتیجے شیخ عبدالرحمن الجزایری مدت سے یہان رہتے ہین اور سلطان کے ہان سے وظیفہ پاتے ہین وہ بھی تشریف رکھتے تھے نہایت معمر اور صاحب علم ہین -

عبدالباسط الانسی کے مکان مین چھوٹا سا خوبصورت پایئن باغ ہے - سب لوگ وہان بیٹھے بنچ اور کرسیون کی نشست تھی -

تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ کھانے کے کمرہ مین گیے کھانا انگریزی طریقہ پر تھا یعنی میز اور کرسیان تھین - اور ایک کھانا ہو چکتا تھا تو دوسرا لایا جاتا تھا - ایک ڈش کے بعد دوسری ڈش آتی تھی - مین نے شیخ طاہر مغربی سے کہا کہ ہندوستان مین ایسا اتفاق ہوتا تو من تشبه بقوم کا فتوی لگایا جاتا - بولے کہ اُن ممالک مین یہی مناسب ہے کیونکہ وہان اسلامی حکومت نہین رہی - اسلیے رسم و رواج اور مذہبی تعصبات کا (گو وہ صحیح نہون)

قائم رکھنا ضرور ہے۔ تاکہ مذہب کا عام اثر کم ہونے نہ پائے۔ لیکن اسلامی ممالک مین ان فضول باتون کی کچھہ ضرورت نہین"۔ یہ صحبت دیر تک رہی اور بڑے لطف سے گزری۔ کہانے بھی نہایت لذیذ اور خوشگوار تھے۔

طبیعت کی ناسازی۔

چونکہ یہان کی آب وہوا مرطوب ہے میری طبیعت برابر بدمزہ رہی۔ ایک دن بخار بھی آگیا عبدالباسط آفندی کے چچیرے بھائی عبدالرحمن الانسی یہان کے مشہور ڈاکٹرون مین ہین اور مصر کے مڈیکل کالج مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائی ہے۔ علاج کی غرض سے مین انکی خدمت مین حاضر ہوا۔ اُنہون نے نہایت مہربانی کی اور کہا کہ "آپ جب قیامگاہ پر تشریف لیجائینگے تو دوا دہین پہونچ جائیگی"۔ چنانچہ دو گھنٹہ کے بعد ایک آدمی دوا کی شیشی لیکر آیا اور کہا کہ اگر اس سے آرام نہو تو ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دیجیے گا۔ دوا سریع الاثر ہونے کے ساتھہ خوش مزہ بھی تھی۔ بخار اُسی دن جاتا رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے اگرچہ یورپ کے طریقہ پر تعلیم پائی ہے لیکن ایشیائی بلکہ اسلامی مہمان پرستی کا اثر اسقدر باقی ہے کہ فیس درکنار دوا کی بھی قیمت لینی گوارا نکی۔

اس بخار نے بڑا حرج یہ کیا کہ طرابلس کی سیر مفت مین جاتی رہی۔ اندنون طرابلس کے بعض علما اتفاق سے وہان آگیے تھے۔ ایک صحبت مین ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اِن لوگون نے نہایت اصرار کیا کہ ہمارے ساتھہ طرابلس چلو۔ طرابلس مشہور اسلامی شہر ہے اور بعض اسلامی خصوصیتون کے لحاظ سے بڑا یادگار مقام خیال کیا جاتا ہے بیروت سے صرف دو دن کی راہ ہے۔ کافی وقت تھا کہ مین وہان جاکر جہاز کی روانگی تک واپس

آجاتا۔ مین نے ہر طرح طیاری بھی کر لی تھی۔ لیکن عین وقت پر بخار آگیا اور یہ حسرت دل کی دل ہی مین رہگئی۔

اِس سے زیادہ بدقسمتی یہ کہ احباب نے بھی ساتھ چھوڑا۔ شیخ علی ظبیان جو کئی مہینے تک انیس وہمدم رہے تھے صرف میری وجہ سے بیروت مین مقیم تھے دمشق سے اُنکے والد ماجد کا خط آیا اور انکو مجبوراً جانا پڑا رات کے آٹھ بجے روانگی کا وقت تھا۔ رخصت کے وقت گلے سے ملکر میرے شانون کو بوسہ دیتے تھے (یہان یہ عام دستور ہی) اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

تمتع من شمیم عرار نجد	فما بعد العشیة من عرار

یعنی اب نجد کے عرار (ایک پھول کا نام ہے) کی خوشبو سے لطف اٹھانا ہو تو اٹھالو ورنہ آج کی رات کے بعد پھر عرار نصیب نہین ہونیکا۔

بیروت مین مین نے جس چیز کو نہایت ناپسند کیا وہ ایک مکان ہے جسکو مغنی کہتے ہین۔ یہ نہایت نا مہذب۔ اور مخرب اخلاق چیز ہے اور معلوم نہین کہ ایک اسلامی حکومت نے اسکو کیونکر جایز رکھا ہے۔ عین سڑک پر ایک عالیشان دو منزلہ مکان ہے۔ اوپر کی منزل مین ایک وسیع کمرہ ہے جسمین ترتیب کے ساتھ بہت سی کرسیان بچھی ہین۔ صدر کی جانب ایک بلند مستطیل چبوترہ ہے۔ بہت سی یورپین لیڈیان اسپر بیٹھکر گاتی بجاتی ہین۔ ایک دور ختم ہوجاتا ہے تو لیڈیان چبوترہ سے اُترکر کمرہ مین ٹہلتی ہین۔ اور معشوقانہ انداز کے ساتھ تماشائیون کے پاس سے گزرتی ہین۔ جسکو منظور ہوتا ہے اشارہ سے اُنکو بلاتا ہے

نی کا بیہودہ رقص

اور وہ بڑے ناز انداز سے اسکے پہلو مین آکر بیٹھہ جاتی ہین۔ نہایت بیحیائی اور بی شرمی کے ساتھہ اختلاط شروع ہوتا ہے۔ شراب کا دور چلتا ہے۔ ایک دوسرے کے گلے مین باہین ڈالکر ٹہلتی ہین۔ معانقہ۔ بوس وکنار۔ غرض بیحیائی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھتے نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیّات اعمالنا۔

بیروت سے روانگی

بیروت مین میری طبیعت یون ہی بدمزہ تھی۔ شیخ علی ظبیان اور شیخ طاہر مغربی کے چلے جانے کے بعد اور بھی وحشت ہوئی۔ لیکن جہاز کے انتظار مین چار وناچار دو تین روز اور ٹھہرنا پڑا۔ ۸۔ صفر ۱۳۱۰ ہجری شام کے وقت بیروت سے روانہ ہوا شیخ عبدالباسط اور شیخ عمر جیلی بندرگاہ تک ساتھہ آئے اور انہی کے ذریعہ سے اسباب وغیرہ کے انتظام مین نہایت آسانی ہوئی۔ دوسرے دن جہاز یافہ پہنچا۔ جہاز کے لنگر کیساتھہ ملاحون اور قلیون کا حملہ ہوا اور اسقدر شور وغل اور ابتری پیدا ہوگئی کہ میرے حواس جاتے رہے۔ میرا اسباب ہرچند نہایت مختصر تھا تاہم اُسکے بھی حصّے بخرے کرلیے گیے۔ اور جس ملاح کو جسقدر ہاتھہ لگا لیکر چلتا ہوا اور اپنی کشتی مین جاکر رکھہ آیا۔ مین حیران تہا کہ خود کہان جاؤن۔ آخر تن بتقدیر ایک کشتی مین بیٹھہ گیا۔ کنارے پرپہنچکر دیر تک اُس کشتی کا انتظار کرنا پڑا جسمین بقیہ اسباب تہا۔ یہ مرحلہ طے ہوا تو آگے پروانۂ راہداری اور معائنۂ اسباب کی مصیبت کا سامنا تھا۔ بارے بہزار خرابی دوپہر تک ان جھگڑون سے نجات ملی۔ اور نماز ظہر کے قریب شہر مین پہنچا۔

یافہ

یافہ جسکو انگریزی مین جافا کہتے ہین نہایت قدیم شہر ہے توریت مین اسکا ذکر ہے اور مورخ بلینی کا بیان ہے کہ طوفان نوحؑ سے پہلے موجود تھا۔ ۱۳ سنہ ہجری مین کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا عہد تھا اسلام کے قبضہ مین آیا۔ چونکہ یہ شہر بیت المقدس کا اسٹیشن ہے یعنی یہین سے بیت المقدس جاتے ہین اسلیے ہر قوم اور ہر ملک کے لوگون کی کثرت سے آمد و رفت رہتی ہے۔ شہر کا وہ حصہ جسکو یورپین آبادی کہا جا سکتا ہے خوبصورت اور پُر فضا ہے۔

میوہ جات یہان کثرت سے ہوتے ہین۔ انار نہایت عمدہ ہوتا ہے اور بہت سستا آتا ہے۔ ایک بڑی خصوصیت اس شہر کی یہ ہے کہ شہر کے باہر باغون کا ایک سلسلہ ہے اور متصل دو تین میل تک چلا گیا ہے۔ بیت المقدس یہان سے ۴۰ میل ہے۔ اب تو ریل جاری ہو گئی ہے لیکن اُسوقت ٹکرم چلتی تھی۔ مین مغرب کے قریب سوار ہوا۔ راہ مین بعض مشہور مقامات (رملہ وغیرہ) آئے۔ لیکن رات کی وجہ سے مین کچھ دیکھ نہ سکا۔

صبح ہوتے ہوتے پہاڑون کا سلسلہ نظر آیا جو برابر بلند ہوتا چلا گیا ہے۔ سڑک اگرچہ بڑے پیچ و پیچ سے چکر کھاتی ہوئی گئی ہے لیکن نہایت صاف اور ہموار ہے۔ پہاڑ کا دامن بالکل سرسبز اور شاداب ہے۔ اور عجیب لطف و فضا کا مقام ہے۔ جا بجا عرب بدوون کی چھوٹی چھوٹی بستیان ہین۔ مکانات اگرچہ تنگ و مختصر ہین۔ لیکن بالکل سفید تہہ کے ہین سبزہ زار مین یہ سپیدی نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ دس بارہ میل جا کر ختم ہوا۔

اور بیت المقدس کی آبادی نظر پڑی۔

بیت المقدس اور زاویۃ الہنود

بیت المقدس پہاڑ پر آباد ہے مین ایک ہفتہ یہان رہا اور مسجد اقصیٰ اور قمامہ وغیرہ کی سیر کی۔ گاڑی سے اُترکر مین سید عبدالرزاق آفندی کے مکان پر گیا۔ اُنہون نے بے اعتنائی کی (یہ واقعہ کتاب کے خاتمہ مین تفصیل کے ساتھ آئیگا) تو ہوٹل مین جانے کا قصد کیا۔ راہ مین ہندیون کا زاویہ تہا۔ مین نے خیال کیا کہ یہان کے لوگون سے ملنا مفید ہوگا۔ چنانچہ زاویہ مین داخل ہوا تو پہلے شیخ زاویہ کا سامنا ہوا۔ یہ شیخ۔ رام پور کے رہنے والے ہین اور ایک مدت سے یہان رہتے ہین۔ بیچارے کچھ پڑھے لکھے نہین۔ لیکن نہایت معقول اور منتظم آدمی ہین۔ زاویہ کو نہایت خوش سلیقگی سے درست کیا ہے۔ ایک کمرہ جو ملاقاتیون کیلیے مخصوص ہے معقول طور پر آراستہ ہے۔ صحن مین پہولونکی کیاریان ہین۔ سلام علیک اور مزاج پرسی کے بعد باتون باتون مین جب اُنکو معلوم ہوا کہ مین ہوٹل مین ٹھہرنا چاہتا ہون تو اُنھون نے کہا کہ ہمکو یہان مفتی صاحب اور دیگر اہل علم سے ملنا ہے وہ ہوٹل مین ٹھہرنا معیوب خیال کرتے ہین۔ چنانچہ مین زاویہ ہی مین ٹھہرا۔ لیکن زاویہ کا کھانا اس خیال سے نہین کہاتا تہا کہ وہ فقرا اور محتاجون کے لیے مخصوص ہے۔

بیت مقدس۔ مسجد اقصیٰ۔ قمامہ

بیت المقدس کی ابتدائی تاریخ۔

بیت المقدس کسی خاص عمارت کا نام نہین بلکہ شہر کا نام ہے۔ لیکن یہان زیادہ تر قدس کہتے ہین یہ متبرک شہر اگرچہ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کی انتساب سے شہرت رکھتا ہے اور گویا اسکے وجود کی تاریخ انہی انبیا کے عہد سے شروع ہوتی ہے لیکن درحقیقت

وہ اُس عہد سے بہت پہلے موجود تھا۔ حضرت عیسیٰ سے ۱۰۴۸ برس پہلے حضرت داود نے اسکو مدسیون سے چھینا اور اپنا پایۂ تخت قرار دیا۔ اِس عہد سے آج تک وہ بڑے بڑے تاریخی واقعات کا مرکز رہا ہے۔ شروع اسلام مین مسلمانون کا قبلہ تھا اور عیسائیون کا آج بھی ہے۔

موجودہ شہر کی آبادی پچاس۔ ساٹھ ہزار سے زیادہ نہین۔ مکانات اور عمارتین معمولی درجہ کی ہین۔ سڑکین بھی چندان وسیع نہین ہین اور چونکہ اکثر جگہہ مسقف بازار ہین اسلیے زیادہ تنگی اور تاریکی ہے۔ شہر کے گرد پتھر کی شہر پناہ ہے جو سلطان سلیمان اعظم نے ۱۵۴۳ء مین طیار کرائی تھی۔ یہ حالت قدیم شہر کی ہے۔ لیکن جدید آبادی نہایت پُرفضا اور پُر رونق ہے۔ سڑک نہایت وسیع اور دونون طرف عالی شان عمارتین ہین۔ بنگلے اور کوٹھیان کثرت سے ہین اور احاطے عموماً وسیع اور سبزہ وچمن بندی سے آراستہ ہین۔ تمام شہر کی زبان اور وضع ولباس عربی ہے۔ قسطنطنیہ کیطرح یہان بھی بہت سے زاویے اور تکیے ہین۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لیے الگ الگ زاویہ ہے اور مسافرون کو کھانا اور قہوہ مفت ملتا ہے۔

آب وہوا نہایت عمدہ ہے۔ مین اگست کے آغاز مین پہنچا تھا۔ تاہم دن کو گلابی جاڑا ہوتا تھا اور رات کو تو اچھی خاصی سردی پڑتی تھی۔ میوے کثرت سے اور نہایت شیرین ولذیذ ہوتے ہین اُسوقت انگور کا آغاز تھا۔ جسطرح ہمارے ہان صبح کے وقت بھٹے۔ گاجرین وغیرہ ٹوکرون مین بھر بھر کر بازار مین لاتے ہین اور دور تک ڈھیر لگ جاتا ہے بعینہٖ یہی حالت

یہان انگورون کی ہے - میرا تمام دن یہ مشغلہ رہتا تھا کہ انگور کے دانے ڈھونگا کرتا تھا -

مسجد اقصی

یہ وہ مبارک مسجد ہے جسکی بنا حضرت داود نے ڈالی اور حضرت سلیمان نے انجام کو پہنچایا - مسجد کا احاطہ جسکو حرم کہتے ہین نہایت وسیع ہے لیکن زیادہ تر ناہموار اور غیر مسطح ہے اور اکثر جگہہ خود رو گھاس اور جھاڑیان ہین - مین نے لوگون سے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ہوا کہ سلطان نے کئی دفعہ اسکی مرمت اور درستی کے لیے رقم کثیر بھیجی - لیکن کارپردازون اور مجاورون نے اسکا بہت کم حصہ صرف کیا - طرہ یہ کہ مین نے خود مجاورون سے پوچھا تو ایک صاحب نے فرمایا کہ "ہان کچھہ رقم مجاورون کے تصرف مین بھی آتی ہے اور کیون نہ آئے - باورچی کھانا پکاتا ہے تو نمک خواہ نخواہ چکھہ لیتا ہے" -

مسجد کی عمارت جسکا طول (۱۰۰۰) گز اور عرض (۷۰۰) گز ہے نہایت خوبصورت پر تکلف اور شاندار ہے - چھت ستونون پر ہے اور (۷۰۰) صرف سنگ رخام کے ستون ہین - جابجا پچے کاری اور طلائی کام ہے - یہ عمارت جسقدر ہے عبدالملک بن مروان کی بنوائی ہے - البتہ بنیادون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ حضرت داود کے عہد کی ہین - بائین جانب عمارت سے کسیقدر فاصلہ پر ایک وسیع تہ خانہ ہے - دس بارہ سیڑھیان اتر کر مسطح زمین ملتی ہے - یہان نہایت عالیشان محرابون کی سات قطارین ہین - محرابون کے ستون نہایت وسیع اور بلند ہین - مجاورین ان محرابون

کو حضرت سلیمان کے عہد کی تعمیر بتاتے ہین اور اسقدر تو یقینی ہے کہ اسلام کے قبل کی ہین۔

حرم مسجد مین اور بہت سے متبرک مقامات ہین۔ مثلاً قبۃ السلسلۃ۔ قبۃ المعراج۔ قبۃ النبی صلعم لیکن سب مین زیادہ پُرشان **قبۃ الصخرۃ** ہے۔ یہان وہ پتھر رکھا ہوا ہے جسکی نسبت عوام مین مشہور ہے کہ آسمان و زمین کے بیچ مین معلق ہے اور قیامت کے دن عرش مجید اسی پر رکھا جائیگا۔ اہل عرب اسکو صخرہ اور ہماری ملک کے عوام تخت رب العالمین کہتے ہین اسمین شبہہ نہین کہ یہ پتھر نہایت قدیم زمانہ کا ہے اور ہر زمانہ مین اسکی نہایت عظمت کیگئی ہے۔ عیسائیون کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسپر قدم رکھا تھا۔ چنانچہ سلطان صلاح الدین کے عہد سے پہلے جب اسپر عیسائیون کا قبضہ ہوگیا تھا تو انہون نے اپنے خیال کے موافق اس نشان پر سونے کا قبہ بنایا تھا مسلمان بھی اسکی نہایت عزت کرتے ہین لیکن مجھکو معلوم نہین کہ کسی صحیح حدیث مین بھی اسکی کوئی فضیلت مذکور ہے۔ بہرنوع قبہ کی صورت یہ ہے کہ ایک بلند چبوترہ پر مثمن برج ہے۔ جسکی بلندی کم و بیش (۱۰۰) فٹ ہے۔ چھت اور دیوارون پر نہایت عمدہ لاجوردی اور طلائی کام ہے اور باوجودیکہ مدتون کا بنا ہے تاہم اسقدر روشنی اور چمک ہے کہ نگاہ نہین ٹھہرتی۔ مختصر یہ کہ زیب و زینت کے لحاظ سے علامہ بشاری کا یہ دعویٰ چندان بیجا نہین کہ "تمام ممالک اسلامیہ مین مین نے ایسی خوبصورت اور پرتکلف کوئی عمارت نہین دیکھی" چند سیڑھیون سے اُترکر غار مین داخل ہوتے ہین جہان وہ مقدس پتھر رکھا ہوا ہے۔ غار اسقدر وسیع ہے کہ ساٹھ

فسرۃ

ستر آدمیون کی بخوبی گنجایش ہے۔ صخرہ زمین سے دو قد آدم بلند ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے وہ بالکل ہوا مین معلق تھا۔ ممکن ہے کہ اُس زمانہ مین ایسا ہی ہو۔ لیکن موجودہ حالت یہ ہے کہ ایک مُدوَّر دیوار ہے اور صخرہ اسپر اسطرح رکھا ہوا ہے کہ دیوار کی چھت بنگیا ہے۔ مجاورین کا بیان ہے کہ صخرہ کو ہوا مین معلق دیکھکر لوگ اسکے نیچے جاتے ہوئے ڈرتے تھے۔ یہان تک کہ ایک دفعہ ایک عورت کو اسقاط حمل ہوگیا۔ یہ واقعہ شیخ محی الدین اکبر کے عہد مین ہوا تھا۔ شیخ موصوف نے اسکے گرد دیوار کھنچوا دی کہ بظاہر معلّق نہ معلوم ہو۔ مجاورین یہ بھی کہتے ہین کہ دیوار اسقدر بودی اور اندر سے کھوکھلی ہے کہ کسیطرح صخرہ کا بار نہین اُٹھا سکتی۔ چنانچہ ایک مجاور نے میرے سامنے۔ دیوار کو اُنگلی سے کھٹ کھٹایا اور کھن کھن آواز نکلی۔

یہ واقعہ صحیح ہو یا نہو مگر اسمین شبہہ نہین کہ یہ مقام مدت تک **انبیای کرام** کا مسکن اور وحی والہام کا مہبط رہا ہے۔ اسلیے آیات اور تجلیات الٰہی کے جسقدر آثار یہان موجود ہون محل تعجب نہین۔ بیت المقدس اور اُسکے قرب وجوار مین اور بھی بہت سی زیارتگاہین ہین۔ مثلاً بیت اللحم۔ جہان حضرت عیسی علیہ السلام تولد ہوئے تھے مقام خلیل۔ جہان حضرت ابراہیم۔ وحضرت یعقوب۔ وحضرت اسحٰق کی قبرین ہین۔ وادی جہنم۔ جہان حضرت مریم مدفون ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض اتفاقات کی وجہ سے مین ان مقامات کی زیارت سے مشرف نہو سکا۔ مقام **خلیل** کے لیے جو بیت المقدس سے پندرہ۔ بیس میل ہے مین نے دو تین روز برابر کوشش کی لیکن اُن دنون یہودیان

کا کوئی تھوارتھا۔ اسلیے سواریان بالکل ناپید تھین اور ملتی بھی تھین تو جو گنے کرایہ پر ملتی تھین

قمامہ

ن کا بڑا

یہ وہی قیامت زا مقام ہے جسکے لیے ایک زمانہ مین تمام یورپ اُمنڈ آیا تھا اور مدتون تک یہ طوفان برپا رہا تھا۔ یہ ایک نہایت وسیع گرجا ہے اور عیسائیون کے اعتقاد کے موافق حضرت عیسی علیہ السلام اسی مقام مین مصلوب و مدفون ہوے اور یہین سے آسمان پر گیے۔ اس مکان کا اہتمام و انتظام اگرچہ عیسائیون کے ہاتھ مین ہے لیکن چونکہ ٹرکی حکومت مین واقع ہے اور جیسا کہ اہل یورپ کے مقابلہ مین صلاح الدین کی معرکہ آرائیون کی یادگار ہے اسلیے اسکا نواب یعنی کلید بردار مسلمان ہے۔ چنانچہ مین جب اس گرجا مین گیا تو اُسی کی رہبری سے تمام مقامات کی سیر کی۔

مکان مین داخل ہوا تو دیکھا کہ ہر طرف بڑے بڑے رُہبان اور قسیس نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت مین مصروف ہین۔ نواب سب سے پہلے مجھکو اس مقام پر لے گیا جہان سے حضرت عیسی علیہ السلام (عیسائیون کے اعتقاد کے موافق) آسمان پر گیے

عیسی
ت

یہ ایک مختصر سا حجرہ ہے۔ صدر کی جانب چبوترہ پر حضرت عیسی کی مورت ہے۔ تمام بدن بجز ستر عورت کے برہنہ ہے۔ صورت سے کسی قسم کے تقدس اور شان نبوت کا اظہار نہین ہوتا۔ مین جب اس حجرہ مین گیا تو شمع روشن تھی اور ایک بڈھا اُتھین پادری تصویر کیطرف ٹکٹکی باندھے مراقبہ مین مصروف تھا۔ مراقبہ سے فارغ ہو چکا تو مجاورے نے اُسکے سر پر تھوڑا سا پانی چھڑکا جسکو اُسنے بڑے ادب اور خشوع سے اپنے چہرہ اور ڈاڑھی پر مل لیا۔

صلیب دئے جانیکی جگہہ بڑی شان و شوکت کی ہے۔ لیکن اُسکو دیکھکر عیسائیون کی سادہ دلی پر سخت افسوس آتا ہے۔

ایک بلند مستطیل چبوترہ پر جو سرتاپا سنگ مرمر کا ہے صلیب کھڑی ہے حضرت عیسیٰ کی ہتیلیون مین آہنی کیلین ٹھکی ہین۔ پاؤن کو اوپر تلے لکڑی پر رکھکر اسطرح میخ ٹھوکدی ہے کہ پاؤن کو توڑکر لکڑی مین نکل گئی ہے۔ اسی کے قریب ایک طرف حضرت مریم نہایت غمگین کھڑی ہین۔ حضرت مریم کا مجسمہ یعنی اسٹیچو نہایت شاندار ہے سونے کی مورت ہی اور لباس کے ساتھ بنائی گئی ہے لباس پشواز کے مشابہ ہے۔

اس مقام پر بڑے بڑے رہبان اور قسیسون کا مجمع تھا۔ (راہبہ عورتین) بڑے خضوع و خشوع سے صلیب کی طرف ٹکٹکی باندہے ہاتھ جوڑے کھڑی تھین۔ مذہبی خیالات بھی کیا ہی عجیب چیز ہین۔!!!

علما اور فضلا کی ملاقات اور بعض دیگر حالات

بیت المقدس کے مفتی صاحب۔

بیت المقدس کے مشہور اور نامور عالم سید طاہر ہین جو مفتی شہر ہین اور مفتی ہی کے نام سے مشہور ہین۔ چونکہ قسطنطنیہ مین۔ مین نے انکی تعریف سُنی تھی اسلیے بیت المقدس پہنچکر سب سے پہلے انہی کی ملاقات کا قصد کیا۔ جون ہی مین کمرہ مین داخل ہوا مفتی صاحب اور تمام حاضرین تعظیم کو اُٹھے۔ (یہ طریقہ یہان عام ہی اور ہر شخص کے لیے برتا جاتا ہی) مزاج پرسی اور مختصر حالات پوچھنے کے بعد ایک صاحب نے فرمایا کہ "لعل حضرتکم من العلماء" یعنی غالباً آپ علما مین سے ہین"۔ مین نے کہا کہ "ولکن من طلاب العلم"

یعنی "عالم تو نہین البتہ طالب علم ہون"۔ وہ پہلے سے ایک علمی مسئلہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ اور میرے پہنچنے کیوجہ سے اُنکی صحبت برہم ہوگئی تھی۔ جب اُن لوگون کو معلوم ہوا کہ مین بھی کچھ پڑھا لکھا ہون تو ایک صاحب نے نہایت تہذیب اور معقولیت سے کہا کہ "ہم لوگ ابھی ایک مسئلہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ اگر آپ پسند فرمائین تو وہ مسئلہ آپ کے سامنے بھی پیش کیا جائے"۔ اُنکے خاص الفاظ یہ تھے۔ "یاحضرۃ الشیخ قد کنا قبل ذلک فی بحث فلو اجبتم عرضنا علیکم" غرض اُنھون نے وہ مسئلہ بیان کیا اور وہ یہ تھا کہ "قرآن مجید کی اس آیت مین کہ الم تر کیف فعل ربک بارم ذات العماد خدا نے آنحضرت کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے یہ واقعہ نہین دیکھا"۔ حالانکہ یہ واقعہ آنحضرت کی ولادت سے سیکڑون برس پہلے واقع ہوا تھا"۔ مین نے کہا۔ رُویت کا اطلاق علم یقینی پر بھی ہوتا ہے۔ خود قرآن مجید مین ہے۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل عرب جاہلیۃ کے اشعار مین بھی یہ اطلاق جا بجا موجود ہے ایک صاحب نے میری تقریر پر اعتراض کرنا چاہا۔ لیکن مفتی صاحب نے کہا یہ جواب بالکل صحیح ہے اور اس مین جائے گفتگو نہین۔ مین جب تک بیت المقدس رہا قریبا ہر روز اس پُر لطف صحبت مین شریک ہوتا رہا۔

مفتی صاحب تقدس اور شریفانہ اخلاق کی مجسم تصویر ہین اور اسی کا اثر ہے کہ تمام شہر اُنکی نہایت عزت کرتا ہے۔ اُنکی تنخواہ کل تین سو قرش ہین یعنی تینتیس پینتیس ۳۵ رُپے لیکن شہر مین انکا جو اثر ہے وہ حاکم شہر کا بھی نہین ـــــ بڑی خوبی

یہ ہے کہ اگرچہ پرانے زمانہ کے آدمی ہین اور نہایت مُقدس ہین تاہم آزاد خیال ہین اور مذاق حال سے آشنا ہین۔

لطیفہ۔

لطیفہ اِن ممالک مین علما کو عمامہ یا ٹوپی پر ایک سفید دھجی جسکو لفّہ کہتے ہین لپیٹنا ضروری امر ہے۔ مین جسدن عمامہ کی سیر کو گیا میرے سر پر صرف ٹوپی تھی عمامہ نہ تہا۔ راہ مین جا رہا تہا کہ ایک صاحب نے جو روشناس ہو گیے تھے دیکھ لیا۔ اور مفتی صاحب کے جلسہ مین اِس کا تذکرہ کیا۔ چونکہ وہان کی رسم کے موافق یہ بالکل نئی بات تھی۔ لوگون مین اِسکے چرچے ہوے۔ یہان تک کہ دوسرے دن جب مین مفتی صاحب کے دربار مین گیا تو ایک صاحب نے بڑے تعجب اور حیرت سے پوچھا کہ سمعنا ان حضرة الشیخ خرج من غیر لفّہ یعنی "ہمنے سنا کہ جناب والا عمامہ و لفّہ کے بغیر بازار مین نکلے" مین نے کہا "ہان مین عیسائیون کے گرجے مین گیا تھا اور ایسے مقامات کے لیے عالمانہ لباس موزون نہین ہے"۔ سب بول اُٹھے کہ واللہ قد اصبتم یعنی آپ نے بالکل بجا کیا۔

ایک دن مین بخارا والون کے زاویہ مین گیا۔ اتفاق یہ کہ اسی دن بخارا کے چند رئیس اور معزز لوگ حج سے پھر کر بیت المقدس کی زیارت کو آئے تھے۔ شیخ زاویہ نے مجھکو ان لوگون سے ملایا۔ صورت اور وضع سے دولتمند اور محترم اور موقر معلوم ہوتے تھے۔ بعض صاحب علم اور حنفیہ تھے۔ چونکہ یہ لوگ **روس** کی حکومت مین رہتے ہین مین اِن سے روسی گورنمنٹ کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ بہت شکایت کرتے تھے

اور زیادہ تر اس بات کے شاکی تھے کہ مسلمان بجبر فوج مین داخل کیے جاتے ہین اور کسی اسلامی حکومت سے جنگ پیش آتی ہے تو مسلمانونکو اپنے ہی ہم مذہبون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

بیت المقدس سے روانگی

بیت المقدس سے روانہ ہو کر مین یافہ مین آیا اور وہان سے جہاز مین سوار ہو کر تیسرے دن اسکندریہ پہنچا۔ جہاز کا لنگر کرنا تھا کہ قلیون اور ملاحون کی مصیبت کا سامنا ہوا۔ یہ آفت یون تو ہر جگہہ ہے لیکن اسکندریہ کو اس خصوصیت مین تمام مقامات پر ترجیح ہے۔ بہزار خرابی کنارہ پر پہنچا۔ وہان قلیون کا ہجوم تھا اور ایک ایک مسافر پر چار چار گرے پڑتے تھے۔

اسکندریہ

ایک قُلی نے زبردستی میرا اسباب اُٹھالیا۔ مجبوراً مین اُسکے ساتھہ ہولیا۔ اسکندریہ نہایت قدیم زمانہ کی یادگار ہے اور اس لحاظ سے اِسکی سیر ضروری تھی لیکن مجھکو قاہرہ جانے کی جلدی تھی۔ اسلیے مین نے اسیوقت گاڑی کرایہ کی اور اسٹیشن پہنچا۔ لطف یہ کہ قلی صاحب بھی گاڑی پر بیٹھہ لیے اور میرے پہلو مین بیٹھے۔ میری کیا مجال تھی کہ اُنکی اس جسارت پر معترض ہوتا۔

دریا کے کنارے سے اسٹیشن تک شہر کا جو حصہ نظر سے گزرا نہایت آباد اور پُررونق تھا۔ سڑکین وسیع اور دونون طرف نہایت بلند مکانات اور دوکانین تھین۔ اسٹیشن پر پہنچکر معلوم ہوا کہ ابھی دو تین گھنٹے کی دیر ہے۔ مین نے کہا لاؤ تب تک ادہر اُدہر پھر آؤن۔ پاس ہی ایک جامع مسجد ہے۔ وہان گیا۔ نہایت شاندار اور خوبصورت ہے۔ وضو کرنے کا

حوض وسیع اور خوشنما ہے - گرد - استنجاخانے اور پاخانے ہین - لیکن صفائی کا اسقدر اہتمام ہے کہ بو اور رائحہ کا نام تک نہین -

ریلوے گاڑیون کی قطع -

دس بجے ٹرین روانہ ہوئی - یہان کی گاڑیون مین بجاے بنچون کے آہنی کرسیان ہوتی ہین اور دو دو واسطح ساتھہ جڑی ہوتی ہین کہ دونو نکی پشت ملی ہوتی ہے - ہر درجہ مین آٹھہ آدمیون کی نشست ہوتی ہے - چار ایک طرف چار ایک طرف - سونے کی کوئی تدبیر نہین - رفع حاجت کا بھی کوئی بندوبست نہین - دریافت سے معلوم ہوا کہ یورپ مین بھی اسی قسم کی گاڑیان ہین - البتہ ایک بات نئی ہے اور آرام سے خالی نہین - وہ یہ کہ گاڑی ہی مین خوسنچے والے جو بسکٹ - ڈبل روٹی - پنیر - اور میوے بیچتے ہین ہر وقت موجود رہتے ہین اور چونکہ تمام گاڑیون مین اس سرے سے اُس سرے تک آمدورفت ہوسکتی ہے - خوانچہ والا ہر وقت پھرتا رہتا ہے اور تمام گاڑیون مین چکر لگاتا ہے -

سید صاحب نے اپنے سفرنامہ مین یہان کی ریل کے کارخانے - سڑک - اسٹیشن - لالٹینون - غرض ہر ایک چیز کی نسبت - بے سلیقگی اور میلے پن کی سخت ہجو کی ہے - اُسوقت شاید یہی حالت ہوگی - لیکن اب یہ شکایت نہین ہوسکتی - مین نے اسکندریہ سے قاہرہ اور قاہرہ سے اسمعیلیہ تک ریل مین سفر کیا - میرے نزدیک کوئی چیز قابلِ اعتراض نہ تھی -

اِس سفر مین جسقدر حصہ مصر کا میری نظر سے گزرا عجب سرسبز و شاداب تھا - جہانتک نگاہ جاتی تھی نہایت سرسبز کھیتیان نظر آتی تھین - اسکندریہ سے - قاہرہ

تک جس قسم کی عمدہ پیداوار نظر آئی مین نے ہندوستان مین پچاس ایکڑ زمین بھی ایسی نہین دیکھی - ریل شام کے قریب **قاہرہ** پہنچی اور مین نے **جامع ازہر** کے قریب ایک لوکانده (ہوٹل) مین قیام کیا -

بیروت مین - عبدالباسط آفندی نے مجھکو ایک خط دیا تھا کہ قاہرہ پہنچکر شیخ عبدالحلیم کے پاس بھجوا دینا - شیخ عبدالحلیم - عبدالباسط آفندی کے چچیرے بہائی ہین اور جامع ازہر مین پڑہتے ہین - مین نے وہ خط اُنکے پاس بھجوا دیا - وہ دوسرے دن ہوٹل مین تشریف لائے اور کہا کہ "اگر آپ کو یہان کے علمی حالات دریافت کرنے ہین اور علما اور شیوخ سے ملنا ہے تو ہوٹل مین ٹھہرنا مناسب نہین - یہان علما اسکو بہت معیوب سمجھتے ہین" -

چنانچہ اُنکی ہدایت کے موافق مین جامع ازہر مین گیا اور انہون نے رواق الشائین مین ایک پُر فضا حجرہ میرے لیے خالی کرا دیا - ایک مہینے سے زیادہ مین یہان مقیم رہا - شیخ عبدالحلیم - قریباً ہر وقت میرے پاس رہتے تھے اور میری تمام ضرورتون کو انجام دیتے تھے - وہ میرے رہنما - انیس - مُعرّف - اور اگر گستاخی نہو تو نوکر اور خادم بھی تھے اور نوکر بھی بے تنخواہ - بے غرض -

قاہرہ کا اجمالی حال

یہ شہر **مصر** کا دار السلطنت ہے - بلکہ حال کے محاورہ مین مصر کا لفظ جب استعمال کیا جاتا ہے تو یہی شہر مراد ہوتا ہے - **جوہر** سپہ سالار فاطمین نے ۳۵۸ھ مین اسکو آباد کرایا تھا اور اُس عہد سے آج تک اسکو روز افزون ترقی ہے - موجودہ مردم شماری

۳۸۴۸۷۳ ہے۔ سڑکین وسیع اور مکانات عموماً بلند اور خوش فضا ہین مین جب اُسکے وسیع اور پُر رونق بازارون مین سیر کرتا پھرتا تھا تو بمبئی کا دہوکا ہوتا تہا۔ قہوہ خانے نہایت کثرت سے ہین اور بڑی تفریح اور آرام کی چیز ہین۔ لباس اور وضع یہان کی نہایت بھونڈی اور ناموزون ہے۔ عوام نیلگون لمبا کرتہ پہنتے ہین۔ جسکا چاک کہلا رہتا ہے پاجامہ تہمد وغیرہ بالکل نہین پہنتے۔ خواص قفطان اور عبا پہنتے ہین۔ لیکن چونکہ عبا مین کالر نہین ہوتا گردن کُھلی رہتی ہے اور بدنما معلوم ہوتی ہے۔ نئے تعلیم یافتہ کوٹ پتلون کا استعمال کرتے ہین اور یہ طریقہ روز بروز زیادہ مقبول ہوتا جاتا ہے۔ عورتون کی وضع اور لباس اسقدر بیہودہ اور بدنما ہی کہ اس سے زیادہ قیاس مین نہین آسکتا۔ عام عورتین تو وہی نیلگون لمبا کرتہ پہنتی ہین لیکن دولتمند اور نئی فیشن کی بیگمات جنکا لباس بالکل یورپین ہوتا ہے وہ بھی ایک بدنما نیلگون بُرقع اوڑہکر بیچا۔ یا ہوّا بنجاتی ہین۔ بُرقع مین ناک کی جڑ سے سینہ تک ایک سیاہ دھجی سونڈ کیطرح لٹکتی رہتی ہے۔ اس دھجی کے اٹکانے کے لیے سونے یا پیتل کی ایک نلی ہوتی ہے جو پیشانی پر لٹکتی رہتی ہے اور بجائے زیور کے استعمال کیجاتی ہے۔

اہل شہر کی وضع۔

عام آدمیون کے اخلاق مین ونارت زیادہ پائی جاتی ہے۔ معمولی سے معمولی چیز کی قیمت چکانے مین حضرت امام حسین علیہ السلام یا حضرت عبد القادر جیلانی کا واسطہ دلایا جاتا ہے مرد اور عورت بکثرت بھیک مانگتے ہین اور بلا کیطرح لپٹ جاتے ہین۔

عام آدمیون کا اخلاق

موسم کے لحاظ سے یہ ملک ہمارے ہندوستان کے مشابہ بلکہ اس سے بدتر ہے

کچھہ عجیب طرح کی گرمی پڑتی ہے۔ طبیعت ہر وقت مضمحل اور سُست رہتی ہے اور کسی کام کے کرنے کو جی نہین چاہتا۔ مجھکو خیال تھا کہ مین یہان بہت کام کر سکونگا اور اسی وجہ سے **بیروت** و **بیت المقدس** مین کم قیام کیا تھا کہ یہان زیادہ دنون تک رہ سکون۔ لیکن گرمی نے وہ تمام منصوبے غلط کردیے۔ صبح کے وقت گھنٹہ دو گھنٹہ کام کرتا تھا باقی تمام دن حجرہ مین بیکار پڑا رہتا تھا۔

مصر
مین
تعلیم کی حالت

ممالک اسلامیہ مین جو مقامات آج کل تعلیم کے مرکز خیال کیے جاتے ہین قسطنطینیہ اور قاہرہ ہین۔ اسی لحاظ سے مین نے ان دونون مقامون کی تعلیمی حالت دریافت کرنے مین بہت کچھہ کوشش کی۔ قسطنطینیہ کیطرح یہان بھی سررشتۂ تعلیم کے عہدہ دارون سے ملا۔ سالانہ رپورٹین پڑہین۔ متعدد کالجون کے پروگرام دیکھے۔ بڑے بڑے کالجون مین خود جاکر اساتذہ کا طریق درس دیکھا۔ ان تحقیقات سے جو باتین معلوم ہوئین اُنکو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون۔ اس موقع پر یہ کہنا بھی ضرور ہے کہ اگرچہ قسطنطینیہ مین تعلیم کو جو وسعت اور ترقی حاصل ہے مصر اور قاہرہ کو اُس سے کچھہ نسبت نہین۔ تاہم مصر کو اس بات مین ترجیح حاصل ہے کہ یہان سررشتۂ تعلیم کے کاغذات جو عام طور پر شائع ہوتے ہین زیادہ مرتب اور مفصل ہین۔ اور اسلیے مین قسطنطینیہ کی بہ نسبت یہان کی تعلیمی حالت

زیادہ تفصیل اور تحقیق کے ساتھہ لکھہ سکونگا۔

قسطنطنیہ کی طرح یہان بھی تعلیم کے دو طریقے ہین۔ **قدیم و جدید** یہ دونون طریقے بالکل مختلف ہین۔ اور اس اختلاف نے دونون کو نہایت سخت نقصان پہنچایا ہے

قدیم تعلیم — قدیم تعلیم جو ہزار برس پیشتر کی طرز تعلیم کا بگڑا ہوا خاکہ ہے۔ ملک کی آب و ہوا مین سرایت کرگئی ہے۔ اور چونکہ بظاہر مذہب کے پیرایہ مین ہے سلطنت کا اثر بھی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مصر مین اگرچہ ایک مدت سے جدید تعلیم کی بنیاد پڑچکی ہے اور خود گورنمنٹ نے اُسکو خاص اپنے سایۂ عاطفت مین لیا ہے۔ بہت سے لڑکون کو وظیفہ دیا جاتا ہے اور فیصدی ۴۱ سے کچھہ فیس نہین لیجاتی۔ تمام بڑے بڑے عہدے صرف نئے تعلیم یافتہ لوگون کو ملتے ہین۔ یہ سب کچھہ ہے تاہم وسعت تعلیم کا یہ حال ہے کہ شہر و اطراف کے تمام چہوٹے بڑے اسکولون اور کالجون کو ملاکر طالبعلمون کی تعداد دس ہزار بھی نہین ہے۔ حالانکہ قدیم طریقہ پر تعلیم پانیوالے صرف **جامع ازہر** مین دس ہزار (۱۰۰۰۰) سے زاید ہین۔ اسقدر ضرور ہے کہ جدید تعلیم کا ہر قدم آگے ہے اور قدیم طریقہ کا زور روز بروز گہٹتا جاتا ہے۔ سرکاری مدرسون مین ہر قسم کے طلبا کی تعداد جو ہر سال بڑہتی جاتی ہے اُسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ۱۸۸۷ع مین بورڈرونکی تعداد فیصدی ۴۷ تھی اور ۱۸۹۰ع مین ۵۶ ہوگئی۔ اسیطرح غیر بورڈر ۱۸۸۷ع مین ۷۱ فیصدی تھے اور ۱۸۹۰ع مین ۷۹ ہوگیے۔

کالجون اور اسکولون کی تعداد اور انکے مصارف — ہم اس موقع پر ایک اجمالی نقشہ دیتے ہین جو ۱۸۹۰ع کی رپورٹ سے مرتب کیا گیا ہے

اور جس سے تمام اسکولون اور کالجون کی تفصیل ـ اُنکے سالانہ مصارف ـ طالبعلمون کی تعداد اور دیگر حالات معلوم ہونگے ـ

نام مدرسہ	مصارف سالانہ جون ۱۸۸۹ء	تعداد طلباء موجودہ جون ۱۸۸۹ء	تعداد طلباء جو فیس دیتے ہین	تعداد فیس	طلباء بلا فیس	تعداد طلباء جنکو وظیفہ ملتا ہے	کیفیت
مدرسۃ الطب	۸۴۱۳ پونڈ	۱۸۲	۷۹	سالانہ ۶ پونڈ	۷۴	۲۲	پونڈ کم از کم ۹۵ روپیہ کا ہوتا ہے
مدرسۃ الولادۃ	۸۱۶	۱۱	✤	✤	۱۱	✤	
مہندس خانہ	۴۱۴۰	۳۳	۷	۵ پونڈ	۱۲	۱۸	
مدرسۃ الحقوق یعنی قانون کا مدرسہ	۴۱۴۲	۶۲	۲۷	۱۵	۱۵	۱۱	
دار العلوم	۱۵۲۶	۳۱	✤	✤	۱	۳۷	مین نے جب اِس کالج کو دیکھا تو ۴۵ طالب العلم تھے
مدرسۃ الترجمہ	۱۴۳۵	۳۰	۳	۶	۲۳	۲	
مدرسۃ الصنایع	۷۸۱۹	۲۷۰	۱۲	۶	۲۶۰	✤	
التوفیقیہ	۶۴۱۸	۲۸۸	داخلیہ ۳۵ خارجیہ ۲۲۱	۲۰ ۱۲	۳۷	۱۵	داخلیہ سے بورڈر خارجیہ سے غیر بورڈر مراد ہین ـ
التجہیزیہ	۷۷۵۴	۳۳۰	داخلیہ ۲[illegible] خارجیہ ۹۰	۱۶ ۸	۱۸۵	✤	
مبتدیان	۴۳۸۳	۲۵۸	داخلیہ ۶۹ خارجیہ ۸۱	۱۴ ۶	۱۱۸	✤	
اسکندریہ	۱۳۶۸	۲۱۴	۱۰۹	۱	۷۹	✤	
المنصورہ	۱۲۹۴	۱۴۳	۸۰	۱	۷۱	✤	

پرائیوٹ اسکول

ان سرکاری مدرسون کے سوا ۲۰ پرائیوٹ اسکول ہین جنکا طریقہ تعلیم اور کورس بالکل سرکاری مدرسون کے مطابق ہے اور امتحانات وغیرہ بھی سررشتہ تعلیم کی نگرانی مین ہوتے ہین۔ ۱۸۸۹ع مین ان اسکولون کا خرچ سالانہ ۸۲۳۳ پونڈ تھا جو کم و بیش ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کے برابر ہے۔ طالبعلمون کی تعداد ۱۸۸۹ع مین ۲۳۶۳ تھی۔

طلبا کی تعداد۔

مدارس اور طالبعلمون کی تعداد ہر سال ترقی کرتی جاتی ہے چنانچہ ۱۸۹۱ع مین پرائیوٹ اسکولون کی تعداد ۲۰ سے ۱۲۰ ہوگئی جسمین دس ہزار تیرہ سو طالبعلم تعلیم پاتے ہین۔ اسیطرح اس سنہ مین سرکاری مدارس کے طالبعلمونکی تعداد ۷۔۳۰۷ اور فیس کی آمدنی ڈہائی لاکھ سے زیادہ ہوگئی ۔

۵۷ خدیو حال کو تعلیم کی ترقی کا نہایت خیال ہے۔ چنانچہ سنہ حال یعنی ۱۸۹۴ع کے اُس اجلاس مین جسمین سلطنت کا بجٹ پیش ہوا تھا۔ خدیو موصوف نے خاص تعلیمات کے صیغہ کے متعلق جو گفتگو کی۔ اُسکے بعض فقرے یہ تھے۔

"سررشتہ تعلیم کی وسعت اور ترقی کی نہایت ضرورت ہے، چنانچہ مین نے اس سال رقم سابق پر بارہ ہزار پونڈ (قریباً دو لاکھ رُپے) کا اضافہ منظور کیا۔ تعلیم کی طرف لوگون کا میلان روز بروز بڑہتا جاتا ہے۔ اس سال بہ نسبت اور سالون کے پندرہ سو لڑکے۔ کالجون اور اسکولون مین زیادہ داخل ہوے۔

"صنعت کے جو مدرسے بند ہوگیے تھے مین نے دوبارہ انکے جاری ہونے کا حکم دیا۔"

علی پاشا کی وہ یادداشت جسمین اُنہون نے پانسو ابتدائی مکتبون کا دیہات و قصبات مین کھولا جانا تجویز کیا تھا۔ مین نے اسکی طرف توجہ مایل کی ہے اور مین اس تجویز کو بالکل پورا کرنا چاہتا ہون۔"

"بہر حال آپ لوگ تعلیم کی طرف سے مطمئن رہیے۔ مین اس صیغہ کو بہت قوت دون گا۔"

۱ مصر کی اصطلاح مین تعلیم کے تین درجے قرار دیے گیے ہین۔

ابتدائی جسمین چار صفین ہین اور اُسکی کل خواندگی ہمارے ہان کے مڈل کلاس کی برابر ہے۔

۲ تجہیزی ابتدائی کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اسمین پانچ کلاسین ہین اور اُسکی خواندگی ہمارے ہان کے انٹرنس کی برابر ہے۔

۳ **خصوصی** - یعنی لا کلاس اور دار العلوم وغیرہ۔

مدارس تجہیزیہ مین فرنچ یا انگریزی کی بھی تعلیم ہوتی ہے اور ۱۸۸۸ء سے یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ اِن مدرسون مین - تاریخ - جغرافیہ - علوم طبیعۃ - لازمی طور پر فرنچ یا انگریزی زبان مین پڑہائے جائین - اِن زبانون کی ترقی کے لیے شرشتہ تعلیم نے یہ حکم جاری کیا کہ انکی تعلیم صرف یورپین پروفیسرون کے ذریعہ سے دلائی جائے - اِس سے پہلے چونکہ فرنچ کا اثر زیادہ تہا اسلیے فرنچ پڑہنے والے طلبا کی تعداد زیادہ تھی چنانچہ ۱۸۸۹ء مین انکی تعداد ۲۵۰۰ تھی اور انگریزی خوان صرف ۸۰۰ تھے - لیکن اب انگریزی خوانون کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور فرنچ پڑہنے والون کی تعداد قریباً وہی سب ہے جو ۱۸۸۹ء مین تھی۔

اب ہم بڑے بڑے کالجون اور بعض اسکولون کا ذکر کسیقدر تفصیل کے ساتھ کرتے ہین۔

دار العلوم

مصر اور نہ صرف مصر بلکہ تمام ممالک اسلامیہ مین جو کالج مجھکو سب سے زیادہ پسند آیا

اور جسکو مین نے مسلمانون کے درد کیلیے کافی سمجھا وہ بھی کالج ہے۔ میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے اور مین نہایت مضبوطی سے اُسپر قائم ہون کہ مسلمان مغربی علوم مین گو ترقی کے کسی رتبہ تک پہنچ جائین لیکن جب تک اُن مین مشرقی تعلیم کا عنصر نہو اُنکی ترقی مسلمانون کی ترقی نہین کہی جاسکتی۔ بے شبہہ مشرقی تعلیم کی جو موجودہ اسکیم ہے وہ نہایت ابتر اور غیر ضروری ہے لیکن اسی تعلیم مین ایسی چیزین بھی ہین جو مسلمانون کی قومیت کی روح ہین اور جس تعلیم مین اس روحانیت کا مطلق اثر نہو وہ مسلمانون کے مذہب۔ قومیت۔ تاریخ۔ کسی چیز کو بھی زندہ نہین رکھ سکتی۔

جس مصیبت کا ہندوستان مین رونا ہے وہی قسطنطنیہ۔ بیروت۔ اور مصر مین بھی موجود ہے۔ یعنی نئی تعلیم مین قومیت اور مذہبی پابندی کا اثر کم ہے۔ اور پرانی تعلیم اس قابل نہین کہ دنیا کی موجودہ ضرورتون کا ساتھ دیسکے۔ صرف ایک یہ **دار العلوم** ہے جو دونون ڈانڈون کو ملانا چاہتا ہے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ ابھی پورا کامیاب نہین ہوا۔ اس کالج کا اوّل جسکو خیال آیا وہ **علی پاشا مبارک** مصر کا ایک مشہور روشنضمیر ہے۔ اسنے خود مشرقی اور مغربی تعلیم دونون حاصل کی ہے اور یورپ کی متعدد زبانین جانتا ہے۔ وہ کئی دفعہ مصر کی سررشتہ تعلیم کا افسر رہ چکا ہے۔ اُسکی تاریخی تصنیفات تمام ممالک اسلامیہ مین پھیلی ہوئی ہین۔ اور درحقیقت نہایت مفید ہین۔ اُسنے جامع ازہر کی طرز تعلیم کی بھی اصلاح کرنی چاہی تھی لیکن ازہر کے شیوخ راضی نہوے۔ غالباً اُسکے بعد اُسنے اس کالج کی بنیاد ڈالی۔

اوّل اوّل اس کالج کا ظاہری مقصد یہ قرار دیا گیا کہ اسکے تعلیم یافتہ - مدارس سرکاری کی مدرسی کے لیے انتخاب کیے جائین لیکن ۱۸۸۸ء مین گورنمنٹ کی اجازت کے مطابق شرعیۂ تعلیم نے یہ قاعدہ منظور کیا کہ اسکے سند یافتہ جج اور قاضی و مفتی - مقرر ہو سکین - اسکے ساتھ کورس مین اور متعدد علوم اضافہ کیے گیے اور ایک کمیٹی نے جسکا پریسیڈنٹ جامع ازہر کا شیخ الشیوخ تھا اسکے کورس کے لیے کتابین منتخب کین -

اس کالج مین داخل ہونے کی ضروری شرط یہ ہے کہ طالب علم مشرقی علوم مین سے نحو - صرف - فقہ - اصول فقہ - تفسیر - حدیث مین مناسب استعداد رکھتا ہو -

تعلیم کی کل مدت چار برس ہے اور جو علوم پڑہائے جاتے ہین اور جسطرح ہر ہفتہ مین انکے درس مقرر کیے گیے ہین انکی تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی -

علوم جو پڑہائے جاتے ہین	پہلا سال	دوسرا سال	تیسرا سال	چوتھا سال
فقہ	ہفتہ مین ۵ سبق	ہفتہ مین ۵ سبق	ہفتہ مین ۵ سبق	ہفتہ مین ۵ سبق
تفسیر	✣	✣	۲	۲
تاریخ طبیعی	۲	۲	✣	✣
علوم بلاغت	۲	۲	✣	✣
اصول فقہ	✣	✣	۲	۲
حکمۃ علمیہ	۱	✣	✣	✣
جبر و مقابلہ و حساب	۴	۴	۴	۴

علوم جو پڑھائے جاتے ہین	پہلا سال	دوسرا سال	تیسرا سال	چوتھا سال
جغرافیہ	ہفتہ مین سبق	ہفتہ مین ۲ سبق	ہفتہ مین ۲ سبق	ہفتہ مین ۲ سبق
تاریخ عمومی	۱	۱	۱	۱
فن انشاء عربی	۳	۳	۴	۴
مختلف خطوط	۴	۴	۴	۴
تصویر کشی	۱	۱	+	+
ادبیات لغت عربیہ	+	+	۳	۳
قسمو غرافی	+	+	۱	۱
طبعیات وکیمیا	+	+	۲	۲
حدیث - کلام - منطق ..	+	۲	۱	+
نحو صرف - رسم خط - عروض - قوافی	۳	۲	+	+

چونکہ اس کالج مین وہی طلبا داخل ہو سکتے ہین جو علوم عربیہ اور فقہ و حدیث سے واقف ہون اور اس قسم کے طلبا وہی ہو سکتے ہین جنہون نے قدیم طریقہ پر تعلیم پائی ہے اسلیے کالج مین طالبعلمونکی تعداد بہت کم ہے - اگرچہ سررشتہ تعلیم نے اسی لحاظ سے اس کالج مین کچھہ فیس نہین مقرر کی بلکہ بجاے اسکے ہر طالب علم کو پندرہ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے - ایک وقت کا کھانا بھی کالج ہی سے ملتا ہے - طالبعلمون کے لیے جو لباس مقرر کیا گیا ہے وہ بھی وہی قدیم مولویانہ لباس ہے - جو لوگ یہان سے تعلیم پاکر نکلتے ہین اچھے

اچھے عہدون پر ممتاز بھی ہوتے ہین - یہ سب کچھہ ہے لیکن جن لوگون کو پرانی تعلیم نے ایک دفعہ بھی چھو لیا تمام عمر کے لیے انکو علوم جدیدہ سے وحشت ہوجاتی ہے - حالانکہ یہ علوم عربی ہی زبان مین تعلیم دیے جاتے ہین - مین نے جب اس کالج کو دیکھا تو اسمین ۴۸ طالبعلم تھے جنمین سے اکثر جامع ازہر کے تعلیم یافتہ تھے -

طریقۂ درس

درس کا طریقہ بھی بیان خاص ہے اُستاد یا شاگرد کسی کے ہاتھہ مین کتاب نہین ہوتی - استاد زبانی لکچر دیتا ہے اور اس وسعت اور فصاحت سے تقریر کرتا ہے کہ خود دل پر نقش ہوجاتی ہے - اسی لحاظ سے مصر کے نہایت نامور علما اسکی پروفیسری کیلیے انتخاب کیے گیے ہین - مثلاً شیخ حمزہ فتح اللہ پروفیسر **ادب** - شیخ حسن الطویل معلم **الحدیث** ڈاکٹر عثمان بک پروفیسر **تاریخ طبعی** - یہ سب مصر کے مشہور علما ہین اور انکی تصنیفین نہایت قدر کے قابل خیال کیجاتی ہین - مصر مین آج جو لوگ عربی کے نامور انشا پرداز ہین اکثر اسی کالج کے تعلیم یافتہ ہین - **ادب** کا جو کورس مقرر کیا گیا ہے وہ کوئی خاص کتاب یا چند کتابون کا انتخاب نہین ہے - بلکہ عربی لٹریچر کے وہ تمام نادر حصے ہین جنکو فن ادب کی جان کہنا چاہیے - اسیطرح **تفسیر** مین صرف اُن آیتون کا درس ہوتا ہے جو بلحاظ بلاغت یا اخلاق یا مسایل کلام - زیادہ مہتم بالشان ہین - چنانچہ ۱۸۹۰ء مین جو نصاب تعلیم مقرر کیا گیا اُسمین ان تمام مقامات کی تفصیل کر دیگئی ہے - اور وہ سرکاری مطبع مین چھپکر شایع ہوگیا ہے -

ادب اور فقہ کے درس مین مین خود بھی شریک ہوا تھا - دونون پروفیسرون نے

جس فصاحت اور خوبی سے تقریر کی اب تک میرے دل مین نقش ہے کاش ہمارے ہان کے علما بھی اِس طریقہ کی تقلید کرتے - طالب العلمون کی استعداد کا حال اس سے ظاہر ہوگا کہ جسوقت ہم کالج کی سیر کر رہے تھے احمد بک نظیم نے جو کالج کے سکرٹری ہین ایک طالب العلم کو جسکا نام احمد قوصی تھا بلایا اور اُس سے کہا کہ قلم دوات لیکر بیٹھہ جاؤ اور اسیوقت اِنکی شان مین (میری طرف اشارہ کرکے) کچھہ اشعار لکھو وہ سامنے ایک بنچ پر بیٹھہ گیا اور یہ اشعار لکھکر سنائے -

ایک طالب العلم کی بدیہہ گوئی -

محمد انت شبلی المعانی	لقد فقت الورى و علوت قدرا
وقد اولیتنا شرفا و فضلا	بتشریف الزیارة ارض مصرا
فلا زلنا نراک بکل انس	تزید تفضلا و نزید شکرا

اگرچہ شبلی المعانی کی ترکیب بے جوڑ ہے اور دوسرے شعر مین اقواء ہے تاہم خوبی زبان و برجستگی ادا کے لحاظ سے مین نے بہت داد دی -

مدرسة الحقوق

داخلہ کے شرائط -

اِس کالج مین قانون کی تعلیم ہوتی ہے اور یہان کے سند یافتہ سول عہدون پر مامور ہوتے ہین - اِس کالج مین داخل ہونیکی ضروری شرطین یہ ہین کہ طالب علم کی عمر ۱۶ برس سے زیادہ ہو - تجہیزی تعلیم (انٹرنس کلاس) کی سند رکھتا ہو - چال چلن اچھا ہو بچپن مین چیچک کا ٹیکا لگوا چکا ہو - تندرستی اچھی ہو - داخلہ کے وقت ایک خاص امتحان تحریری و تقریری لیا جاتا ہے - تحریر مین فرنچ اور عربی کی زباندانی کے متعلق

سوالات ہوتے ہین اور تقریرین انکے علاوہ تاریخ وجغرافیہ بھی داخل ہے - اس امتحان مین کامیاب ہونے کے بعد اُسکو اپنے باپ یا کسی مربی کا ایک خط پیش کرنا ہوتا ہی جسکے یہ الفاظ ہوتے ہین کہ کالج کے خارج اوقات مین مین اس لڑکے کے چال چلن کا ذمہ دار ہون"- اِن تمام باتون کے بعد ۱۵ پونڈ یعنی کم وبیش دوسو رُپے بطور فیس کے داخل کرنے ہوتے ہین اور اُسوقت طالبعلم کالج مین داخل کرلیا جاتا ہے - تعلیم کی مدت چار برس ہے اور مضامین جو تعلیم مین داخل ہین حسب ذیل ہین -

مضامین جنکی تعلیم ہوتی ہے -

سال اوّل - عربی - فرنچ - ترجمہ - مسک دفاتر (یعنی املاوتحریر) شریعت اسلامیہ - قانون قضا وعدالت - عام قانون اور پالیٹکس کے اصول عام -

سال دوم - علاوہ مضامین بالا کے رومن لا - قانونِ فوجداری -

سال سوم - ایضاً " پولٹیکل اکونمی - تعزیرات - مرافعات مدینہ وتجاریہ -

سال چہارم - شریعت اسلامیہ - پولیٹکل اکونمی - مرافعات - قانون تجارت - قانون عدالت - خاص سلطنت کا قانون -

ہر سال مختلف مضامین مین امتحان لیے جاتے ہین اور یہ تمام امتحانات اور اخیر امتحان فرنچ زبان مین ہوتا ہے صرف شریعت اسلامی کا امتحان عربی زبان مین ہوتا ہے - طالبعلمون کو جب کسیقدر قانونی استعداد حاصل ہوجاتی ہے تو ہائیکورٹ اور دوسری عدالتون مین کارروائی سے واقف ہونے کے لیے بھیجے جاتے ہین - اور حکم ہوتا ہے کہ مقدمات کا خلاصہ

لکھین - خود کالج مین بھی عدالت کی مسلین منگوائی جاتی ہین اور طالبعلمون سے اُنکے
متعلق تحریر دعویٰ - بیانات تحریری - ادائے شہادت - سوالات جرح - اور فیصلہ مقدمہ کی
مشق کرائی جاتی ہے - مین نے اس کالج کی اچھی طرح سیر کی - کالج کا سکرٹری ایک
فرنچ ہے وہ تو عربی سے بالکل ناواقف ہے لیکن اُسکا نایب ایک نوجوان مسلمان ہے
جو نہایت لائق شخص ہے اور متعدد زبانین جانتا ہے - وہ کالج کا پروفیسر بھی ہے اور فرنچ
زبان مین نہایت برجستگی سے لکچر دیسکتا ہے - مجھکو اپنی کلاس مین لے گیا اور کہا کہ آج
فرنچ مین لکچر دینے کا دن تھا - لیکن مین تمہاری خاطر سے عربی مین لکچر دونگا - چنانچہ
تعزیرات کے اصول پر کھڑے ہوکر لکچر دیا اور نہایت فصاحت اور وسعت سے تقریر کی -
تمام کلاسون مین جسقدر لڑکے تھے پاکیزہ صورت اور پاکیزہ لباس تھے - اور اُنکے چہرون
سے متانت اور وقار ٹپکتا تھا -

مدرسۃ الترجمۃ

مصر مین چونکہ فرنچ اور انگریزون کا بہت اثر ہے اور تمام بڑے بڑے ملکی عہدے انہین
دونون قومون کے ہاتھ مین ہین - مصریون کو اُنکے ساتھ تعلق رکھتے اور انکی ماتحتی مین کام
کرنے کے لیے فرنچ اور انگریزی زبان سیکھنی پڑتی ہے - اس کالج کے قایم کرنیکی اصلی غرض
اسیقدر تھی اور اسیوجہ سے ابتدا مین وہ زباندانی کی تعلیم پر محدود تھا اور ایک معمولی اسکول
کہا جاسکتا تھا - لیکن ۱۸۸۶ء مین اُسکی اسکیم بہت وسیع کردیگئی اور چار پروفیسر اور بڑہائے گیے
جنمین ایک فرنچ ہے - عربی - ترکی - فرنچ - انگریزی - زبانون کے علاوہ مضامین ذیل کی

تعلیم بھی ضروری قرار دیگئی جغرافیہ - تاریخ - حساب - ہندسہ - جبر - علوم طبیعہ - کیمیا - فقہ - توحید - یہ تمام مضامین بجز فقہ و توحید کے فرنچ مین پڑہائے جاتے ہین - اور بعض مضامین انگریزی زبان مین بھی - اس کالج نے جسطرح مصر کو ملکی ضرورتون کے لحاظ سے فائدہ پہنچایا ہے علمی ترقی کے لیے بھی وہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے - مصر کی علمی زبان ابتک عربی ہے - اور غالباً ہمیشہ رہیگی - کالجون مین جو کتابین پڑہائی جاتی ہین عموماً فرنچ سے ترجمہ کی گئی ہین - ایک خاص محکمہ اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ فرانس مین ڈاکٹری وغیرہ کی جو نئی عمدہ تصنیف شایع ہو فوراً ترجمہ کر لیجاے - اور کالجون کے کورس مین داخل کیجاے - چنانچہ اسوقت تک سیکڑون کتابین ترجمہ ہوگئین اور ہوتی جاتی ہین ان تمام ضرورتون کو اسی کالج نے پورا کیا ہے -

مدرسۃ الطب

یہ بہت بڑا کالج ہے اور اوسکا سالانہ خرچ ایک لاکہہ سے زیادہ ہے - کالج کی عمارت نہایت وسیع ہے اور مختلف مضامین کی تعلیم کے لیے کثرت سے جداگانہ بڑے بڑے کمرے مخصوص ہین - تشریح کے لیے جو کمرہ ہے وہ نہایت وسیع ہے اور اس مین ہر وقت بہت سی لاشین موجود رہتی ہین جن پر تشریح کے تجربے عمل مین آتے ہین - ۱۸۸۰ء مین سیکروجیرافی کی تعلیم کے لیے انکے متعلق ایک جداگانہ کارخانہ کھولا گیا - علم الحیوانات کی تعلیم ایک وسیع مکان مین ہوتی ہے جسمین مختلف قسم کے جانور نہایت کثرت سے موجود ہین کالج کے احاطہ مین ایک باغ ہے جو علم نباتات کی غرض سے طیار کیا گیا ہے اور اُسمین

علم الحیوانات و نباتات -

سیکڑون مختلف اقسام کے نباتات ہین جنکی پرداخت نہایت اہتمام و نگرانی سے
کیجاتی ہے - علم الکیمیا بھی اسکی تعلیم کا ضروری جزو ہے - ۱۸۸۰ء تک اسکی تعلیم صرف نظری
طریقہ پر ہوتی تھی ۱۸۸۲ء مین عملی تجربون کے لیے کالج کی عمارت مین متعدد بڑے بڑے
کمرے اور اضافہ کیے گیے - اور ۱۸۸۸ء مین گیس وغیرہ اور جو چیزین عملی تجربہ کے لیے
ضرورتھین اُسمین مہیا کی گئین - ہر سال اِس کالج سے ایک گروہ کثیر تعلیم پاکر نکلتا ہے
جنمین سے بعض تکمیل تعلیم کے لیے یورپ بھیجے جاتے ہین -

یورپ کی طب کا ترجمہ

تمام کتابین جو اِس کالج کی نصاب تعلیم مین داخل ہین عربی زبان مین ہین اور فرنچ وغیرہ
سے ترجمہ کی گئی ہین - چونکہ یورپ مین ہمیشہ اور علوم و فنون کیطرح علم طب بھی روز افزون
ترقی کرتا جاتا ہے اور ہر سال اُسکے مسایل مین بہت سی نئی معلومات کا اضافہ ہوجاتا ہے
اسلیے ایک کمیٹی خاص اِس غرض سے مقرر ہے کہ اس قسم کی جو کتاب فرنچ وغیرہ مین
شائع ہو اُسیوقت عربی زبان مین ترجمہ کیجاے - اور اس کالج کے کورس مین داخل کیجاے
اس طریقہ سے علم طب کے متعلق ترجمہ شدہ کتابون کا ایک بڑا ذخیرہ طیار ہوگیا ہے جسکی
تعداد کتب خانہ خدیوی کی فہرست سے معلوم ہوسکتی ہے - مصر کے علما نے بہت سی کتابین
اس فن مین خود بھی تصنیف کی ہین - اور یونانی و موجودہ طبابت مین محاکمہ بھی کیا ہے
کاش ہمارے ملک کے اطبا جو انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے یورپ کی تحقیقات سے
محروم ہین - اِن جدید تصنیفات کو بہم پہنچاتے اور اُن سے مستفید ہوتے - لیکن ہماری
قوم مین یہ ہمت کہان! - حالانکہ سچ پوچھیے تو یہ کچھ ہمت کی بات بھی نہین -

اِس کالج مین کل ۵ پروفیسر ہین جنمین سے تین یورپین - اور باقی مصری ہین -

بقیہ کالج اور اسکول

اِن کالجون کے سوا اور متعدد کالج انجینیری - صناعی - وغیرہ کے ہین اور ترقی کی حالت مین ہین - انجینرنگ کالج مین جو علوم و فنون پڑہائے جاتے ہین اور اُسکے داخلہ و امتحان کے متعلق جو قواعد ہین ایک جداگانہ رسالہ مین چہاپے گیے ہین - جسکے صفحون کی تعداد ۱۵ ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کی اسکیم نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے -

انجینرنگ کالج

مین جب اس کالج مین گیا تو پرنسپل نے مجھہ سے شکایت کی کہ موجودہ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن نے اِس کالج کو نہایت نقصان پہنچایا ہے اسکے قبل یہان کا کورس وہی تھا جو فرانس کے انجینرنگ کالج کا ہے اور اسی غرض سے تمام مضامین فرنچ زبان مین پڑہائے جاتے تھے - لیکن حال کے ڈائرکٹر نے حکم دیا ہے کہ تمام مضامین انگریزی مین پڑہائے جائین اور ہندوستان کے رُڑکی کالج کی تقلید کیجائے - پرنسپل صاحب کہتے تھے کہ رُڑکی کی مستعملہ کتابین یہان منگوائی گئین اور مین نے اُن کو دیکھا - وہ یہان کے موجودہ کورس سے نہایت کم رتبہ کی کتابین ہین - مگر افسوس ہے کہ ہمکو اُسکی تعلیم پر مجبور کیا جاتا ہے -

صنعت کا مدرسہ

مدرسۃ الصنایع جسمین صنعت و حرفت کی تعلیم ہوتی ہے اور جسکا سالانہ خرچ ایک لاکھہ سے زیادہ ہے - نہایت ترقی کی حالت مین ہے - نجّاری - حدّادی - وغیرہ صنعتین جو

سکہائی جاتی ہین علمی طریقہ سے سکہائی جاتی ہین - اور اِسی بنا پر کوئی طالب علم جبتک تعلیم ابتدائی (جو مڈل کی برابر ہے) حاصل نہ کر چکا ہو اسمین داخل نہین ہو سکتا - عربی و فرنچ و انگریزی زبانون کے علاوہ - علوم ریاضیہ مشین - کیمیا طبیعات - کے ابتدائی حصے بھی پڑہائے جاتے ہین - ہر روز تین گھنٹے اِن نظری علوم کی تعلیم ہوتی ہے - اور سات گھنٹے مختلف صنعتون کی عملی مشق کرائی جاتی ہے - سررشتہ تعلیم نے رپورٹ کی ہے کہ اس مدرسہ کو نہایت ترقی ہے - اور جو چیزین وہان طلبا کیجاتی ہین تعجب انگیز ہین -

عام مدارس

عام اسکول بھی کثرت سے ہین - مدارس تجہیزیہ دو ہین - توفیقیہ - تجہیزیہ - توفیقیہ - کا سالانہ خرچ ایک لاکھ سے زاید ہے اور قریباً چار سو طلبا اسمین تعلیم پاتے ہین - اسمین ابتدائی صفین بھی شامل ہین - اِس مدرسہ کا مکان نہایت خوبصورت اور خوش فضا ہے - خدیو مصر نے شاہی عمارتون مین سے ایک وسیع مکان جسکا نام قصر النزہتہ ہے مدرسہ کو عنایت کیا اور چونکہ اسکی وضع - تعلیمی اغراض کے مناسب نہ تھی پچاس ہزار روپیہ اِس غرض کے لیے اور عنایت کیے کہ حسب ضرورت اسمین ترمیم و اصلاح کیجائے - چنانچہ سکرٹری مدرسہ کی ہدایت کے مطابق اُسکی عمارت مین ترمیم اور اضافہ کیا گیا - چونکہ مدرسہ مین تعلیم کے تین درجے تھے - قسم خاص - ابتدائی تجہیزی - اِن تینون کے لیے جداگانہ عمارتین تعمیر ہوئین - اور ۳۵۰ طالبعلمون کے لیے بورڈنگ کے کمرے بنائے گیے - مدرسہ کے متعلق دو بڑے بڑے کمرے تصویر کشی اور کیمسٹری کی مشق کے لیے ہین اور نہایت خوشنما ہین -

مدرسہ تجہیزیہ -

تجہیزیہ - اِس کا سالانہ خرچ کم وبیش دو لاکھ ہے اور چار سو لڑکے اسمین تعلیم پاتے ہین - بورڈرون سے ۲۵ پونڈ یعنی ساڑہے چار سو رُپے سالانہ فیس لیجاتی ہے - بورڈنگ اگرچہ وسیع نہین اور نہ طالب علمون کے لیے الگ الگ کمرے ہین لیکن تمام لڑکے نہایت سلیقہ اور صفائی کے ساتھہ رہتے ہین - مین جسوقت اس مدرسہ مین گیا کھانے کا وقت تھا - سکرٹری مدرسہ نے جسکا نام احمد بک نظیم ہے مجھسے کہا کہ پہلے کھانے کے کمرہ کی سیر کیجیے کمرہ نہایت وسیع اور خوشنما تھا - اور دو تین میزین اور کثرت سے کرسیان بچھی ہوئی تھین - - کھانیکا طریقہ - اگرچہ قسطنطنیہ اور شام کے موافق تھا - یعنی چار شخصون کے آگے ایک ایک پلیٹ تھی - چھری کانٹے بالکل نہ تھے تاہم مجھکو تعجب بلکہ حیرت ہوئی کہ لڑکے اِس خوبی اور صفائی سے کہاتے تھے - کہ انکے ہاتہہ سالن مین مطلق نہین بھرتے تھے - نہ میز کی چادر پر کہین دہبہ تھا - آپسمین بات چیت کرتے تھے لیکن شور وغل کا کیا ذکر ہے - گونج تک نہ تھی دریافت سے معلوم ہوا کہ مدرسہ کے افسرون مین سے دو ایک ہمیشہ طالب علمون کے ساتھہ کھانا کھاتے ہین اور ہر ہفتہ مین کھانا کھانے کی تہذیب و شائستگی پر لکچر دیا جاتا ہے -

یورپ مین تعلیم پانیوالے

مصر مین مدت سے یہ طریقہ جاری ہے کہ ہر سال سلطنت کیطرف سے چند طالب علم تکمیل تعلیم کے لیے **یورپ** بہیجے جاتے تھے یہ تعداد اِس مناسبت سے ہوتی تھی کہ ہمیشہ ۳۰ طالب علم یورپ مین موجود رہتے تھے سفر اور وہان کے قیام کا - تمام صرف گورنمنٹ مصر کو برداشت کرنا پڑتا تھا - اگرچہ گورنمنٹ نے نہایت فیاضی سے یہ مصارف برداشت کیے لیکن

جو یورپ مین ... تے ہین -

بدقسمتی سے گورنمنٹ اور ملک کو ایک مدت تک کچھ فائدہ نہ پہنچا - جو لوگ تعلیم پاکر آئے انمین (ہمارے ہندوستان کیطرح) بہت کم ایسے نکلے جو کسی فن مین کامل ہون یا اُنکی ذات سے ملک کو کسی قسم کا فائدہ پہونچ سکے آخر سررشتہ تعلیم کے افسر نے اسپر توجہ کی اور غور و تحقیق کے بعد اِس نقصان کے اسباب دریافت کیے - جنمین سے ایک بڑا سبب یہ تھا کہ لڑکون کے انتخاب مین غلطی ہوتی تھی - اکثر بڑی عمر کے لڑکے بھیجے جاتے تھے - اور چونکہ انکی ابتدائی تعلیم و تربیت عمدہ نہین ہوتی تھی - یورپ کی تعلیم و تربیت کا اثر اُن پر بہت کم پڑتا تھا - اُسوقت سے یہ لازمی قرار دیا گیا کہ آئندہ سے جو لڑکے بھیجے جائین اُنکی عمر بارہ برس سے زیادہ نہو اسمین ایک یہ مشکل تھی کہ مذہب اور عربی زبان کی تعلیم کا انتظام نہین ہو سکتا تھا - چنانچہ اسکے لیے یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ چند علما طالب علمون کے ساتھ جائین جو عربی زبان اور مذہب کی تعلیم دیتے رہین - یہ طریقہ نہایت مفید ثابت ہوا اور چونکہ ملک نے ان طالب علمون کی عمدہ مثالین دیکھین لوگ اپنی اولاد کو اپنے صرف سے بھیجنے لگے - یہانتک کہ ۱۸۸۸ء مین جسقدر لڑکے یورپ مین تعلیم پاتے تھے اُنمین ۲۵ گورنمنٹ کی طرف سے اور ۵۲ خود اپنے صرف سے تعلیم پاتے تھے - ۱۸۸۸ء مین جسقدر طالب علم یورپ مین موجود تھے اور جن علوم مین انکی تعلیم ہوتی تھی اُنکی تفصیل یہ ہے -

حکومت کے صرف سے	اپنے خاص صرف سے	جن صیغون مین تعلیم پاتے تھے
۵	۱۷	بیرسٹری
۴	۱۲	ڈاکٹری

حکومت کے صرف سے	اپنے خاص صرف سے	جن صیغون مین تعلیم پاتے تھے
۱	+	امور مالیہ
۳	+	معلمی یا پروفیسری
+	۲	زراعت
۱	+	بیرسٹری کے لیے طیّاری
+	۱	ٹیکنیکل کالج کے لیے طیاری

انمین سے ۳ طالب علمون نے جو سلطنت کی طرف سے وظیفہ پاتے تھے نہایت اعلی درجہ کی ڈگریان حاصل کین - ایک انمین رشدی طبوزادہ تھا جسکو بیرسٹری مین ڈاکٹری کی سند ملی - ایک لڑکا جسکا نام اسمعیل آفندی تھا اور فرانس کے کالج مین پروفیسری کی تعلیم پاتا تھا طبیعات کے امتحان مین تمام کالج مین اسکا دسوان نمبر رہا - حالانکہ کل امیدوار جو امتحان مین شریک تھے ۱۵۳ تھے اور سب فرانس کے رہنے والے تھے - ایک اور لڑکا جسکا نام عبد اللہ تھا اسنے پولیٹکل اکانمی مین سب سے اوّل درجہ کا انعام حاصل کیا - ان طالب علمون کے سوا چند اور طالب علم - انگلستان - اٹلی - جرمن مین تعلیم پاتے ہین - انمین سے بعض کلون کے بنانیکا کام سیکھتے ہین اور ان سب کا صرف گورنمنٹ مصر ادا کرتی ہے -

یورپ مین تعلیم پانے کے متعلق ۱۸۸۸ء کی رپورٹ مین ڈائرکٹر تعلیم نے ایک نہایت مفید اور مدلل تقریر لکھی ہے اسمین اہل ملک سے خطاب کیا ہے کہ اگر وہ لوگ چند خاص باتون کا لحاظ نہ رکھین سگے تو یورپ کی تعلیم سے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہو سکتا جیسا کہ مدت

درازے کے تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے - وہ لکھتا ہے کہ یا تو نہایت کم عمر کے لڑکے بھیجنے چاہئین جو ابتدا سے لیکر انتہا تک یورپ ہی مین تعلیم پائین - یا اگر بڑی عمر کے ہون تو ضرور ہے کہ یورپ جانے سے پہلے ایف اے کی سند حاصل کرچکے ہون - ہمارے ہندوستان مین بھی یہ عام شکایت ہے کہ یورپ کی تعلیم مین جو مصارف کثیر برداشت کیے جاتے ہین اُنکا کافی صلہ نہین ملتا - یہ شکایت بالکلی سچ ہے اور غالباً اُسکی وہی وجہ ہے جو مصر کے ڈائرکٹر تعلیم نے بیان کی -

قدیم تعلیم و جامع ازہر

جامع ازہر کی ابتدائی تاریخ -

یہان کی قدیم تعلیم - دوسرے لفظون مین جامع ازہر کی تعلیم ہے - اسلیے قدیم تعلیم کی کیفیت بیان کرنے کے لیے جامع ازہر کے حالات بیان کرنے کافی ہین - یہ وہی جامع ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ کل دنیا مین اِس سے قدیم کوئی یونیورسٹی نہین ہے یہ ایک جامع مسجد ہے اور قاہرہ مین سب سے پہلے مسجد جو تعمیر ہوئی وہ یہی ہے - فاطمین مصر مین سے خلیفہ المعز لدین اللہ کے ایک غلام نے جو سسلی کا رہنے والا تھا اور اپنی قابلیت خداداد سے دولت فاطمیہ کا دست و بازو بن گیا تھا ۳۵۹ھ ہجری مین اس مسجد کی بنیاد ڈالی اور ۳۶۱ھ ہجری مین انجام کو پہنچی - ۳۷۸ھ ہجری مین خلیفہ عزیز باللہ نے مسجد سے متصل طالب علمون کے لیے کچھ مکانات بنوائے اور ۳۵ طالب علمون کے

لیے وظیفہ مقرر کیا - حاکم بامر اللہ نے سنہ ۴۰۰ ہجری مین مسجد کی عمارت مین تجدید کی اور اسکے مصارف کے لیے ۱۰۷ دینار منافع سالانہ کی جایداد وقف کی - سنہ ۶۶۵ ہجری مین امیر طواشی نے یتیمون کے لیے ایک خاص مکتب قایم کیا اور اسکے ساتھہ عام طلباے مسجد کیلیے بہت سی جایدادین وقف کین - رفتہ رفتہ بہت بڑا دار العلم بنگیا یہان تک کہ سنہ ۸۱۸ ہجری مین اسکے طالب علمون کی تعداد ۷۰۰ سے متجاوز تھی جسمین ہر ملک اور ہر قوم کے اشخاص تھے اور آج تو یہ حالت ہے کہ کثرت طلبا کے لحاظ سے تمام دنیا کی کوئی یونیورسٹی اسکی ہمسری نہین کرسکتی - کم و بیش چار پانچ ہزار طالب علم خود مسجد مین سکونت رکھتے ہین - بہت سی پاس پاس کی مسجدون مین رہتے ہین لیکن کھانا یہین سے ملتا ہے - غرض ہر قسم کے طلبا کی تعداد جنکو جامع ازہر سے تعلق ہے بارہ ہزار سے متجاوز ہے - ہر ملک کے طالب علمون کے لیے الگ الگ بالاخانے ہین جنکو یہان **رواق** کہتے ہین -

طالب العلمون کی تعداد -

بہت سے طالب العلم بلکہ کثرت سے ایسے ہین جنکے لیے مکان یا حجرہ کچھہ بھی نہین مسجد کے صحن مین سیکڑون بلکہ ہزارون چھوٹی چھوٹی الماریان اوپر تلے چنی ہین - یہی انکے توشہ خانے ہین جنمین وہ اپنے کپڑے اور ضروری اسباب رکھتے ہین - سونے بیٹھنے کے لیے مسجد کا تمام صحن پڑا ہوا ہے - اوّل اوّل جب مین اس مسجد کی زیارت کے لیے گیا تو دور سے گونج کی آواز آئی - اندر داخل ہوا تو ہر طرف طالب علم ہی طالب علم نظر آتے تھے - جابجا مدرسین درس دے رہے تھے - اور ایک ایک کے گرد تیس تیس چالیس چالیس کا مجمع تھا - یہ حلقے تیس چالیس سے کم نہ تھے اور چونکہ پاس پاس تھے

طالب العلمون کے رہنے کا طریقہ -

اسلیے اسقدر شور وغل تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی - مجھکو خیال ہوا کہ آج کوئی خاص دن ہے اور اسوجہ سے کثرت سے طلبا جمع ہو گیے ہین - لیکن دو چار روز رہکر معلوم ہوا کہ یہ معمولی حالت ہے - مجھکو خیال ہوا کہ اس ہنگامہ مین جمعیت خاطر ایک طرف - مدرسین کی آواز بھی طالب العلم کی کان تک پہنچتی ہے یا نہین -

جن جن ملکون مثلاً شام - مغرب - جزیرہ - عراق - بخارا - خراسان - افغانستان - ہندوستان وغیرہ کے طالب العلمون کے لیے رواق بنے ہین وہان کے لوگ ہمیشہ سوداگرون کے ذریعہ سے سالانہ کچھہ رقم بھیجتے ہین جو ان طلبا کو جیب خرچ کے طور پر دیجاتی ہے - معمولی کہانا خود ازہر سے ملتا ہے - لیکن چونکہ صرف روٹیان ملتی ہین اسلیے سالن کا اہتمام انکو خود کرنا پڑتا ہے - بہت سے طلبا جنکو چار چار پانچ پانچ روٹیان ملتی ہین - نانبائی کو دو تین روٹیان دیکر اسکے بدلے سالن لے لیتے ہین اور اسطرح اُنکے جیب خرچ پر چندان بار نہین پڑتا - روٹیون کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ وقت معین پر طلبا کا ایک گروہ بازار مین (جو مسجد کے سامنے ہے) دو رویہ صف باندہ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور روٹیان تقسیم ہونی شروع ہوتی ہین ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ آتا ہے اور یہ سلسلہ کئی گھنٹے تک قائم رہتا ہے - طالب علمون کے ہاتھون مین کوئی تولیہ یا رومال نہین ہوتا جسطرح بھیک منگے جو کچھہ ملتا ہے ہاتھہ پھیلا کر لے لیتے ہین ان طالبعلمون کا بھی یہی حال ہے -

خوراک

مدرّسین کی تعداد چالیس سے زیادہ ہی - مدرس اوّل جو شیخ ازہر کہلاتا ہے

تعداد مدرسین

اور جسکی تنخواہ چھہ سات سو ماہوار سے کم نہین ہوتی نہایت معزز سمجھا جاتا ہے - یہانتک کہ خود حکومت اُسکا پاس کرتی ہے - اِس مدرسہ کا مجموعی خرچ دو تین لاکھ رُپے سالانہ سے کم نہین سے ۱۸۹۴ء مین علاوہ اس رقم کے - رشتۂ تعلیم سے دو لاکھ سالانہ کی رقم اور منظور ہوئی -

مجھکو اپنے تمام سفر مین جسقدر جامع ازہر کے حالات سے مسلمانونکی بدبختی کا یقین ہوا کسی چیز سے نہین ہوا - ایک ایسا دار العلوم جسمین دنیا کے ہر حصّہ کے مسلمان جمع ہون - جسکا سالانہ خرچ دو تین لاکھ سے کم نہو - جسکے طالب علمون کی تعداد بارہ ہزار سے متجاوز ہو - اسکی تعلیم و تربیت سے کیا کچھ امید نہین ہوسکتی تھی - لیکن افسوس ہے کہ وہ بجاے فائدہ پہنچانے کے لاکھون مسلمانون کو برباد کرچکا ہے اور کرتا جاتا ہے - تربیت و معاشرت کا جو طریقہ ہے اور جسکا مین ابھی ذکر کرچکا ہون اُس سے حوصلہ مندی - بلند نظری - جوش ہمت - غرض تمام شریفانہ اوصاف کا استیصال ہوجاتا ہے - مین نے یہان ایسے طلبا دیکھے ہین جنکے عزیز اور نہایت قریب عزیز (چچا ماموں وغیرہ) خود اسی شہر مین بڑی بڑی معزز عہدون پر ہین اور انکی تمام ضروریات کے متکفل بھی ہین تاہم چونکہ یہ طلبا ازہر مین رہتے ہین اس لیے انکو عام بازار مین ہاتھ پھیلا کر روٹیان لینے مین ذرا شرم نہین آتی - طالبعلمونکی دنائت اور پست حوصلگی کا یہ حال ہے کہ بازار مین پیسہ کی ترکاری خریدتے ہین تو کنجڑے کو قسم دلاتے جاتے ہین کہ بر اس سیدنا الحسینؑ یعنی تجھکو امام حسینؑ کے سر کی قسم - واجبی قیمت بتانا ! - کیا اِس قسم کے تربیت یافتہ لوگون سے یہ امید ہوسکتی ہے کہ وہ اسلام کی عظمت و شان بڑہائین گے ؟ - ہمارے ملک مین اِس قسم کے جو مدرسے ہین ازہر اُن سے بھی گیا گزرا ہے -

کے اخلاق

تعلیم کی ابتری

اِس سے زیادہ تر افسوس تعلیم کی ابتری کا ہے۔ یہان مستقل اور اصلی طور پر صرف فقہ و نحو
کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور دونون کے لیے آٹھ آٹھ برس مقرر ہین منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی اور دیگر
علوم عقلیہ تو گویا درس مین داخل ہی نہین۔ اصول فقہ تفسیر۔ حدیث۔ ادب۔ معانی۔ بیان۔
کی تعلیم ہے لیکن اسقدر کم ہے کہ اتنے بڑے دار العلم کے کسیطرح شایان نہین نحو اور فقہ جسپر
ایک عمر صرف کیجاتی ہے انکی تعلیم بھی محققانہ اور مجتہدانہ نہین ہوتی۔ کافیہ وغیرہ کی شرحین۔
شرحون کے حواشی۔ اور حواشی کے حواشی پڑہائے اور یاد کرائے جاتے ہین شیخ صبّان
حال مین ایک بزرگ گزرے ہین انکی ایک شرح ہے۔ اِس شرح کو اسقدر مہتم بالشان
سمجھا گیا ہے کہ اسکی شرحین اور شرحون کے حاشیے درس مین داخل ہین۔ اور اس تمام سلسلہ کا
ضبط و حفظ کرنا بڑا کمال خیال کیا جاتا ہے چونکہ مین نے خود ازہر مین قیام کیا تھا۔ اکثر طلبا سے
صحبت رہتی تھی مین انکو نہایت معمولی ناقابل التفات جزئی بحثون مین مصروف دیکھتا تھا اور
افسوس کرتا تھا۔ اسی لغو طریقہ تعلیم کا اثر ہے کہ ایک مدت سے ازہر نے کوئی قابل قدر
عالم اور مصنف نہین پیدا کیا۔ مین نے طلبا سے دریافت کیا کہ شیخ ازہر جو اُستاد الکل خیال کیے
جاتے ہین انکی کوئی تصنیف بھی ہے انھون نے بڑے فخر سے کہا کہ ہان صبّان پر بڑے
معرکے کے حاشیے لکھے ہین۔

زیادہ افسوس یہ ہے کہ تعلیم کسی اصول پر نہین ہے نہ صف بندی ہے نہ کوئی خاص
نصاب ہے۔ نہ امتحان ہوتا ہے نہ ترقی پانے کے لیے کوئی قاعدہ مقرر ہے۔ افسوس بر
افسوس یہ ہے کہ ان ابتریون کی اصلاح کی کوئی تدبیر نہین۔ علی پاشا مبارک نے جو ایک زمانہ مین

سررشتہ تعلیم کا افسر تھا کچھ اصلاح کرنی چاہی تھی اسپر ازہر کے تمام علما اسکے دشمن بنگیے اور چونکہ شیخ ازہر کا اثر طلبا پر منحصر نہین بلکہ تمام ملک اسکو مذہبی پیشوا تسلیم کرتا ہے اس لیے پاشاے موصوف کو اغماض کرنا پڑا - ازہر حقیقت مین ایک ملکی طاقت ہے اور خود سلطنت اسکی مخالفت پر بآسانی جرأت نہین کرسکتی -

کتب خانہ خدیویہ

یہ نہایت عالی شان کتب خانہ ہے - اور ترتیب و خوش اسلوبی - زیب و زینت - حسن انتظام - خوبی عمارت - مین قسطنطینیہ کے تمام کتب خانون سے بہتر ہے - عمارت نہایت شاندار و وسیع ہے اور مختلف حصون مین منقسم ہے - ایک حصّہ سیر و مطالعہ کے لیے مخصوص ہے - اسمین تین بڑے بڑے کمرے ہین - ایک کمرہ مین بہت بڑی لمبی میز ہے جسپر رجسٹر اور فہرست کی جلدین چنی ہین - ایک کمرہ مطالعہ - اور ایک نقل و کتابت کے لیے خاص ہے جو شخص کوئی کتاب لینی چاہے افسر کتب خانہ اسکو ایک چھپا ہوا کارڈ دیتا ہے کارڈ مین بہ فصلہ ذیل عنوان ہوتے ہین - کتاب لینے والے کا نام مع تصریح سکونت و پیشہ - ضامن کا نام (اجنبی شخص کو بغیر ضمانت کے کتاب نہین مل سکتی) کتاب کا نام اور فن اور یہ تصریح کہ کتاب مطالعہ کے لیے لیتا ہے یا نقل کے لیے - تعداد ایام - یہ کارڈ خانہ پری کر کے ملازم کتب خانہ کو حوالہ کر دیا جاتا ہے - اور تھوڑی دیر کے بعد کتاب مطالعہ - یا نقل کرنے کے کمرے مین آجاتی ہے - یہ طریقہ اگرچہ حسن انتظام کی دلیل ہے لیکن وقت سے خالی نہین -

کتابین جہان رکھی ہین - وہ بالکل جداگانہ قطعہ ہے جسمین متعدد کمرے ہین - ایک کمرہ

(حاشیہ: [illegible]ے [illegible]ت لینے کا [illegible]ریقہ -)

جو نہایت وسیع ہے اسمین نہایت پر تکلف ترکی قالین بچھا ہے - چارون طرف دیوارسے ملی ہوئی آئینہ دار الماریان ہین - بیچ مین آئینہ دار میزین ہین جنکے اندر قلمی اور نایاب کتابین کھلی ہوئی رکھی ہین - انمین ایک **قرآن** ہے جو ہرن کے چمڑے پر لکھا ہوا ہی اور جسکی نسبت کہا جاتا ہی کہ **امام جعفر صادق**ؑ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے - اِسکے سوا قرآن مجید کے اور نادر نسخے ہین جو سلاطین مصر نے آٹھوین اور نوین صدی مین وقف کیے تھے -

کتب خانہ کی تاریخ -

یہ کتب خانہ سنہ ۱۲۸۶ھ مین قائم ہوا - اسکی مختصر تاریخ یہ ہے کہ قاہرہ و اسکندریہ وغیرہ مین اس سے پہلے بہت سے چھوٹے چھوٹے وقفی کتب خانے تھے اور چونکہ انکی حفاظت کا کافی انتظام نہ تھا - کتابین ابتر اور ضایع ہوتی جاتی تہین - اِس لحاظ سے **علی پاشا** ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی رپورٹ پر یہ کتب خانہ قایم کیا گیا - اور تمام قدیم کتب خانون کی کتابین اسمین داخل کروی گئین - **خدیو** کے حکم سے علما کی ایک مجلس قایم ہوئی جسکا یہ کام تھا کہ عمدہ اور نادر کتابون کا پتہ لگائے تاکہ انکی نقلین لکھوا کر کتب خانے مین داخل کی جائین - جب کتابون کا ایک معتدبہ ذخیرہ جمع ہو گیا تو خدیو نے فہرست کی طیاری کا حکم دیا چنانچہ سنہ ۱۳۰۰ھ مین یہ فہرست شروع ہو کر سنہ ۱۳۰۹ھ مین انجام کو پہنچی - یہ فہرست آٹھہ جلدون مین ہے اور صرف عربی کتابون کی ہے ترکی اور فرنچ و انگریزی کتابون کی جدا فہرستین ہین -

نقشہ ذیل سے عربی کتابون کے متعلق ایک اجمالی اطلاع حاصل ہوگی

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
مصاحف مجید	۱۶۱	حدیث	۱۵۰۳

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
علم قرات	۸۵	توحید	۵۶۳
تفسیر	۶۴۷	تصوف	۷۰۵
مواعظ	۳۷۷	الفوائد والادعیة	۶۴۴
اصول فقه	۲۲۵	آداب البحث	۱۰۸
فقه حنفی	۱۴۵۱	فقه مالکی	۲۳۷
فقه شافعی	۵۲۰	فقه حنبلی	۲۶
علم الفرایض	۱۳۸	علم صرف	۲۳۸
نحو	۱۰۲۹	بلاغة	۲۸۵
علم الوضع	۱۸	علم اللغة	۱۶۰
عروض و القوافی	۶۸	علم ادب	۱۲۴۹
تاریخ	۱۱۸۴	ریاضی	۱۸۸
علم الهیئة	۱۹	علم المیقات	۵۵۴
علم الحروف والاسمار	۱۸۵	اکیمیا و الطبیعة	۹۸
طب	۴۶۴	منطق	۲۵۶
حکمت و فلسفه	۱۲۴	فنون متنوعة	۱۰۹۶
میزان کل			۱۴۷۰۵

مین اس موقع پر بعض نادر اور نایاب کتابون کے نام درج کرتا ہون جو اس کتب خانہ مین موجود ہین

تفسیر - احکام القرآن لابی بکر الجصاص المتوفی ۳۷۰ھ - احکام القرآن لابن العربی - احکام القرآن

لکیا الہراسے المتوفی ۵۰۴ھ - اعراب القرآن للنحاس النحوی المتوفی ۳۳۸ھ - اعجاز القرآن للباقلانی - البحر المحیط

لابن حیان الاندلسی - البرہان للشیخ ابی الحسن الاوحدی - المتوفی ۴۳۵ھ فی عشر مجلدات - البسیط للواحدی

تنزیہ القرآن للقاضی عبد الجبار المعتزلی - جامع البیان فی تاویل القرآن لمحمد بن جریر الطبری - ۲۱ مجلدات - تفسیر

ابن جوزی ۴ مجلدات - تفسیر حافظ عبد الرزاق بن ہمام المتوفی ۲۱۱ھ - غریب القرآن للسجستانی المتوفی

۳۳۰ھ - غریب القرآن لاحمد بن محمد الہروی المتوفی ۴۰۱ھ - غریب القرآن لابن قتیبہ - قانون التاویل

للقاضی ابی بکر ابن العربی الاندلسی المتوفی ۵۴۳ھ - الکفیل بمعانی التنزیل للعماد الکندی قاضی اسکندریہ

المتوفی ۷۰۱ھ -

حدیث - الاحکام الکبری لعبد الحق الاشبیلی - اختلاف الحدیث للامام الشافعی - آداب للامام الحافظ

البیہقی - جامع المسانید والالقاب لابن الجوزی - الجوہر النقی - الحاوی فی بیان آثار الطحاوی - سنن کبری

بیہقی - شرح معانی الآثار للعینی - مسند امام حنبل - مسند امام راہویہ - مسند حافظ ابی عوانہ - مسند

حافظ ابو عبد اللہ المروزی - مسند حافظ ابو نعیم -

تاریخ - احاطہ فی اخبار غرناطہ - اخبار ابی نواس عدد اوراقہا ۱۲۰ - اخبار سیبویہ النحوی اوراقہا ۳۶ -

الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ - اوراق صولی ناقص - تاریخ دمشق لابن عساکر ناقص - تاریخ بغداد خطیب

ناقص - تاریخ الحکما لجمال الدین القفطی - طبقات الامم لصاعد الاندلسی - سلم الوصول الی طبقات الفحول لمصنف

کشف الظنون - السہم المصیب فی الرد علی الخطیب - طبقات الحفاظ للذہبی - طبقات کبری سبکی -

طبقات الشافعیہ۔طبقات الشعراء لابن قتیبہ ۔طبقات الفقہاء امام ابواسحق شیرازی۔طبقات ابن سعد۔ تاریخ عینی۔طبقات حملۃ المذہب لابن الملقن۔فضایل ابی بکر الصدیق لابن العشاری من اصحاب القرن الخامس۔فضایل ابی حنیفۃ النعمان لابن العوام۔فضایل مصر لابن یوسف الکندی المتوفی سنہ ۳۵۰ھ۔ منقولہ من نسخۃ الاصل الکتبیۃ لکافور الاخشیدی۔ اللباب فی الانساب لابن الاثیر۔مناقب الشافعی۔ مختصر المنتظم لابن الجوزی واختصارہ ایضا لہ۔مسالک الابصار لابن فضل اللہ۔

مناقب الامام الشافعی للرازی۔مناقب الامام احمد حنبل لابن الجوزی۔سیرۃ الفاروق لابن الجوزی۔ المنتظم لابن الجوزی۔نہایۃ الارب للنویری ناقص۔

ادب۔الاشباہ والنظایر۔البیان والتبیین للجاحظ۔جمہرۃ اشعار العرب۔ابن درید۔حماسۃ البصریین۔دیوان حافظ ابن حجر۔دیوان ابن الرومی۔دیوان ابن المعتز۔دیوان ابی نواس۔دیوان الاعشی۔ذوالرمۃ۔دیوان قطامی۔دیوان قیس بن الخطیم۔دیوان لبید۔دیوان المتلمس۔روضۃ البلاغۃ۔الزاہر للزجاجی۔شرح ابن جنی علی المتنبی۔ شرح دیوان ابی تمام للصولی المتوفی سنہ ۳۳۵ھ۔شرح دیوان جران العود للامام السکری المتوفی سنہ ۲۷۵ھ۔شرح دیوان حطیئۃ۔شرح مرزوقی علی الحماسۃ۔شرح الحماسۃ لابی العلاء المعری۔شرح دیوان حماسۃ لابن جنی۔شرح دیوان خرنق وہی شاعرۃ جاہلیۃ۔شرح دیوان زہیر بن ابی سلمی للامام ثعلب۔شرح دیوان زہیر للاعلم الشنتمری۔ شرح دیوان عبید اللہ بن قیس الرقیات للسکری۔شرح دیوان المثقب العبدی وہو جاہلی۔شرح المعلقات لابن النحاس۔شرح المفضلیات لابن الانباری۔دیوان سراقۃ بن مرداس۔دیوان شماخ۔دیوان عمر بن ابی ربیعۃ۔شرح دیوان رؤبۃ۔شرح دیوان العجاج۔دیوان داود الدمشقی۔

قدیم یادگارین اور قابل سیر مقامات

آثار قدیمہ کے لحاظ سے کوئی شہر اِس شہر کی ہمسری نہین کر سکتا - سچ یہ ہے کہ یہان کی ایک ایک ٹھیکری قدامت کی تاریخ ہے - سواد شہر کے ویرانون مین اسوقت تک سیکڑون خزف ریزے ملتے ہین جن پر کئی کئی ہزار سال قبل کے حروف و نقوش کندہ ہین - مجھکو اتنا وقت بلکہ سچ یہ ہے کہ اتنی ہمت کہان تھی کہ تمام قدیم یادگارون کی سیر کرتا - البتہ چند مشہور مقامات دیکھے اور اُنھی کے حال پر اکتفا کرتا ہون -

اھرام

اھرام - یہ وہ قدیم مینار ہین جنکی نسبت عام روایت ہے کہ طوفان نوحؑ سے پہلے موجود تھے - اور اسقدر تو قطعی طور سے ثابت ہے کہ یونان کی علمی ترقی سے انکی عمر زیادہ ہے - کیونکہ جالینوس نے اپنی تصنیف مین اسکا ذکر کیا ہے - یہ مینار نہایت کثرت سے تھے یعنی دو دن کی مسافت مین پھیلے ہوئے تھے - صلاح الدین کے زمانہ مین اکثر ڈھا دیے گیے - ان مین سے جو باقی رہگیے ہین اور جن پر خاص طور سے اھرام کا اطلاق ہوتا ہے صرف تین ہین - جو سب سے بڑا ہے اسکی لمبائی (بلندی) ۴۸۰ فٹ یعنی قطب صاحب کی لاٹ سے دگنی ہے - نیچے کے چبوترہ کا ہر ضلع ۷۶۴ فٹ ہے - مینار کا مکعب ۸ کروڑ نوّے لاکھ فٹ ہے اور وزن ۶۸ لاکھ ۴۰ ہزار ٹن - اِسکی تعمیر مین ایک لاکھ آدمی بیس برس تک کام کرتے رہے ہے - جڑ مین ۳۰ - ۳۰ فٹ لمبے اور ۵ - ۵ فٹ چوڑے پتھر کی چٹانین ہین - اور چوٹی پر جو چھوٹی سی چوٹی ہین ۸ فیٹ کی ہین - اسکی شکل یہ ہے کہ -

ایک نہایت وسیع مربع چبوترہ ہے - اُسپر ہر طرف سے کسیقدر سطح چھوڑ کر دوسرا چبوترہ ہے اسیطرح چوٹی تک اوپر تلے چبوترے ہین اور ان چبوترون کے بتدریج چھوٹے ہوتے جانے سے زینون کی شکل پیدا ہو گئی ہے - تعجب یہ ہے کہ پتھرون کو اسطرح وصل کیا ہے کہ جوڑ یا درز کا معلوم ہونا تو ایک طرف چونہ یا مصالح کا بھی اثر نہین معلوم ہوتا - اسیر استحکام کا یہ حال ہے کہ کئی ہزار برس ہو چکے اور جوڑون مین بال برابر فصل نہین پیدا ہوا ہے - ان منارون کو دیکھکر خواہ مخواہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جرِ ثقیل کا فن قدیم زمانہ مین موجود تھا - کیونکہ اسقدر بڑے بڑے پتھر اتنی بلندی پر جرِ ثقیل کے بغیر چڑہائے نہین جا سکتے اور اگر اس ایجاد کو زمانہ حال کے ساتھ مخصوص سمجھین تو جرِ ثقیل سے بھی بڑہکر کسی عجیب صنعت کا اعتراف کرنا پڑے گا -

تیسرا اہرام - ان منارون مین سے ایک جو سب سے چھوٹا ہے کسیقدر خراب ہو گیا ہے جسکی کیفیت یہ ہے کہ ۵۹۳ ہجری مین ملک العزیز (پسر سلطان صلاح الدین) نے بعض احمقون کی ترغیب سے اسکو ڈہانا چاہا - چنانچہ دربار کے چند معزز افسر اور بہت سے نقب زن اور سنگتراش اور مزدور اس کام پر مامور ہوئے - آٹھ مہینے تک برابر کام جاری رہا اور نہایت سخت کوششین عمل مین آئین ہزارون لاکھون روپے برباد کر دیے گیے - لیکن بجز اسکے کہ اوپر کی استرکاری خراب ہوئی یا کہین کہین سے ایک آدہ پتھر اُکھڑ گیا اور کچھہ نتیجہ نہین ہوا - مجبور ہو کر ملک العزیز نے یہ ارادہ چھوڑ دیا - [۱]

[۱] اس واقعہ کو عبد اللطیف بغدادی نے مصر کی تاریخ مین - افسوس کے ساتھہ درج کیا ہے - ۱۲

ابوالہول

اہرام کے قریب ایک بہت بڑا بت ہے جسکو یہان کے لوگ **ابوالہول** کہتے ہین اسکا سارا دہڑ زمین کے اندر ہے - گردن اور سر اور دونون ہاتھہ کھُلے ہوئے ہین - چہرہ پر کسی قسم کا سرخ روغن ملا ہے جسکی آب اسوقت تک قایم ہے - ان اعضا کی مناسبت سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ پورا قد ساٹھہ ستر گز سے کم نہوگا - باوجود اس غیر معمولی درازی کے تمام اعضا - ناک کان وغیرہ اس ترتیب اور مناسبت سے بنائے ہین کہ اعضا کے باہمی تناسب مین بال برابر کا فرق نہین - عبد اللطیف بغدادی سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ "آپ نے دنیا مین سب سے عجیب تر کیا چیز دیکھی" اُسنے کہا کہ "ابوالہول کے اعضا کا تناسب" کیونکہ عالم قدرت مین جس چیز کا نمونہ موجود نہین اسمین ایسا تناسب قایم رکہنا آدمی کا کام نہین -

قلعہ

قلعہ - یہ قلعہ سلطان صلاح الدین کے عہد کا ہے - قلعہ کی اصل عمارت مین نہین دیکھہ سکا - البتہ محمد علی پاشا کی مسجد دیکھی - بڑی شان و شوکت کی ہے - چہت اور دیوارون پر طلائی نقش و نگار ہین - تمام مسجد مین نہایت عمدہ ترکی قالین کا فرش ہے - مسجد کے قریب وہ عجیب و غریب کنوان ہے جسکو عوام نے چاہ یوسف اور زندان یوسف مشہور کر رکہا ہے - اور لوگ اُسکی زیارت کو جاتے ہین - چونکہ سلطان صلاح الدین کا اصل نام

چاہ یوسف

یوسف تہا اس لیے مجاورون کو عوام کے بہکانے کا اچھا ذریعہ ہاتھہ آگیا ہے لطف یہ ہے کہ اسمین ایک قبر بنا رکہی ہے اور اُسکو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر بتاتے ہین مجاور صاحب نے مجھکو بھی دہوکہ دینا چاہا اور جب مین نے کہا کہ حضرت یوسف یہان کہان تو برجستہ فرمایا کہ مجھکو سہو ہوا یہ اُس قیدی کی قبر ہے جو حضرت یوسف کے ساتھہ قید خانہ

مین داخل ہوا تھا اور اُن سے خواب کی تعبیر پوچھی تھی"۔

یہ کنوان درحقیقت عجیب و غریب ہے۔ اِسکے عمق کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ (۳۰۰) سیڑھیان اُترکر اسکی جگت ملتی ہے سیڑھیان بڑے کج وپیچ سے بنائی ہین اور راستہ اسقدر تاریک ہے کہ بغیر شمع کے کچھہ نظر نہین آسکتا۔ چنانچہ جو لوگ اُسکی سیر کو جاتے ہین مجاور۔ شمع لیکر اُنکے ساتھہ ہوتا ہے۔ جگت پر پہنچکر مین نے کنکری پھینکی تو دیر کے بعد اُسکی آواز آئی جس سے معلوم ہوا کہ پانی بہت فاصلہ پر ہے۔

انیتک خانہ یعنی عجائب خانہ۔ یہ عجائب خانہ محمد علی پاشا خدیو مصر نے ۱۸۳۵ء مین قایم کیا۔ شہر سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر سرکاری باغ ہے جو کئی میل لمبا چوڑا ہے عجائب خانہ اسی مین واقع ہے۔ اسمین بیشمار کمرے ہین اور نہایت خوبصورتی سے مرتب ہین۔ یہان حضرت عیسیٰؑ سے بہت پہلے کی یادگارین موجود ہین۔ تشتریان۔ پیالے مرتبان اور اِس قسم کے سیکڑون برتن ہین جو کئی کئی ہزار برس کے ہین۔ سب سے عجیب و غریب وہ لاشین ہین جن پر ہزارون برس گزر چکے اور اب تک اصلی ہیئت کے ساتھہ قایم ہین۔ انکو عربی مین مومیای اور انگریزی مین ممی کہتے ہین۔ قدیم مصریون کا دستور تھا کہ لکڑی یا پتھر کو کشتی کی وضع پر تراش کر اُسمین مردون کی لاشین رکھتے تھے۔ اور خالی جگہہ کو چونہ وغیرہ سے بھر کر اوپر کی سطح پر مردہ کی تصویر بنا دیتے تھے۔ لاشون مین ایک خاص قسم کا مصالح لگایا جاتا تھا جسکی وجہ سے بدن سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا تھا۔ اِس قسم کے بہت سے تابوت یہان موجود ہین اور انھی کو مومیای یا ممی کہتے ہین۔ اِن مین سے دو یا تین تابوت

ب خانہ

شین

کھُل گیے ہین - یعنی اوپر کا چونہ اور مصالحہ ہٹ گیا ہے اور اسوجہ سے تمام جسم صاف نظر آتا ہے - مین نے بہت غور سے اِن لاشون کو دیکھا - باوجود ہزارون برس گذرنے کے جسم پر بوسیدگی کا ذرا بھی اثر نہین - سر کے بال اور ناخن بدستور قایم ہین - انکو دیکھکر دل پر عجیب تاثیر ہوتی ہے اور درحقیقت ان سے بڑھکر عبرت کا مرقع اور کیا ہوگا؟ -

زندان یوسف

سجن یوسف - یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا قید خانہ - یہ وہی قید خانہ ہے جسکا ذکر قرآن مجید مین ہے اور جو حضرت یوسف عم کے جمال مبارک کی وجہ سے رشک ارم تھا - **شعر**

درچمن بود زلیخا و بحسرت می گفت	یاد زندان کہ در و انجمن آرائے ہست

علامہ مقریزی نے لکھا ہے کہ "صحیح روایات اور قرائن سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف جس قید خانے مین قید ہوے تھے وہ یہی مقام ہے" - مجھکو سخت افسوس ہے کہ مین اس عبرت انگیز اور متبرک مقام کی سیر نہ کرسکا - مین نے اِسکا تذکرہ صرف اسوجہ سے کردیا ہے کہ ہمارے ہموطنون مین سے خدا کسی کو یہان پہنچائے تو میری طرح اسکی زیارت سے محروم نہ رہے -

مساجد

اسلامی قدیمی یادگارین بھی یہان کثرت سے ہین - مسجدون کی تو کچھ انتہا نہین - سیکڑون بلکہ ہزارون ہین - اِن مین سب سے قدیم جامع عمرو بن العاص ہے جو حضرت **فاروق**رض کے عہد خلافت کی یادگار ہے - مشہد حسین عم ایک مسجد ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت امام حسین عم کا سر مبارک اسمین مدفون ہے - معلوم نہین کہ یہ روایت کہان تک صحیح ہے -

لیکن یہان کے عام لوگ اِسی بنا پر اِس مسجد کا نہایت احترام کرتے ہین - حکومت کی طرف سے بھی اسکے لیے بڑا اہتمام ہے - شاندار وسیع اور خوبصورت مسجد ہے - اسپر تکلف اور سازوسامان نے اور بھی اسکی رونق بڑہادی ہے - تمام مسجد مین ٹرکی قالین بچھا ہوا ہے اور غالباً بہت جلد جلد بدلا جاتا ہے - کیونکہ مین نے جب دیکھا تو کہنگی اور فرسودگی کا مطلق اثر نہ تھا -

سب سے زیادہ عجیب وغریب مسجد - سلطان حسن کی مسجد ہے جو قلعہ کے قریب ہے - اِس مسجد کی تعمیر مین متصل تین برس تک - بیس لاکھ درہم (پانچ ہزار رُپے) روزانہ صرف ہوئے ۷۵۷ھ مین اسکی تعمیر شروع ہوئی اور ۷۶۳ھ مین انجام کو پہنچی - اسکو مدرسۂ سلطان حسن بھی کہتے ہین کیونکہ اسکے چار طرف چار بڑے بڑے ایوان ہین جنمین ائمہ اربعہ کے فقہاء فقہ وحدیث کا درس دیتے تھے - مورخ مقریزی نے لکھا ہے کہ "تمام ممالک اسلام مین کوئی مذہبی عمارت اسکے مثل تعمیر نہین ہوئی" اگرچہ مین اس دعویٰ کو تسلیم نہین کرسکتا - لیکن اسمین شبہہ نہین کہ دنیا کی کوئی مسجد اسقدر بلند اور مرتفع نہین ہے - افسوس اور سخت افسوس ہے کہ ایسی عجیب وغریب یادگار بالکل ویران ہورہی ہے - رات کو اسمین چراغ تک نہین جلتا - اور دروازہ ہر وقت بند رہتا ہے - مین دروازہ کہلوا کر اندر گیا تو ہر طرف وحشت برستی تھی - اسلامی سلطنت مین ایسی عظیم الشان مسجد کی یہ بیقدری نہایت قابلِ تعجب ہے -

مزارات اور مشاہد بھی کثرت سے ہین اور اُنکے مصارف کے لیے بہت سے اوقاف

مزارات

ہین۔ حضرت زینبؑ (امام حسین علیہ السلام کی بہن) حضرت کلثومؑ۔ امام شافعیؒ۔ امام لیثؒ کے مقبرے بڑی شان وشوکت کے ہین۔ مین نے امام شافعیؒ کے مزار کی زیارت کی۔ اور مزارات کی زیارت کا بھی ارادہ تھا لیکن وہان پہنچکر جو حالت دیکھی اُس سے طبیعت کو وحشت ہوئی اور متاسف ہوکر واپس آیا۔ مصر والون نے ہفتہ کے خاص خاص دن قرار دے رکھے ہین جنمین اُنکے اعتقاد کے موافق حضرت زینبؑ و امام شافعیؒ وغیرہ کی روحین عالم بالا سے اپنے مزارات کیطرف متوجہ ہوتی ہین۔ اِن خاص دنون کو حضرۃ کہتے ہین اور جسکے حضرۃ کا جو دن ہوتا ہے اُس دن اُنکے مزار پر بڑی بھیڑ ہوتی ہے کثرت سے لوگ زیارت کو آتے ہین اور قبر کو بوسہ دیکر اپنی حاجتین اور مرادین مانگتے ہین۔ اُسوقت لوگون کی جو حالت ہوتی ہے اُسمین اور شرک و بت پرستی مین اگرکچھہ فرق ہے تو ایسا دقیق ہے کہ مجھہ جیسے ظاہر بین کو نظر نہین آسکتا تھا۔ مجھکو ہندوستان ہی کی قبر پرستی کا رونا تھا لیکن مصر پہنچکر تمام اسلامی دنیا کی نسبت یہ شعر یاد آیا ؎

زپاے تا بسرش ہر کجا کہ مے نگرم	کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

قدیم مدرسے

قدیم زمانہ کے مدرسے جنکا اجمالی ذکر مین نے گزشتہ تعلیم مین کیا ہے اب بھی موجود ہین لیکن ویران ہوتے جاتے ہین۔ راہ چلتے چلتے اتفاق سے ایک مدرسہ مین میرا گزر ہوا۔ اگرچہ وہ محض ایک معمولی مدرسہ تھا لیکن عمارت خوشنما اور بہت اونچی تھی۔ چارونطرف طالب علمون کے رہنے کے کمرے۔ بیچ مین وسیع صحن۔ صحن مین دو ایک کیاریان۔ اور کھجور کے چند درخت ہین۔ غرض اُسکی حالت سے اندازہ ہوتا تھا

کہ چھوٹے سے مدرسہ کا ویران ہونے پر یہ حال ہے تو بڑے بڑے مدرسے زیادہ پرشان
موزون اور خوبصورت رہے ہونگے۔

مطابع واخبارات

چونکہ مصر کی مطبوعہ کتابین تمام ہندوستان مین پہیلی ہوئی ہین اور عربی کتابون کے
چھاپنے اور پھیلانے مین مصر نے عام ناموری حاصل کی ہے اسلیے اِن مطبعون اور یہان کے
کتب فروشون کا مختصر تذکرہ بھی ضرور ہے۔

مطابع یہان نہایت کثرت سے ہین اور بعض بعض قابلِ تعریف ہین بالخصوص بلاق
کا سرکاری مطبع عظیم الشان مطبع ہے اور صحت وصفائی وخوبی کاغذ وعمدگی طبع کے لحاظ
سے اپنا آپ نظیر ہے۔ یہ مطبع ۱۸۲۲ء مین محمد علی پاشا کے حکم سے قائم ہوا اور اسوقت
اُسمین چار سو آدمی کام کرتے تھے۔ اب بھی نہایت رونق پر ہے۔ لیکن افسوس اور سخت
افسوس ہے کہ ملک کے مذاق کے خراب ہونے کی وجہ سے عمدہ اور نادر المضمون کتابین
کم چھپتی ہین۔ کتب خانہ خدیویہ مین جو نایاب قلمی کتابین موجود ہین انمین سے اگر سو
دو سو کتابین بھی چھاپ دیجائین تو دنیا معلومات مفیدہ سے مالامال ہوجاے۔ مین نے
بعض روشنضمیر مطبع والون سے اِس باب مین گفتگو کی۔ اُنہون نے جواب دیا کہ اِس
قسم کی کتابین عام پسند نہین۔ عام پسند کتابین البتہ بار بار چھپتی ہین اور بک جاتی ہین۔
مثال کے طور پر اُنہون نے کہا کہ کتاب الخراج قاضی ابو یوسف جو آٹھ دس برس پہلے
چھپی تھی اسکی جلدین آج تک نہین نکلین۔ افسوس اور شرم کی بات یہ ہے کہ کتب خانہ

خدیویہ کی نادر کتابین یورپ جاکر چھپتی ہین اور وہان سے شائع ہوتی ہین۔ سید عبدالواحد طوبی ایک مشہور تاجر ہین۔ یورپ والون نے اُن سے معاملہ کر رکھا ہے وہ انکے حسب فرمائش کتابونکی نقلین لکھوا کر یورپ کو بھیجتے ہین چنانچہ سید عبدالواحد نے مجھکو تین چار کتابون کے قلمی اجزاء دکھلائے جو اُنھون نے یورپ بھیجنے کیلیے نقل کرائے تھے۔

البتہ مصر کا یہ احسان ہے کہ کتابین نہایت ارزان ہین جسکی وجہ سے انکا نفع بہت عام ہے مین نے بہت سی کتابین خریدین جو نولکشوری مطبوعات سے بھی کم قیمت تھین جن لوگون کو مصر کی کتابین مطلوب ہین اُنکو چاہیئے کہ براہ راست مصر سے منگوائین۔ بمبئی سے نہ منگوائین جہان کے تاجر چوگنے نفع پر بھی قناعت نہین کرتے۔ مصر کی کتابون کے لیے سید عبدالواحد طوبی سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ انکا پتہ یہ ہے۔ مصر۔ قاہرہ قریب الجامع الازہر۔ رُپئے منی آرڈر کے ذریعے سے بے تکلف بھیجے جاسکتے ہین۔

اخبارات

اخبارات جو عربی زبان مین نکلتے ہین تیس سے اوپر ہین۔ انمین **المؤید۔ المقطم التقدم۔ اہرام**۔ زیادہ نامآور ہین۔ انکے علاوہ ۲۵۔ ۳۰ اخبارات اور رسالے فرنچ اور انگریزی زبان مین نکلتے ہین۔

انگریزی گورنمنٹ کی بدولت یہان کے اخبارون کو آزادی حاصل ہے۔ اسلیے یہ اخبارات ہر قسم کے ملکی معاملات پر نہایت آزادی سے لکھتے ہین اور خوب لکھتے ہین۔ چونکہ عربی زبان مین پالیٹکس پر بہت کم کتابین لکھی گئی ہین اور ہمارے ہندوستان کے علما اِس قسم کے مضامین پر چار سطرین بھی نہین لکھ سکتے اسیلیے بعض بزرگون کا خیال تھا کہ

پالیٹکس کے خیالات اِس زبان مین پوری طرح ادا ہی نہین ہوسکتے لیکن مصر کے اخبارات نے اس خیال کو قطعاً باطل کردیا ہے۔

ماہوار رسالے بھی متعدد ہین اور بعض بعض بڑی بڑی قابلیت سے شائع ہوتے ہین۔ انمین سے **مقتطف** اور **الہلال** زیادہ کامیاب ہین۔ الہلال ہمارے **لجنۃ الادب**[1] مین آتا ہے۔ آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ہے۔ مین سفارش کرتا ہون کہ اور ارباب ذوق بھی اسکی خریداری فرمائین اور فائدہ اُٹھائین۔

تھیئٹر

تھیئٹر یہان دو تین ہین۔ ایک سرکاری ہے جو خدیو اسمعیل پاشا کے عہد مین تعمیر ہوا تھا۔ یہ بڑے تکلف اور شان و شوکت کا ہے۔ لیکن اس زمانہ مین بند تھا اسلیے مین اسکی سیر نہ کرسکا۔ ایک اور تھیئٹر ہے جو کسی عیسائی کمپنی کا ہے۔ مین نے ایک دفعہ اسکی سیر کی۔ پردے اور ساز و سامان اچھے ہین۔ تماشہ یہ تھا کہ نیوبیا (یا) یونان (مقام خوب یاد نہین) کی ملکہ اور قیصر روم مین حدود مملکت کے متعلق جھگڑا ہے۔ قیصر نے ملکہ سے بعض نئے ممالک طلب کیے۔ ملکہ نے انکار کیا۔ اسپر دو تین بار رد و بدل ہوئی یہان تک کہ جنگ

---

[1] یہ ایک انجمن ہے جو ہمارے مدرسۃ العلوم مین ڈیڑھ سال سے قائم ہے۔ ہر مہینہ مین اسکے تین چار اجلاس بحث طلب مضامین پر ہوتے ہین۔ اور جسقدر تقریرین اور اسپیچین کی جاتی ہین۔ عربی زبان مین کی جاتی ہین۔ بلکہ اسکی تمام کارروائی عربی ہی زبان مین ہوتی ہے۔ شاید تمام ہندوستان مین اس قسم کی یہ پہلی مجلس ہے۔ ہمارے قدیم مدارس عربیہ کو اس انجمن کی تقلید کرنی چاہیے۔ ۱۲

چھڑگئی اور بڑا معرکہ ہوا - عورت جو ملکہ بنی تھی اُسکا لباس بالکل یورپین تھا - کمر مین ننگی تلوار تھی اور نہایت زیب دیتی تھی - ایکٹ بھی اُسنے خوب ادا کیا تھا - قاصد سے **قیصر** کا پیغام سُنکر - اُسکا تڑپ کر اُٹھنا - تلوار کو جنبش دینی - اور پُرغیظ لہجہ مین یہ الفاظ کہنے کیف نرضیٰ بھذا الذُّلِ والھوان - ساتھہ ہی عرب جاہلیۃ کے چند فخر آمیز اشعار کا پڑہنا - واقعی عجیب اثر پیدا کرتا تھا - اشعار اُسنے گائے نہین تھے بلکہ غیظ اور ادعّا کے لہجہ مین ادا کیے تھے - لڑائی کے وقت دونون فوجین ہاتھونمین تلوارین لیکر دست بدست لڑین - تلوارون کے وار - صاف نظر آتے تھے اور جو لوگ زخمی ہو ہو کر گرتے تھے اُن کی لڑکھڑاہٹ - اور بے اختیار زمین پر گرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ واقعی زخمی ہو کر گرتے ہین سب سے زیادہ مجھکو جو چیز پسند آئی وہ یہ تھی کہ اخیر مین سب نے **خدیو** کی سلامتی کا گیت گایا پورا گیت یاد نہین مگر یہ الفاظ ضرور تھے - اَلعیش تم - والنفع عم - مَن الخدیو المحترم اسیطرح اور متعدد ہم قافیہ الفاظ تھے - ہر ہر فقرہ پر آواز کا چڑہاؤ اُتار - عربی لہجہ کے ساتھہ نغمہ طرازی - اصولِ موسیقی کا لحاظ اور سب سے بڑہکر یہ خیال کہ اس جوش سے خدیو کی سلامتی کا راگ گانے والے سب عیسائی ہین میرے دل پر عجیب اثر کرتا تھا -

تھیٹر - ہندوستان کا ہو - خواہ عرب اور مصر کا - میرے نزدیک اِسکی شرکت وقار و شائستگی کے خلاف ہے - لیکن اسلامی سلطنت کی ہر چیز عزیز معلوم ہوتی تھی - **شعر**

اُس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل	مین کوچۂ رقیب مین بھی سر کے بل گیا

کلب اور انجمنین

انجمنین۔ انجمنین یہان کثرت سے ہین اور انکے مختلف مقاصد ہین۔ ۹ خیراتی ہین جنکا مقصد غریبون کی امداد و اعانت ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ انمین ایک بھی مسلمانونکی نہین۔ علمی انجمنین بھی متعدد ہین۔ جنمین جمعیۃ العلماء المصریۃ جو ۱۸۵۹ء مین قائم ہوئی اور المجمع العلمی الجغرافی جسکو خدیو اسمعیل پاشا نے ۱۸۷۵ء مین قایم کیا[۱] زیادہ ناموار اور فائدہ رسان ہین۔ ڈیبیٹنگ کلب یعنی مناظرہ کی مجلسین نہایت کثرت سے ہین اور انکی وجہ سے مصریون نے لکچر و اسپیچ کے فن مین بہت ترقی کی ہے۔ ایک مجلس مین مین خود شریک ہوا۔ صدر کی جانب ایک بلند چبوترہ تھا جسپر صدر انجمن اور سکرٹری کی کرسیان بچھی تھین۔ عام حاضرین بنچون پر تشریف فرما تھے۔ میرے سامنے چار پانچ شخصون نے گفتگو کی۔ انکی تقریرین ایسی برجستہ پرزور اور فصیح تھین کہ مجھپر ایک حیرت سی طاری تھی۔ تعجب یہ ہے کہ مصریون کی عام بول چال نحو کے لحاظ سے محض غلط بلکہ بے معنی ہوتی ہے۔ لیکن اس قسم کے موقعون پر نہایت شستہ عربی بولتے ہین اور تکلف و آورد کا نام نہین ہوتا۔ اس قسم کی مجلسون اور اخبارات کی آزادی کی وجہ سے مصریون مین جو عام زندہ دلی۔ آزادی خیالات۔ جرأت اور حوصلہ مندی پیدا ہوگئی ہے۔ ترکی ممالک بلکہ کل موجودہ اسلامی

---

[۱] اس انجمن نے جغرافیہ کے متعلق نہایت نادر تحقیقات اور معلومات فراہم کین جو مستقل رسالہ کی صورت مین چھپکر شائع ہوئی ہین۔ اس انجمن کا ایک خاص مکان اور کتب خانہ اور دیگر لوازمات ہین۔

حکومتون مین اسکا پرتو ابتک نہین۔

مولدنبوی

مولدنبویؐ

مصر والون کو حقیقت مین اس بات پر ناز کرنا چاہیئے کہ مولد کے اصل معنی اگر سمجھے تو انھی نے سمجھے۔ یہان مولد کا طریقہ یہ ہے کہ شہر سے باہر ایک وسیع خطہ زمین ہے جسکو ایک معزز خاتون نے اسی کام کے لیے وقف کر دیا ہے۔ اس میدان مین تین طرف۔ نہایت ترتیب اور سلیقہ سے خیمے اور شامیانے نصب ہوتے ہین اور بیچ کی زمین بطور صحن کے چھوڑ دیجاتی ہے۔ صحن بالکل دائرہ کی ہیئت مین ہوتا ہی اور اسکے ہر چہار طرف سُرخ جھنڈیان کھڑی کیجاتی ہین۔ خیمے اور شامیانے چونکہ عموماً پاشاؤن اور امرا کے ہوتے ہین نہایت تکلف اور نفاست سے آراستہ کیے جاتے ہین۔ ہر پاشا اور امیر۔ اپنا خیمہ جداگانہ طرز سے آراستہ کرتا ہے۔ جھاڑ و فانوس کی روشنی ہوتی ہے اور کثرت سے ہوتی ہے۔ ہر خیمہ مین شربت یا چاے یا اور کوئی اس قسم کی چیز ہر وقت مہیا رہتی ہے جسوقت کوئی شخص اگرچہ وہ عام تماشائی ہو خیمہ مین داخل ہوتا ہی فوراً چاے یا شربت سے اسکی تواضع کیجاتی ہے۔

خدیو کا خیمہ جسمین اُنکی طرف سے اُنکا نایب شریک ہوتا ہے سُرخ ہوتا ہے اور نہایت پُرشان و پُررونق ہوتا ہے۔ ہر خیمہ مین خاص خاص گروہ کے فقرا اور صوفیہ جمع ہوتے ہین اور اپنے اپنے طریقہ کے موافق ذکر کرتے ہین۔ ذکر کا طریقہ ہندوستان کے فقرا سے بالکل جدا ہے۔ سب لوگ حلقہ باندھ کر کھڑے ہوتے ہین اور ذکر کے خاص الفاظ

ایک ساتھہ بلند آواز سے کہتے جاتے ہین - اِن الفاظ کے ساتھہ رکوع کے قریب جہک کر کمر اور گردن کو عجیب طور پر حرکت دیتے ہین - اگر کوئی شخص دور سے دیکھے تو اسکو ورزش کا دہوکا ہو - درویشان رقاص کا طریقہ اور بھی عجیب ہے اور سچ یہ ہے کہ فقر و تصوف کی تضحیک و توہین ہے - اِن لوگون کا لباس ایک خاص وضع کا ہوتا ہے - پوری ہیئت تو خیال مین نہین - لیکن اسقدر یاد ہے کہ نیچا جامہ اور کمر مین سبز پٹکا ہوتا ہے - یہ لوگ صف باندہ کر بیٹھتے ہین اور انمین جو شخص ذکر کرنا چاہتا ہے وہ وسط محفل مین جاکر ناچنا شروع کرتا ہے - لوگون کا بیان ہے کہ ناچ کے تمام اصول ادا کیے جاتے ہین - لیکن مین نے جو دیکھا اسیقدر تھا کہ وہ شخص ایک جگہہ کہڑا ہو کر پھرکی کی طرح چکّر لگاتا تھا قریباً ایک گھنٹہ تک اسیطرح ناچتا رہا - لیکن ہاتھہ یا اور کسی عضو کو حرکت نہین ہوتی تھی - ایک اور گروہ تھا جسکا طریقہ کسیقدر اِس سے مختلف تھا - اِن لوگون کے جامے اونچے اور زیادہ گھیر دار تھے قریباً جسطرح لہنگا ہوتا ہے - ناچنے کے وقت یہ لوگ دونون ہاتھہ پھیلا کر ناچتے تھے -

مجھکو سخت افسوس ہوا کہ اس بیہودہ طریقہ کو یہ لوگ عبادت سمجھتے ہین اور بہت سے لوگون کا اعتقاد ہے کہ یہ لوگ غوث - قطب - ابدال اوتاد کے رتبہ تک ترقی کرتے ہین ع وللناس فیما یعشقون مذاهب -

درویشان رقاص کا ذکر ضمناً آگیا تھا - اب مین اصل واقعہ یعنی مولد کی کیفیت کی طرف رجوع کرتا ہون پہلی تاریخ سے یہ اجماع شروع ہوتا ہے اور روز بروز بڑہتا جاتا ہے - یہانتک کہ بارہوین کی شب کو اسقدر ہجوم ہوتا ہے کہ کشمکش سے جگہہ نہین ملتی - صبح کو سب لوگ

خصوصاً نائب الحکومۃ - قاضی - مفتی - شیخ الازہر - مشہد حسین مین جمع ہوتے ہین اور ایک عالم - آنحضرت کی ولادت کے حالات پڑھتا ہے - ولادت کے ذکر کے وقت معمول کے موافق قیام ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد مجلس ختم ہوجاتی ہے جسکے ساتھ مولد کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے -

مولد کا یہ طریقہ اس لحاظ سے مجھکو بہت پسند آیا کہ آنحضرت کی ولادت پر جس جوش اور مسرت کا اظہار ہونا چاہیئے وہ اسی طریقہ سے ہونا چاہیئے - چھوٹی چھوٹی مجلسون مین یہ اجماع - شان وشوکت - سروسامان - کہان ؟ - لیکن دو تین باتین قابل اعتراض ہین - اوّل یہ کہ گیارہوین اور بارہوین کو آتشبازی ہوتی ہے اور یہ امر ایسی مقدس رسم کے شایان نہین دوسرے یہ کہ لوگون کا اجتماع دیکھکر اسی مجمع کے قریب سڑکون پر تھیئٹر وغیرہ قایم ہوجاتے ہین - حکومت کو چاہیئے کہ انکو قطعاً روک دے -

اہلِ کمال اور مفید تصنیفات

اہلِ کمال

قسطنطنیہ کی طرح یہان بھی علما اور مصنفین کے دو گروہ ہین اور دونون کا مذاق بالکل الگ الگ ہے - ازہر کے شیوخ اور تلامذہ مین سے بعض بعض اپنے فن یعنی نحو وفقہ مین کامل خیال کیے جاتے ہین لیکن اُنکے کمال کا تمام تر مدار صرف جزئیات کے حفظ پر ہے جسمین تحقیق واجتہاد کا شایبہ نہین - خود شیخ ازہر جنکو امام الفن کہا جاتا ہے کسی فن مین اُنکی کوئی محققانہ تصنیف نہین - نئی تعلیم نے بھی اگرچہ ابتک کوئی بڑا صاحبِ کمال نہین پیدا کیا

لیکن اُسمین تحقیق واجتہاد کی جہلک پائی جاتی ہے اور تصنیفات مین یورپ کا انداز ہے مین ان دونون گروہون مین سے بعض مشاہیر کا حال لکھتا ہون۔

علی پاشا مبارک

علی پاشا مبارک۔

مصر کی سر رشتہ تعلیم مین جو کچہہ اصلاح وترقی ہوئی ہے۔ انہی کی بدولت ہوئی ہے۔ سولہ برس کی عمر تھی کہ یہ ۱۲۵۵ ہجری مین مدرسہ ہندسہ خانہ مین داخل ہوئے ۱۲۶۱ھ مین محمد علی پاشا کے بیٹون کے ساتھہ فرانس کا سفر کیا اور کئی برس وہان رہکر متعدد ڈگریان حاصل کین ۱۲۸۵ ہجری مین انکو دفتر مدارس اور نظارت اوقاف کی خدمت سپرد ہوئی۔ اسی زمانہ مین انہون نے بہت سے علمی کام کیے۔ خانگی مکاتب کی اصلاح کی۔ اضلاع مین صدر مدارس قایم کیے۔ دار العلوم کی بنیاد ڈالی۔ کتب خانہ خدیویہ قایم کیا۔ ۱۲۸۵ ہجری مین ڈائرکٹر تعلیم مقرر ہوئے۔ اور تعلیم کو نہایت ترقی دی۔ خود بھی صاحب تصنیف وتالیف ہین۔ مقریزی کے خطط وآثار کا نہایت عمدہ تکملہ لکھا ہے۔ شہنشاہ فرانس اور شاہ اسٹریا نے انکو اعزاز کے تمغے بھیجے۔ مین انکی ملاقات کا بہت شائق تھا لیکن بدقسمتی سے اس زمانہ مین خدیو کے ساتھہ اسکندریہ چلے گیے تھے۔ تین چار مہینے ہوئے۔ انہون نے انتقال کیا۔ اِنکے جنازہ مین تمام اعیان سلطنت شریک تھے۔ حال مین اِنکی سوانح عمری لکھی گئی اور شائع ہوئی ہے۔

علی پاشا ابراہیم

علی پاشا ابراہیم۔

یہ نہایت روشن ضمیر تعلیم یافتہ شخص ہے۔ ۱۲۶۰ ہجری مین تعلیم کی غرض سے فرانس

گیا اور پانچ برس رہکر نہایت اعلی درجہ کی ڈگری حاصل کی ۱۲۹۶ھ مین ڈائرکٹر تعلیم مقرر ہوا معلمین کے مدارس اوّل اسی نے قایم کیے۔ سلطنت فرانس نے اسکو افیسر کے درجہ کا تمغہ بھیجا جو مشہور اہلِ کمال کے سوا کسی کو نہین دیا جاتا۔

امین بک فکری

امین بک فکری

ہائی کورٹ کے جج ہین۔ فرانس مین تعلیم پائی ہے۔ سویڈن مین جو اورنٹیل کانفرنس منعقد ہوئی تھی اسمین سلطنت مصر کی طرف سے وکیل مقرر ہوکر گیے تھے۔ چنانچہ حالات سفر مین ایک کتاب لکھی ہے جسکے دیکھنے سے انکی قوت تحریر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کی قیمت آٹھہ روپیہ ہے اور واقعی قابلِ سیر کتاب ہے۔

احمد زکی

احمد زکی

محکمہ ترجمہ کے سکرٹری ہین۔ فرنچ نہایت عمدہ جانتے ہین۔ غلامی کے مسئلہ پر ایک رسالہ فرنچ مین لکھا تہا جو نہایت مقبول ہوا اور فرانس کے مشہور اخبارات اور ارباب تصنیف نے اسپر آرٹکل اور ریویو لکھے۔ چنانچہ اصل رسالہ معہ ریویو وغیرہ کے عربی مین ترجمہ ہوکر چہپا ہے جسکا نام الرق فی الاسلام ہے۔ انکی اور بھی مفید تصنیفات ہین۔ لندن مین جو اخیر اورنٹیل کانفرنس منعقد ہوئی تھی اسمین یہ وکیل مقرر ہوکر گیے تھے۔

شیخ محمد عبدہ

شیخ محمد عبدہ

پرانے تعلیم یافتہ ہین۔ فن ادب مین تمام مصر و شام انکو استاد الفن تسلیم کرتا ہے۔ مقامات بدیع کی شرح نہایت قابلیت سے لکھی ہے۔ روشنضمیری کے ساتھہ نئے مذاق

سے آشنا ہین جسکا سبب سید جمال الدین افغانی کا فیض صحبت ہے۔ سید موصوف کے ایک
رسالہ کا عربی مین ترجمہ کیا ہے اور اُسکے دیباچہ مین مختصر طور پر اُنکی سوانح عمری لکھی ہے۔ مین
اُسکے بعض فقرے اس مقام پر لکھتا ہون جس سے شیخ موصوف کی مہارت فن اور زور
تحریر کا اندازہ ہوگا۔ ہمارے ملک مین جو لوگ فن ادب کو لیے بیٹھے ہین انکو اس طرز کی
تقلید کرنی چاہیے اور واقعات نگاری کا یہ اسلوب اختیار کرنا چاہیے۔ جہان سید موصوف
(جمال الدین افغانی) کے حلیہ اور اخلاق و اوصاف کا ذکر آگیا ہے۔ وہان لکھا ہے اما خلقہ فیمثل
لناظرہ عربیا محضا۔ ربعۃ فی طولہ وسط فی بنیتہ۔ قمحی فی لونہ عصبی دموی فی مزاجہ۔
عظیم الراس فی اعتدال۔ عریض الجبہۃ فی تناسب۔ واسع العینین۔ ضخم الوجنات
رحب الصدر۔ ھش بش عند اللقاء۔ اما اخلاقہ فسلامۃ القلب سائدۃ فی
صفاتہ ولہ حلم عظیم یسع ماشاء اللہ ان یسع الی ان یدنو منہ احد یمس شرفہ او دینہ
فینقلب الحلم الی غضب فبینما ھو حلیم اواب اذا ھو اسد وثاب۔ وھو کریم یبذل
ما بیدہ قوی الاعتماد علی اللہ لا یبالی ما تاتی بہ صروف الدھر۔ سھل لمن لاینہ
صعب علی من خاشنہ۔ ولہ سلطۃ علی دقایق المعانی وتحدیدھا و ابرازھا
فی صورتھا اللائقۃ لھا کان کل معنی قد خلق لہ۔ کل موضوع یلقی الیہ یدخل
للبحث فیہ کانہ صنع یدیہ فیاتی علی اطرافہ ویحیط بجمیع اکنافہ۔

مین ان سے ملا تھا دیر تک لطف کی صحبت رہی۔ ازہر کی ابتری تعلیم پر افسوس
کرتے تھے لیکن اسکے ساتھ نئی تعلیم کے بھی سخت شاکی تھے اور کہتے تھے کہ ھولاء اضل

سبیلا- افسوس ہے کہ گورنمنٹ مصر نے اِن کو عہدہ قضا پر مامور کیا ہے وہ سررشتۂ تعلیم کے لیے زیادہ موزون تھے چنانچہ خود بھی اِسکا افسوس کرتے تھے -

شیخ حمزہ فتح اللہ

شیخ حمزہ فتح اللہ-

پُرانے تعلیم یافتہ اور پُرانے خیالات کے آدمی ہین - فن ادب کے بہت بڑے اُستاد ہین - دار العلوم مین ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا ہے انھی کا انتخاب ہے - سررشتہ تعلیم کے انسپکٹر ہین - سویڈن کی اورنٹیل کانفرنس مین مصری سفارت کے ساتھہ ممبر مقرر ہو کر گیے تھے اور کانفرنس مین عورتون کے حقوق کے متعلق ایک رسالہ پیش کیا تھا جکا نام حقوق النساء فی الاسلام ہے - یہ رسالہ سرکاری مطبع مین چھاپا گیا ہے - اگرچہ اصل موضوع پر بہت کم لکھا ہے اور جسقدر لکھا ہے وہ بھی مولویانہ لکھا ہے تاہم عبارت نہایت اُستادانہ بلند اور پُر زور ہے -

مجھہ سے اِن سے نظارۃ المعارف کے دفتر مین ملاقات ہوئی - دیر تک علمی تذکرے رہے - رسالۂ مذکور کی پانچ جلدین تحفہ کے طور پر عنایت کین - کچہری سے اُٹھکر اپنے مکان پر لوا گیے اور اصرار کر کے کھانا کھلایا - کھانا نہایت سادہ - یعنی خشک روٹی اور کھجورین تھین - چونکہ وہ عربی زبان کے اُستاد ہین اور عرب کے ساتھہ انکو خاص محبت اور لگاؤ ہے انکا سادہ عربی کھانا ایک اثر پیدا کرتا تھا -

لطیفہ - مین اور شیخ موصوف کھانا کھا رہے تھے کہ قریب سے ہیجون ہیجون

کی آوازآئی - مین حیران تہا کہ یہ انکرالاصوات کہان سے آتی ہے - دیکہا تو ایک حجرے مین گدہا بندہا ہے - معلوم ہوا کہ یہان گہر مین گدہا باندہنا معیوب نہین - اگرچہ مین بازار مین اکثر لوگون کو حتی کہ انگریزونکو گدہے پر سوار پہرتے ہوئے دیکہہ چکا تہا بلکہ خود بہی دو ایکبار یہ شرف حاصل کرچکا تہا - تاہم مجہکو یہ توقع نہ تہی کہ یہان آدمیون کے ہان گہوڑون کی طرح گدہون کا بہی اصطبل خانہ ہوتا ہے -

سفر کا خاتمہ اور عربون کے فیاضانہ اخلاق

مصر کی روانگی کے ساتہہ گویا میرے سفر کا بہی خاتمہ ہوگیا - کیونکہ اسکے بعد نہ کوئی نئی آبادی دیکہی نہ کوئی جدید واقعہ پیش آیا - مین نے سفر کا تمام زمانہ (خلاف توقع) نہایت لطف - آرام - دلچسپی اور اطمینان کے ساتہہ بسر کیا - لیکن اس موقع پر یہ بتانا میرا فرض ہے کہ یہ لطف و آرام مجہکو کیون نصیب ہوا؟ اور کن لوگون کی وجہ سے ہوا؟ - ان سوالون کا صرف ایک جواب ہے یعنی عربون[۱] اور ترکون کے فیاضانہ اخلاق - حقیقت یہ ہے کہ اگر عربون کی کریم الاخلاقی سے مجہکو سابقہ نہ پڑتا تو سفر کی دلچسپیون کا کیا ذکر ہے زندگی دوبہر ہوجاتی - یہ ظاہر ہے کہ کسی شہر مین جاکر رہنا - کہانا پینا - ملنا جلنا - خرید فروخت - سیر و تماشا - حالات کی تحقیق و جستجو - دریافت طلب امور کی تلاش - غرض تمام باتین زبان

عربون کے فیاضانہ اخلاق

---

[۱] شام و مصر کے اکثر مسلمان عرب کی نسل سے ہین - اسوجہ سے مین تمام شامیون اور مصریونکو بلحاظ اختصار عرب سے تعبیر کرتا ہون -

کے جاننے پر موقوف ہین اور ہین ترکی زبان سے بالکل ناواقف - عربی زبان جسقدر
جانتا تہا وہ بھی بیکار یا قریب قریب بیکار تھی - اسقدر دولتمند بھی نہ تھا کہ بیدریغ روپیون کے
صرف سے اس کمی کا تدارک کر سکتا - ایسی حالت مین چھہ مہینے کا زمانہ اس لطف و آرام
سے بسر کرنا گویا مین وطن ہی مین تہا صرف ترکون اور خاصکر عربون کی عنایت تھی -
ترجمانی یہ کرتے تھے - بازار سے چیزین یہ لا دیا کرتے تھے - لوگون سے تعارف یہ
کراتے تھے - قابل سیر مقامات مین رہبر یہ بنتے تھے - دل لگی کی صحبتون مین شریک
یہ ہوتے تھے - غرض کوئی ایسا کام اور ایسی ضرورت نہ تھی جسکے یہ کفیل نہ تھے - اور لطف
یہ کہ بے غرض - بے سبب - صرف مہمان پرستی اور غریب نوازی کے لحاظ سے - تمام
وہ جزئی واقعات جنمین مجھکو ان لوگون کی فیاضانہ اخلاق کا تجربہ ہوا اُن کا بیان کرنا ناممکن
ہے - نمونہ کے طور پر دو تین واقعے لکھتا ہون شیخ عبدالفتاح - شیخ علی ظبیان
خوجی آفندی - عبدالباسط آفندی شیخ عبدالحلیم آفندی - عبدالسلام آفندی - کی فیاضیون
کے واقعات جنکو مین پہلے لکھہ آیا ہون اس موقع پر ایک بار اور پڑہ لینا چاہیے -

جس زمانہ مین مین قسطنطینیہ مین مقیم تہا - عبدالسلام آفندی کے برادر عم زاد شاکر آفندی -
مقدمہ کی ضرورت سے قسطنطینیہ مین آئے - عبدالسلام آفندی نے انکو اپنے پاس
ٹھہرانا چاہا - لیکن اُنکے کمرہ مین جگہہ نہ تھی - مجھسے کہا کہ تم اپنے ساتھ ٹھہرالو - مین نے
انکی خاطر سے گوارا کیا - میری روانگی کا زمانہ قریب آیا تو اُنھون نے کہا کہ مین بھی آمادہ سفر
ہون - ساتھہ ہوتا تو خوب تہا لیکن اسوقت میرے پاس رُپے نہین - گھر سے کچھہ رُپے

منگوائے ہین اُنکے آنے کا انتظار ہے۔ چونکہ وہ خاص بیت المقدس کے رہنے والے تھے مجھکو خیال ہوا کہ انکی وجہ سے آسایش و آرام کے علاوہ بیت المقدس مین مجھکو ہر ایک چیز کی تحقیق و اطلاع مین بہت مدد ملے گی۔ مین نے اُن سے کہا کہ رُپے مجھسے لے لیجیے وہان چلکر ادا کر دیجیے گا۔ اُنہون نے انکار کیا۔ اور باوجود اصرار کے کسیطرح رضامند نہوتے تھے۔ لیکن مین نے اسقدر مجبور کیا کہ وہ انکار نہ کر سکے اور مین نے اُسیوقت ما۸ رُپئے اُنکو حوالہ کیے۔ عبد السلام آفندی اُسوقت مکان پر نہ تھے۔ شام کو باہر سے آئے تو بات بات مین یہ تذکرہ آیا اُنہون نے یہ واقعہ سُنکر سر پیٹ لیا اور نہایت پریشان ہوئے۔ بار بار کہتے کہتے تھے کہ شو فعلت۔ شو فعلت۔ یعنی تم نے یہ کیا غضب کیا؟ شاکر گو میرا بھائی ہے لیکن نہایت آوارہ ہے اور اسنے تم سے فریب دیکر رُپے لیے، لطف یہ کہ رُپے تو میرے معرض خطر مین تھے لیکن عبد السلام آفندی کو مجھہ سے بڑھکر اضطراب تھا۔ شاکر آفندی گھر مین آئے تو عبد السلام آفندی نے اُنکو سخت ملامت کی اور اُن سے وستاویز لکھوا کر اُسپر اپنی اور ایک اور شخص کی گواہی لکھی۔ مجھکو الگ لیجا کر کہا کہ قومی بدنامی کا معاملہ ہے۔ اسلیے مجھکو اپنے بھائی کی پردہ دری کرنی پڑتی ہے۔ یہ لڑکا (شاکر) آوارہ مزاج اور بد معاملہ ہے۔ اِسکی کوئی ذاتی جاید اد بھی نہین۔ اسکا چچا عبد الرزاق اسکا کفیل ہے۔ یہ وستاویز انہی کو حوالہ کرنا وہ تمکو رُپے دیدینگے۔

غرض دوسرے دن شاکر اور مین ساتھہ جہاز پر سوار ہوئے۔ سمرنا مین پہنچے تو شاکر کے نام اُنکے وکیل کا تار آیا کہ فوراً واپس آؤ۔ شاکر نے مجھسے کہا کہ مین تمکو چھوڑ کر کیونکر جا سکتا ہون

مین نے انکار روکنا مناسب نہ سمجھا اور بخوشی بلکہ باصرار انکو واپس بھیجا۔ بیت المقدس پہنچکر
مین سید یا عبدالرزاق کے پاس گیا اور مجھکو اس موقع پر مجبوری اور افسوس کے ساتھ کہنا
پڑتا ہے کہ انہون نے میرے ساتھ سخت بد اخلاقی کی۔ اسکی شکایت نہین کہ روپے نہین
دیے۔ تعجب یہ ہے کہ کج اخلاقی سے پیش آئے دوسرے دن مین نے مفتی صاحب
(جنکا ذکر اوپر گزر چکا ہے) کے پاس جاکر اُن سے سارا قصّہ کہا اور دستاویز دکھلائی۔
مفتی صاحب نے عبدالرزاق کے پاس آدمی بھیجا۔ اُنہون نے کہلا بھیجا کہ "اسوقت میرے
پاس روپیہ نہین۔ دو چار دن کے بعد البتہ ادا کرسکتا ہون"۔ مفتی صاحب کو چونکہ اطمینان
تہا وہ یہ کہکر چُپ ہو رہے کہ روپے ضرور ملجائینگے۔ لیکن اور لوگ جو وہان موجود تھے اور
عبدالرزاق کے خاندان کے ممبر تھے سخت برہم ہوتے تھے اور غصّہ مین آکر کہتے تھے
"واللہ یبیع لحیتہ ویودّی یعنی وہ اپنی ڈاڑہی بیچے اور روپے ادا کرے"۔

دوسرے دن مین مفتی صاحب کے پاس گیا تو اُنہون نے پوری رقم یعنی دو سو روپے
اپنے پاس سے دیے۔ مین نے کہا "آپ اپنی جیب سے دیتے ہین تو مین لینا نہین
چاہتا"۔ فرمایا کہ "نہین۔ عبدالرزاق نے مجھپر حوالہ کردیا ہے۔ لیکن اگر وہ نہ بھی دیتے اور
میرے پاس روپے بھی نہوتے تو مین اپنا یہ جبہ بیچکر دیتا"۔ باوجود اسکے مفتی صاحب
اور تمام حاضرین کو سخت ندامت تھی۔ وہ لوگ مجھسے نہایت الحاح سے معذرت
کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے کہ "ہماری آنکھ تم سے برابر نہین ہوتی"۔ مین جب رخصت
ہوکر چلا تو مفتی صاحب نے کچھ دور تک مشایعت کی اور کہا کہ المرجوّ منکم ان تسترواعیوبنا

فانہ من شیم الکرام - یعنی مجھکو امید ہے کہ آپ ہمارے عیب پر پردہ ڈالین گے کیونکہ شرفا کا کام پردہ پوشی ہے"۔ مفتی صاحب اور انکے ہمنشینون کو عبد الرزاق کے برتاؤ پر جو ندامت تھی اور جس طرح وہ بار بار مجھسے معافی چاہتے تھے - اُسکا اثر اب تک مین اپنے دل مین پاتا ہون -

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ - اسکندریہ پہنچکر (جیسا کہ مین اوپر لکھہ آیا ہون) ناواقفیت کی وجہ سے مجھکو سخت پریشانی ہوئی - چونکہ ریل مین دیر تھی مین ایک قہوہ خانہ مین جو اسٹیشن سے متصل تھا جا بیٹھا - وہان ایک شامی عرب تشریف رکھتے تھے - مجھکو غیر ملک کا آدمی سمجھکر یا معلوم نہین کیون؟ بڑے تپاک سے پیش آئے وہ قاہرہ کو جا رہے تھے مین نے اُن سے کہا کہ مین آپکا ہمسفر ہون اور چونکہ ناواقفیت کی وجہ سے مجھکو ہر موقع پر نقصان اور تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے مین چاہتا ہون کہ قاہرہ تک میرا آپ کا ساتھہ رہے اُنھون نے کہا کہ بالراس والعین انکی وجہ سے تمام سفر مین مجھکو کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی قاہرہ پہنچے تو مین نے ان سے کہا کہ آپ مجھکو کسی ہوٹل کا نام بتائین جو جامع ازہر کے قریب ہو اور فیس بھی زیادہ نہو مین نے تو صرف پتہ بتانے کو کہا تھا وہ دو روز تک میرے ساتھہ ہوٹل مین مقیم رہے - تیسرے دن کہا کہ مین ایک ضرورت سے قاہرہ آیا تھا اور دو تین دن مین مجھکو واپس جانا ہے اگر آپ اجازت دین تو رخصت ہون"۔ یہ کہکر ہوٹل کی خانسامان کو دو دن کا کرایہ اور کھانیکی فیس حوالہ کی - مین نے ہر چند اصرار کیا کہ میری فیس آپ کیون دیتے ہین نہ مانا اور کہا کہ آپ اسوقت تک ہمارے مہمان تھے - یہ کہکر رخصت

ہوئے اور مجھکو سخت افسوس رہا کہ دوبارہ اُن سے ملاقات نہین ہوئی۔

حال کی عربی زبان

چونکہ سفرنامہ کے لوازم مین ایک یہ بھی ہے کہ جس ملک کی حالات لکھے جائین وہان کی زبان مُروجہ سے بھی بحث کی جائے اسلیے حال کی عربی زبان کی نسبت جو تمام اضلاع **شام** اور **مصر** کی زبان ہے کچھہ لکھنا ضرور ہی۔ اِس سے ہمارے اُن ہموطنون کو بھی فائدہ پہنچے گا جو مصر و شام کے اخبارات کے نہایت شائق ہین۔ لیکن مُروجہ عربی نہ جاننے کی وجہ سے اُن سے متمتع نہین ہو سکتے۔

موجودہ عربی۔ قدیم عربی سے اسقدر مختلف ہے کہ ہمارے ملک کا کوئی بڑا عالم اگر مصر و شام کا سفر کرے تو اسکو وہان کی زبان کی سمجھنے مین قریباً وہی دقت ہوگی جو ایک عامی کو ہوسکتی ہی زبان موجودہ کی وہ خصوصیتین جنکی وجہ سے وہ قدیم زبان سے مختلف ہوگئی ہے۔ مختصر طور پر ذیل مین درج ہین۔

(۱) بہت سے الفاظ اسقدر مختصر کر لیے گیے ہین کہ جب تک کوئی شخص نہ بتائے۔ اصلی الفاظ کی طرف ذہن منتقل نہین ہوسکتا۔ اِس قسم کے چند الفاظ یہ ہین۔

لفظ تبدیل شدہ	اصل	معنی
شُو	أَيُّ شَيْءٍ	کلمہ استفہام
مُوش	مَا هُوَ شَيْءٌ	حرف نفی کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے

لفظ تبدیل شدہ	اصل	معنی
مَاعَلَیْش	ماعلیہ شیء	کچھہ ہرج نہین - کچھہ مضایقہ نہین -
بلاش	بِلاَ شیءٍ	مُفت - اور پہلے لفظ کے معنون مین ہی مستعمل ہوتا ہے - یعنی کچھہ ھرج نہین -
ھِیکْ	ھٰکذا	اسطرح
ھَادُوْلْ	ھذہ ھولاء	یہ لوگ
قَدَّیْش	قدر ایِّ شیءٍ	کسقدر

(۲) الفاظ کے اوّل یا اخیر مین بعض حرف زیادہ کر لیے ہین جس سے لفظ کی صورت بالکل بدلجاتی ہے - مثلاً شام مین تمام افعال مضارع کے اوّل ب زاید کر دیتے ہین - ان الفاظ کو مااقول - مااعرف - یون کہتے ہین - مابَاقُوْل - مابَاعِرِفْ - مصر مین الفاظ کے اخیر مین ش بڑہاتے ہین - مثلاً یاخُذ کے بجاے یاخُذُش -

(۳) حروف کا تلفظ نہایت خراب ہو گیا ہے - بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ عربی تلفظ کی تمام خصوصیتین مٹ گئین - قاف کے بجاے ہمزہ - جیم کے بجاے گاف - ذال کے بجاے دال - عین کے بجاے ہمزہ بولتے ہین اور نہ صرف جاہل اور عامیون کا یہ تلفظ ہے بلکہ علما اور اشراف بھی ان حرفون کو اسیطرح ادا کرتے ہین - ایک دفعہ مصر مین مین نے ایک طالب العلم سے پوچھا کہ آپ کہان سے آرہے ہین بولے - گاءِ من گُمْئَہ - (جاءِ من جمعۃ) یعنی مین جمعہ مسجد سے آرہا ہون -

(۴) بہت سے الفاظ ہین جن کا طرز استعمال بدل گیا ہے - مثلاً جب کسی شخص کی تعریف یا اسکا شکریہ ادا کیا جائے تو وہ جواب مین کہیگا - استغفر اللہ - یعنی مین کس قابل ہون یا کوئی تعجب انگیز بات کسی کے سامنے بیان کی جاے تو وہ کہیگا - امان یا مثلاً یہ کہنا ہو کہ تمکو اس سے کیا غرض ہے - تو کہین گے شُو بِدّکْ - شو - ای شیئ کا مخفف ہے اور یدّ وہی لفظ ہے جسکو ہم لابُد کے ساتھ استعمال کرتے ہین -

(۵) یورپ کے الفاظ نہایت کثرت سے استعمال مین آگیے ہین - اور چونکہ کسی قدر انمین تغیر کر لیا گیا ہے - عربی دان - اور انگریزی دان - دونون کو انکے سمجھنے مین دقت ہوتی ہے اس قسم کے چند الفاظ مثالاً درج ہین -

الفاظ معربہ	الفاظ اصلی	الفاظ معربہ	الفاظ اصلی
تِلغَراف	ٹیلیگراف	فوتوغراف	فوٹو گراف
بُروجرام	پروگرام	بُوستَہ	پوسٹ - ڈاک
قوماندان	کمانڈر	باریز	پیرس - (دار السلطنۃ فرانس)
قوماسیون	کمیشن	سِیغارہ	سِگرِٹ
اَفوکاتو	ایڈووکیٹ	انکلترا	انگلستان
شِلّین	شلنگ	امبراطور	امپیرر
غاز	گیس	لوندرہ	لندن -
باسابورت	پاسپورٹ	ژورنال - یا جُرنال	جرنل

الفاظ معربہ	الفاظ اصلی	الفاظ معربہ	الفاظ اصلی
اوروبا	یورپ	جمباز	جمنا سٹک
میکانات	مشین (کل)		

اب ہم زبان حال کے الفاظ کی ایک مختصر سی فرہنگ درج کرتے ہین - اسمین اکثر ایسے الفاظ بھی ہین جو آج سے پانچ چھ سو برس پہلے ایجاد ہو چکے تھے - لیکن چونکہ تصنیفات وغیرہ مین انکو رواج عام حاصل نہین ہوا تھا وہ بھی نئے الفاظ خیال کیے جاتے ہین - خاص اس قسم کے الفاظ پر مین ق کی علامت لکھون گا جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ قدیم الفاظ ہین -

لفظ	معنی	لفظ	معنی
(الف)		اِمتیاز	لائسنس
اِمضاء	دستخط	اَعراض	اسباب
اَلمان جرمنی لفظ ہے	سلطنت جرمن	ادب خانہ	پاخانہ
اجزاخانہ ترکی لفظ ہے	دواخانہ	انتیکہ خانہ	قدیم اشیا کا عجائب خانہ
(ق) اُسطول	جنگی جہاز - یا جہازون کا بیڑہ	اشتراک الجریدۃ	اخبار کی خریداری اور اخبار کی قیمت کو بدل الاشتراک کہتے ہین -
اُوضَۃ - یا - اودہ	کمرہ - (مکان کا)		
آغا - جمع اغوات	خواجہ سرا		

لفظ	معنی
(ب)	
بتاته	آلو
(ق) بَرطلة جمع براطیل	رشوت
بَلَدِیّة	مینوسپلٹی
باخرہ	دخانی جہاز
(ق) برنامج - فارسی لفظ ہے	فہرست
برّاد	چایدان
بیتُ الماء	پاخانہ
(ق) بکرہ	سویرا
بکیر	ایضاً
باش کاتب ترکی ہے	میر منشی
(ت)	
تکّة	ازاربند
ترعة	بڑا تالاب
تمرینات عسکریہ	قواعد - (فوج کی)
تشخیص	تھیٹر میں ایکٹ کرنا

لفظ	معنی
تذکرہ	پروانہ - ٹکٹ - سند
تطعیم الجدری	چیچک کا ٹیکا
تمرینات جسدیہ	ورزش
(ث)	
ثورہ	بغاوت
(ق) ثُریّا	جھاڑ (روشنی کا)
ثوب	لمبا کرتہ
(ج)	
(ق) جبن	پنیر
(ق) جریدۃ - جمع جرائد -	اخبار
(ق) جُوخ	بانات
جمعیّة	انجمن
جمرک - (یا) گمرک - ترکی ہے -	چنگی
جنینة	باغ

۵۷ بچلی - فوج کی تنخواہ کے رجسٹر کو کہتے تھے۔

لفظ	معنی
(ح)	
حوائج	میلے کپڑے جو دھوبی کو دیئے جاتے ہیں
(ق) حرّاقہ	تارپیڈو کی کشتی
(ق) حلیب	دودھ
حزب الاحرار	لبرل پارٹی
(خ)	
خریطہ	نقشہ (جغرافیہ کا)
(ق) خان	سرائے یا ہوٹل
(د)	
دلیجانس (عربی نہیں ہے)	شکرم
دایرہ۔	محکمہ۔ صیغہ
دقیقہ	منٹ
(ر)	
(ق) ربّان	کپتان جہاز
روایۃ	ناول۔ قصہ۔
رومان انگریزی لفظ ہے	ایضاً

لفظ	معنی
ریش	نب۔ انگریزی قلم کی زبان۔
ربطۃ الرقبہ	نکٹائی
رصاص	بندوق کی گولی
رسم	تصویر۔ نقشہ
(ز)	
زنّار	پیٹی
(س)	
(ق) ساعۃ	گھڑی جس سے وقت معلوم ہوتا ہے۔
سکۃ الحدید	ریلوے
سکورتہ انگریزی سے ماخوذ ہے	بیمہ کرنا
سجادہ	قالین۔ دری
سیاسیّۃ	پالیٹکس
سریر	چارپائی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
(ش)		ضابط ۔ جمع ضباط	افسر فوج
شرکة	کمپنی	(ط)	
شوکه	کانٹا (جس سے انگریز کھانا کھاتے ہیں)	طربوش	ترکی ٹوپی
		طبسی	سینی
شمسیّه	چھتری	(ظ)	
شمندوفر (فرنچ زبان کا لفظ ہے)	ریل	ظرف	لفافہ
شنطه	پوٹ منٹو ۔ بڑا صندوق	(ع)	
(ق) شخطوره	چھوٹی کشتی	(ق) علبه	ڈبیہ
(ص)		(ق) عیش	روٹی
(ق) صیدلیة	عطاری کی دوکان	عیش افرنجی	پاؤ روٹی
(ق) صهریج	تالاب	عماره	بیڑہ جہازات
صوت	ووٹ	(ق) عربة	گاڑی
(ض)		عجلة	ایضاً
ضو	چراغ ۔ لمپ	عمل	اخبار کا کالم
(ق) ضهبیة	ٹکس	عضو ۔ جمع اعضاء	ممبر (کمیٹی)
ضبطیه	پولس		

لفظ	معنی
غ	
غسیل	کپڑے کی دُھلائی
ف	
(ق) فندق	ہوٹل
(ق) فُنجان؎ جمع فناجین	پیالی
(ق) فلوکہ	ڈونگی - چھوٹی کشتی
فطرہ - یا فطور	ناشتہ صبح کا کھانا
فابریقہ انگریزی لفظ ہے	کل وغیرہ کا کارخانہ
(ق) فُرجة	سیر - و تفریح -
فراجیہ	ٹرکش عورتوں کا بُرقع
فُراتہ	ریزگاری - روپیہ کا خردہ -
ق	
(ق) قایمہ	فہرست کُتب

؎ شاعر کہتا ہے قم ھاتہا قہوۃ کالمسك صافیۃ تحیی النفوس و شنف لی الفناجینا -

لفظ	معنی
قرار	رزولیوشن - حکم
قائم مقام	ایک عُہدہ کا نام ہے جو ہمارے ہاں کے ڈپٹی کلکٹر کی قریب ہے
قرینۃ	زوجہ - بیگم -
ک	
کُفیہ	ٹوپی
کندرہ ترکی ہے - غالباً	بوٹ
کَرُّوسہ	بشکرم
(ق) کالک یا کعک	بسکٹ
کبریت	دیا سلائی
ل	
لایحۃ	فہرست
لَفَّة	عمامہ جو ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں -
لیرہ	پونڈ - اشرفی
لوکاندہ - عربی نہیں ہے	ہوٹل

لفظ	معنی	لفظ	معنی
(ق) لجنة	کمیٹی	مندوب	ڈیلیگیٹ۔ سفیر۔ وکیل۔
لحظة	(سکنڈ (منٹ کا ساٹھواں حصہ)	محجر	قرنطینہ
		مامورية	نوکری
لیلی	بورڈر۔ (بشرطیکہ لفظ طالب العلم کے لیے استعمال کیا جائے)	مدفع	توپ
		مضبطة	میموریل۔ عرضداشت
		معمل	کارخانہ
لباس	پاجامہ	معرض	نمائشگاہ
لبن	دھی	متصرف	ایک عہدہ کا نام ہے
م		مفتش	انسپکٹر
مصاری	فلوس۔ پیسے	محفظة	نوٹ بک۔ یادداشت کی کتاب
مستشفی	اسپتال		
مرفا	گھاٹ۔ بندرگاہ	متحف	عجائب خانہ
مومسات۔	رنڈیاں۔ کسبیاں	مشمع	موم جامہ
مقص	قینچی	مسکوب	سلطنت روس
(ق) مزین	حجام	مرکن	گلدان
موتمر	کانفرنس	(ق) مخدة	تکیہ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مِقلمہ	قلم تراش۔ چاقو۔	محکمۃ الحقوق	عدالت دیوانی
ملعقہ	چمچہ	محکمۃ الجزاء	عدالت فوجداری
(ق) مِظلّہ	چھتری	محکمۃ الاستیناف	عدالت اپیل
محرمہ	رومال	محکمۃ التمئیز	ہائیکورٹ
(ق) مندیل	ایضاً	محامی	وکیل
منشف	تولیہ	(ق) مینا	گھاٹ
مرکوب	جوتا	(ق) مرکب	جہاز
مداسہ	سلیپر۔ گھر میں پہننے کے جوتے	مُمثّل	ایکٹر
		مسوکرہ۔ انگریزی سے ماخوذ ہے	رجسٹری شدہ خط یا پارسل
محطّة	ریل کا اسٹیشن	میزانیة	بجٹ
(ق) مجلّة رسالہ	میگزین علمی رسالہ۔	مکّارہ	چرخی
مدرعة	آہن پوش جہاز۔	مصلحة	محکمہ صیغہ جیسے مصلحۃ البوسطۃ یعنی ڈاک خانہ
محکمہ	عدالت	معاش	پنشن
		مجاور	قدیم مدارس کے طالب العلم
		محل الادب	پاخانہ۔

ے جاہلیۃ میں اُس کتاب کو کہتے تھے جس میں حکمت و موعظت کے مضامین ہوں۔ نابغہ کا شعر ہے ~

مجلّتہم ذات الالٰہ ودینہم + قویم فما یرجون غیر العواقب

لفظ	معنی
مادّۃ	دفعہ (قانون وغیرہ کی کتاب کا)
معارف	سررشتۂ تعلیم
مُجسّمہ	اسٹیچو۔ پوری قد کی مورت
مُزایدۃ	نیلام :
(ن)	
نھاری	غیر بورڈر طالب العلم۔ اِنکو خارجیہ بھی کہتے ہیں۔
نیشان۔ جمع نشانات	تمغہ
(ف) ناموسیۃ	پلنگ
نمسا	سلطنت آسٹریا
ناریّۃ	آتشبازی
نظّارۃ	دوربین۔

لفظ	معنی
(ق) نظارۃ	سررشتہ۔ صیغہ
ناظر	سکرٹری
نارگیلۃ فارسی ہے	حُقّہ
(و)	
وسام	تمغہ
وابور۔ یا فابور۔ عربی نہیں ہے	جہاز
ورقۃ	ٹکٹ
ورقۃ الزیارۃ	ملاقات کا کارڈ
(ق) وصول	رسید
ویرکو عربی نہیں ہے۔	ٹکس
ورق	کاغذ

تمّت بالخیر

اشتہار

چونکہ اکثر حضرات۔ خاکسار کی تالیفات کے متعلق مختلف امور دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ اسلیے ذیل میں ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے تمام ضروری امور معلوم ہو سکینگے۔

نام کتاب	مضمون	طبع	کہان مل سکتی ہے	قیمت
المامون	خلیفہ مامون الرشید عباسی کی سوانح عمری اور اُسکے عہد کی علمی اور عملی ترقیان۔	طبع سوم مطبع مفید عام	سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ	عہ/
سیرۃ النعمان	امام ابو حنیفہ کی سوانح عمری	مطبع مفید عام	ایضاً	عہ/
کتب خانہ اسکندریہ	اسبات کا ثبوت کہ اسکندریہ کا کتب خانہ حضرت عمر کے عہد مین نہین جلایا گیا۔	اول مطبع مفید عام	ایضاً	۵/
ترجمہ کتب خانہ اسکندریہ بزبان انگریزی	ایضاً		"	۸/
الجزیہ	جزیہ کے لفظی و معنوی تحقیق اور یہ کہ یہ ٹکس اسلام مین کس مقصد سے اختیار کیا گیا	دوم لاہور	فضل الدین تاجر کتب لاہور	۱۰/
ترجمہ الجزیہ بزبان انگریزی	ایضاً	اول	سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ	۴/
گزشتہ تعلیم	مسلمانون نے یونان و مصر و روم و ہندوستان کی علوم و فنون کی کتابین جو عربی مین ترجمہ کین انکے مفصل حالات اور قدیم اسلامی یونیورسٹیون اور کالجون کی نہایت تفصیلی رپورٹ	سوم مطبع قومی پریس	نثار حسین۔ قومی پریس۔ چوک لکھنو	۸/
مجموعہ نظم فارسی	خاکسار کے قصاید و قطعات و دیگر نظمون کا مجموعہ	مطبع مفید عام	ایضاً	۴/
سفرنامہ روم	خاکسار کا سفرنامہ قسطنطنیہ و بیروت و بیت المقدس و مصر	طبع اول مطبع مفید عام		عہ/

واضح ہو کہ یکمشت کے خریدارون کو جو عہ کی قیمت کی کتابین خریدین۔ فی صدی عہ کمیشن ملیگا۔

یہ بھی واضح ہو کہ کتب خانہ اسکندریہ و الجزیہ بزبان انگریزی۔ انگریزی خوان طالب العلمون کو جو کسی کالج مین پڑھتے ہون مفت مل سکتا ہے

المشتہر شبلی نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ